www.KitaboSunnat.com

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

{وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ} (البقرة ۱۸۶)

دُعائے انبیاء علیہم السلام

اس کتاب میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی مناجات اور دعائیں بیان کی گئی ہیں، یہ دعائیں ایسی ہیں جو قرآن کریم کی مختلف سورتوں اور پاروں میں بکھری ہوئی ہیں، کسی پڑھنے والے اور تلاش کرنے والے کو آسانی سے نہیں مل سکتی تھیں، اس لیے انہیں یکجا کر دیا گیا ہے، سورتوں اور آیتوں کے حوالے بھی موجود ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام نے جس قدر دعائیں مانگیں اللہ نے انہیں قبول فرمالیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، ان کی دعائیں بھی قرآن کریم میں موجود ہیں، انہیں بھی اس میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس سے نفع دے اور ہماری نجات کا سامان فرمادے۔ آمین ثم آمین

[redacted]

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرۃ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

برائے ایصال ثواب حاجی عبدالمجید ملک مرحوم

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ لاہور
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
رابطہ نمبرز 0300-9458876

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ

نام کتاب .... دعائے انبیاء علیہم السلام

مؤلف .... مولانا محمود الرشید حدوٹی

اشاعت اول .... اگست ۲۰۱۴

سرورق .... محمد نواز اللہ عباسی

اشاعت طبع دوئم .... فروری ۲۰۲۱ء

قیمت .... ۳۰۰ روپے

ناشر .... ادارہ آب حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

03009458876

الحاج ملک عبدالمجید مرحوم کی یاد

ہمارے بزرگ دوست حاجی عبدالمجید ملک رحمۃ اللہ علیہ دار فانی سے دار البقاء کی طرف روانہ ہو گئے، یہ کتاب انہی کی فرمائش پر میں نے تحریر کی تھی، چند سال پہلے وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، اب ان کے فرزندار جمند جناب ملک نبیل صاحب اور ملک فاروق صاحب اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی باقیات صالحات کو جاری رکھے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

اپنی بات (دعا کی اہمیت)	۹،۱۳
دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۸
علم نافع میں زیادتی کی دعا	۱۹
ظالموں کی ہلاکت کے وقت اپنی نجات کی دعا	۲۰
جھٹلانے والوں سے علیحدگی کی دعا	۲۱
قیامت کے دن مکمل نور اور مغفرت کی دعا	۲۱
ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا	۲۳
دعا کے الفاظ	۲۳
دعائے آدم علیہ السلام	۲۵
اللہ سے مکالمہ	۲۸
دعائے نوح علیہ السلام	۳۰
ہلاکت کی دعا	۳۰
نوح علیہ السلام کی طرف سے مدد کی درخواست	۳۲
اسباب اختیار کرنے کا حکم	۳۲
عرش سے نالوں کا جواب آیا	۳۳
کشتی پر سوار حضرت نوح علیہ السلام کی دعا	۳۴
سواری کی تسخیر پر کلمات تشکر	۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان موجوں کی نذر	۳۵
حضرت نوح علیہ السلام کی بیٹے کے لیے فریاد	۳۶
دعا کی قبولیت	۳۷
دعائے ہود علیہ السلام	۳۸
پیغمبر کی فریاد	۴۱
رب تعالیٰ کی طرف سے تسلی	۴۱
قوم کی ڈھٹائی اور جسارت	۴۱
دعائے ہود علیہ السلام اور ربانی کوڑا	۴۲
دعائے ابراہیم علیہ السلام	۴۴
ایک اشکال اور اس کا جواب	۴۵
جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چند دعائیں	۴۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی دعا	۴۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری دعا	۴۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسری دعا	۴۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چوتھی دعا	۴۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پانچویں دعا	۴۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھٹی دعا	۴۷
قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد سے ملاقات	۴۷
آتش نمرود میں دعائے خلیل علیہ السلام	۴۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نیک اولاد کے لیے دعا	۵۰
حضرت اسماعیل علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام کے لیے پناہ مانگنا	۵۰
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر بیت اللہ شریف کے وقت دعا	۵۱
بیت اللہ کی تعمیر کے بعد کی دعا (۵۲)۔دعاؤں کی قبولیت	۵۳
دعائے لوط علیہ السلام	۵۷
سدومی عدالت کے جج کا انوکھا فیصلہ	۵۸
حضرت لوط علیہ السلام کی آمد	۵۹
حضرت لوط علیہ السلام کی دعا	۶۱
دعا کی قبولیت	۶۱
دعا کی قبولیت کے اثرات	۶۲
دعائے شعیب علیہ السلام	۶۶
قوم شعیب کی دیدہ دلیری	۶۹
دعائے شعیب علیہ السلام	۷۰
دعا کی قبولیت	۷۱
دعائے یوسف علیہ السلام	۷۳
حضرت یوسف علیہ السلام کی پہلی دعا	۷۳
حضرت یوسف علیہ السلام کی دوسری دعا	۷۴
دعائے ایوب علیہ السلام	۷۸
حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش اور ابتلاء	۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحان وآزمائش کا خاتمہ	۸۲
امتحان کے بعد نعمتیں لوٹ آئیں	۸۳
دعائے یونس علیہ السلام	۸۶
دعا کے الفاظ	۸۹
دعا کی قبولیت	۸۹
دعائے یونس کی ایک خاص شان	۹۱
دعائے موسیٰ علیہ السلام	۹۳
قبطی کے قتل کے بعد مانگی جانے والی دعا	۹۳
فرعونی قہر وغضب سے نجات کی دعا	۹۴
دعا کی قبولیت	۹۵
مدین کے پانی پر دعائے موسیٰ علیہ السلام	۹۵
قبولیت دعا	۹۶
فرعون کو دعوت دینے سے پہلے دعائے موسیٰ علیہ السلام	۹۶
دعاؤں کا خلاصہ	۹۸
قبولیت دعا	۹۹
قوم کے شر ور سے بچنے کے لیے دعائے موسیٰ علیہ السلام	۹۹
فرعون اور فرعونیوں کے خلاف دعائے موسیٰ علیہ السلام	۱۰۰
قبولیت دعا	۱۰۱
بنی اسرائیل کے خلاف دعائے موسیٰ علیہ السلام	۱۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا	۱۰۳
قوم کی مغفرت کے لیے دعائے موسیٰ علیہ السلام	۱۰۳
قوم موسیٰ علیہ السلام کی گوسالہ پرستی اور دعائے موسیٰ علیہ السلام	۱۰۶
دعائے داؤد علیہ السلام	۱۰۷
حضرت داؤد علیہ السلام کی امتیازی شان	۱۰۹
ایک آزمائش اور دعائے استغفار	۱۱۰
دعائے سلیمان علیہ السلام	۱۱۳
چڑیا اور چڑے کی شادی	۱۱۳
چیونٹی کی دعا پر بارش	۱۱۴
ھُدھُد پرندے کی غیر حاضری اور کارکردگی	۱۱۴
چیونٹی کی گفتگو سن کر دعائے سلیمان علیہ السلام	۱۱۶
سلیمان علیہ السلام کی آزمائش اور دعائے مغفرت	۱۱۷
حکومت اور اقتدار کی دعا	۱۱۹
دعائے زکریا علیہ السلام	۱۲۰
زکریا علیہ السلام کی دعا کا ایک اور انداز (۱۲۴)۔۔۔قبولیت دعا	۱۲۴
دعائے عیسیٰ علیہ السلام	۱۲۵
قبولیت دعا	۱۲۵
دعا قبول کیسے ہو گی؟	۱۲۶
دعا سے پہلے کے آداب	۱۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلال خوری	۱۲۷
نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنا	۱۲۸
گناہوں کو ترک کرنا	۱۲۹
دعا کے دوران آداب	۱۲۹
دعا سے پہلے وضو مستحب عمل	۱۳۰
قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا	۱۳۰
ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا	۱۳۰
دعا کے دوران آواز معتدل ہو	۱۳۱
اللہ کے ساتھ حسن ظن	۱۳۱
اللہ کے ناموں اور اعلیٰ صفات کے ساتھ دعا کرنا	۱۳۲
دعا سے پہلے ثناء رب جلیل اور صلاۃ وسلام بر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۳۳
قبولیت کا یقین	۱۳۴
جلد بازی نہیں حوصلہ.....نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرے	۱۳۴
گناہوں کا اعتراف...........(۱۳۴) ہر حال میں دعا کا اہتمام	۱۳۵
مشکلات میں دعائیں	۱۳۵
تضرع، خشوع، ترغیب وترھیب.....عاجزی اور مسکینی کا اظہار	۱۳۵
دعا میں رونا (۱۳۵) دعا کرنے والے اپنی ذات سے شروع کرے	۱۳۶
ظاہری وضع قطع میں عاجزی (۱۳۶) مختصر پر اثر کلمات سے دعا کرنا	۱۳۶
جن اوقات، حالات اور مقامات پر دعا قبول ہوتی ہے	۱۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی بات

اَلحَمدُ لِمَن لَّا تَرَاهُ العُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الأَوهَامُ وَالظُّنُونُ، وَلَا تُغَيِّرُهُ الحَوَادِثُ وَلَا يَصِفُهُ الوَاصِفُونَ، وَالحَمدُ لِمَن يَّعلَمُ بِمَثَاقِيلِ الجِبَالِ وَمَكَايِيلِ البِحَارِ وَعَدَدَ قَطرِ الأَمطَارِ، وَوَرَقَ الأَشجَارِ، وَعَدَدَ مَا أَظلَمَ عَلَيهِ اللَّيلُ وَأَشرَقَ عَلَيهِ النَّهَارُ، لَا تُوَارِي مِنهُ سَمَاءٌ سَمَاءً، وَلَا أَرضٌ أَرضاً، وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعرِهِ، وَلَا بَحرٌ مَّا فِي قَعرِهِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشرَفِ الاَنبِيَاءِ وَالرُّسُلِ اَمَّا بَعدُ

قدرت والے کی قدرت پر قربان جایئے ،اسے جب کوئی کام کروانا ہوتا ہے تو اس کے لیے اسباب وسائل اور ذرائع بھی خود ہی مہیا کر دیتا ہے ،ایک روز اپنے بزرگ دوست جناب الحاج عبدالمجید ملک صاحب کے ساتھ گپ شپ ہو رہی تھی ،وہ عشق ومستی میں ڈوب کر مکے اور مدینے **(زاداللہ شرفھما)** کا ذکر کر رہے تھے ،مکے اور مدینے میں گزرے دنوں کی دلچسپ داستان عشق ومستی کی لڑی میں پرو رہے تھے ،سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تذکرے پر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ان کی سفید داڑھی میں چمک رہے تھے ، اس دوران انہوں نے اُردو اور پنجابی کے کتنے اشعار ایسے سنائے جو انہی کی تخلیق تھے ،قافیہ بندی کے اصول وضوابط سے ہٹ کر عشق ومحبت کی لڑی میں پروئے گئے ان کے اشعار انسانی دل کو موہ لیتے ہیں اور جس محبت میں وہ ڈوب کر ان اشعار کو پڑھتے اور گنگناتے ہیں اس سے ہم جلیس کا ایمان بھی تازہ ہونے لگتا ہے۔

حاجی عبدالمجید ملک صاحب جب چودہ سال کے طفل انجان تھے اس وقت انہوں نے مکے اور مدینے **(زاداللہ شرفھما)** میں حاضری دینے کی خواہش کا اظہار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارگاہ رب العالمین میں کیا تھا، اللہ نے ان کی اس معصومانہ خواہش اور دعا کی لاج رکھ لی تو وہ ہر سال عمرے کے لیے جانے لگ گئے، جوانی کی مستیاں، بڑھاپے کی سستیاں اور بچپن کی شرارتیں اس شخص سے ہمیشہ دور رہیں، آج بھی وہ بیماری، نقاہت، کے باوجود مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی غیر حاضری برداشت نہیں کر سکتے، مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم، حطیم، حجر اسود، چاہِ زمزم، صفا و مروہ پر دعائیں اور مدینہ منورہ میں باب جبریل پر کھڑے ہو کر روضہ میں آرام فرما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود وسلام کے نذرانے ان کی زندگی کا قابل رشک اثاثہ ہے۔

پاکستان آکر بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی یادیں انہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ان کی غیر حاضری کے دوران اگر کوئی شخص دارِ فانی کو چھوڑ کر دار البقاء کی سمت روانہ ہو جاتا ہے تو اس کے لیے حاجی عبدالمجید ملک پاکستان میں آنسو بہاتے دیکھے گئے ہیں، پھر کسی بھی ملنے والے کو فون کر کے اظہار تعزیت کرتے اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

ایک دن بندہ ناچیز ان کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اچانک کسی موضوع پر بات چل نکلی تو مجھے کہنے لگے کہ جناب! قرآن کریم میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ایک ذخیرہ موجود ہے، کاش! ان کو آپ جمع کر دیں، سو میں نے اس وقت حامی بھر لی اور دل میں اس وعدے کے ایفاء کے لیے خیال مضبوط ہوتا رہا، اب رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ کی مبارک گھڑیاں سر پر آن پہنچیں، تو میرے دل ودماغ نے فوراً فیصلہ کیا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں جمع کر لی جائیں، چنانچہ میں نے رمضان شروع ہونے سے پہلے ہی کام کا آغاز کر دیا اور آج آٹھ رمضان المبارک کی صبح کو میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان تمام انبیاء کرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دعاؤں کو کتابی شکل میں مرتب کر لیا، جو جو قرآن میں موجود ہیں۔

تحریر میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی دعائیں جمع کی گئیں، سب سے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں جمع کی گئیں، مگر اس سارے تحریری مرحلے کی تکمیل پر مجھے حفظِ مراتب کا خیال ذہن میں آگیا اور دل و دماغ، ایمان و ضمیر نے کسی صورت برداشت نہ کیا کہ پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں کتاب میں سب سے آخر رکھی جائیں، پھر میں نے آخر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری دعائیں اٹھا کر کتاب کے شروع میں رکھ دی ہیں، میرے خیال میں میرا یہ فیصلہ درست ہی ہے، آگے اللہ جانے میرے پڑھنے والے خواتین و حضرات کا کیا خیال ہو گا کہ وہی ترتیب رہنے دی جاتی یا جیسے کر دیا ہے یہی بہتر ہے۔

ان دعاؤں کے ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کم از کم ہر دعا کا منظر اور پس منظر بھی بیان کیا جائے، تاکہ پڑھنے والے کو کسی قسم کی الجھن نہ رہے، تفاسیر سے ان دعاؤں کا پس منظر تلاش کرنا کافی مشکل کام تھا، اس سے پہلے میرے مطالعہ یا علم کے مطابق اس پر کسی نے کام نہیں کیا، آج کل اگر کتب خانوں پر اس نوعیت کی کوئی کتاب آئی ہو تو اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

دعاؤں کے اعراب اور ترجمے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، ترجمے میں مجھے امام الاؤلیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ زیادہ منفعت بخش دکھائی دیا، عامۃ الناس کے سمجھانے کے لیے میں نے آسان ترین ترجمہ اختیار کیا ہے، تفاسیر میں سے بھی جو آسان تر مواد دستیاب ہوا اسے بلا کم و کاست پیش کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہماری اس نئی کاوش کو اپنی عالی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اسے ہمارے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

خادم اسلام، **محمود الرشید حدوٹی**،

مدینہ ہاؤس، مسلم ٹاؤن لاہور (۷ جولائی ۲۰۱۴)

طباعت دوم

دعائے انبیاء علیہم السلام آج سے چھ سال پہلے شائع ہوئی تھی یہ کتاب جیسے میں اپنی بات میں عرض کر چکا ہوں کہ ہمارے مرحوم بزرگ دوست جناب الحاج عبدالمجید ملک مرحوم کی فرمائش پر ترتیب دی گئی تھی، انہوں نے جس خلوص سے یہ کتاب لکھوائی تھی اس سے کہیں بڑھ کر خلوص سے انہوں نے اسے شائع بھی کروایا تھا، اب چھ سال بعد ضرورت پیش آئی کہ اسے دوبارہ شائع کیا جائے، اس سلسلہ میں راقم الحروف نے مرحوم کے فرزند اکبر جناب ملک نبیل صاحب سے مشورہ کیا، انہوں نے اس کتاب کا ابتدائیہ پڑھ کر بہت ہی مسرت و خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کچھ انتہائی اہم اور مفید برادرانہ مشورے دیے، ان کے مشوروں کی روشنی میں اس کتاب کو از اول تا آخر دیکھا گیا، مناسب تبدیلیاں کی گئیں اور اب اسے دوبارہ اشاعت کے لیے تیار کیا گیا، امید ہے کہ اس کی نئی تبدیلیوں کو پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ دعائے انبیاء علیہم السلام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

خادم اسلام، **محمود الرشید حدوٹی** ۲۴ جنوری ۲۰۲۱ء بروز اتوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعا کی اہمیت

رب العالمین نے قرآن کریم میں اس بندے سے بارہا مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سے مانگے، اس سے سوال کرے، اس کو کثرت سے یاد کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کو عبادت کا نچوڑ بتلایا ہے، عبادت کا مغز بتلایا ہے، بلکہ ایک فرمان میں تو دعا ہی کو عبادت بتلایا ہے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْعِبَادَةُ هِيَ الدُّعَاءُ (الدعا للطبرانی)

عبادت دعا ہی ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی {ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ} اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کتراتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (سورۃ غافر آیت ٦٠)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں دعا کو ہی عبادت بتلایا گیا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں دعا کو عبادت کا مغز بتایا گیا ہے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں سورۃ الغافر کی اس آیت کے بعد ارشاد فرمایا گیا کہ تم عمل کرو اور خوش ہو جاؤ، اللہ پر حق ہے کہ وہ ان لوگوں کی دعا قبول کرے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور وہ انہیں اپنا فضل زیادہ کرے گا۔

حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سورۃ الغافر کی یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ کاش ہمیں اس بات کا علم ہوتا کہ کس وقت دعا مانگیں؟ تو اس پر پھر دوسری آیت نازل ہوئی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ} [البقرة: ۱۸۶]

آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کرتے ہیں تو انہیں کہو کہ میں قریب ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں، اللہ فرماتے ہیں،

«يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَلْقَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا أَلْقَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً»

اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا تو میں تجھے معاف کرتا رہوں گا، اے ابن آدم! اگر تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا کر مجھ سے زمین بھر خطاؤں کے ساتھ ملاقات کرے گا تو میں زمین بھر مغفرت اور بخشش کے ساتھ تجھ سے ملاقات کروں گا۔ (الدعا للطبرانی)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ فرماتے ہیں

«يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، وَيَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَإِنْسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي جَمِيعًا فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَسْأَلَتَهُ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا غُمِسَ فِي الْبَحْرِ»

اے میرے بندو! تم سارے بھوکے ہو مگر جسے میں کھلا دوں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا اور اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جسے میں پہنا دوں، پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا، اے میرے بندو! تمہارے پہلے، تمہارے بعد والے، تمہارے جنات اور تمہارے انسان اگر ایک چٹیل میدان میں کھڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو کر مجھ سے سوال کرتے رہیں میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق دیتا رہوں تو میرے پاس جو کچھ ہے وہ اتنا بھی نہیں کم ہو گا جتنا کہ ایک سوئی کو دریا میں ڈالنے سے کم ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث قدسی میں ہے، اللہ فرماتے ہیں

يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَرْزُقْكُمْ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ عَلَى شَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا، ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أَشَاءُ، عَطَائِي كَلَامٌ وَإِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونَ (الدعاللطبرانی)

اے میرے بندو! تم سارے کے سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دے دوں ،پس مجھ سے تم ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سارے کے سارے فقیر ہو مگر جسے میں مالدار کر دوں ،پس مجھ سے سوال کرو میں تمہیں رزق دوں گا، اور اگر تمہارے پہلے ، تمہارے بعد والے ، تمہارے تر اور تمہارے خشک ، تمہارے زندہ اور تمہارے مردے جمع ہو جائیں ، پھر ہر انسان اپنی امیدوں کے مطابق مجھ سے سوال کرے تو میں ہر سوالی کو وہ کچھ دے دوں جو کچھ اس نے مانگا ہے تو میرے پاس جو کچھ ہے وہ اس قدر بھی کم نہیں ہو گا جتنا کہ تم میں سے کوئی شخص دریا کے کنارے سے گزرتے ہوئے اس میں ایک سوئی ڈبو کر پھر نکال لے ، یہ اس لیے کہ میں بہت سخی ہوں ،ماجد ہوں ، جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں ، میری عطا میرا کلام ہے ، جب میں ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں کن ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح علامہ طبرانی نے ایک اور حدیث قدسی نقل فرمائی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرْبَعُ خِصَالٍ يَا ابْنَ آدَمَ، وَاحِدَةٌ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَكَ، وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِي، فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ جَزَيْتُكَ بِهِ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِي فَارْضَ لَهُمْ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ»

اللہ فرماتے ہیں اے ابن آدم! چار خصلتیں ہیں، ایک میرے لیے، ایک تیرے لیے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے، جو میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری عبادت کر اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور جو تیرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ تو نیک کام کرے گا میں تجھے اس کی جزا دوں گا اور جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تیرا کام ہے دعا کرنا اور میرا کام ہے اسے قبول کرنا، اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو ان کے لیے وہ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرے۔

اسی طرح ایک حدیث قدسی میں ہے

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَدْعُونِي، إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ جَاءَنِي يَمْشِي جِئْتُهُ مُهَرْوِلًا

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے، اور جس وقت وہ دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ اپنے دل میں مجھ یاد کرے تو میں اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرے تو میں ان کے مجمع سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک بازو قریب ہوتا ہوں، اگر وہ میری طرف ایک بازو قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف دو بازو قریب ہوتا ہوں، اگر وہ میری طرف چل کر آتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

جب دعا کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے تو پھر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی درخواستیں اور زاریاں پیش کرتا ہی رہے، جس قدر الحاح اور زاری سے اپنے پروردگار کو یاد کرے گا اسی قدر وہ اللہ سے فیض پائے گا، اس کی رحمتیں سمیٹے گا، اس کے فیضان کرم سے جام بھرے گا، حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْمُلِحِّينَ فِي الدُّعَاءِ» (الدعا للطبرانی)

بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں زاری کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

مسلمان کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ دعا کو اللہ جس طرح قبول کرتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ اس کے سامنے گڑگڑائے، زاری کرے، اس سے مانگے، اس کی عالی بارگاہ سے کبھی اپنے کو مستغنی اور بے نیاز نہ سمجھے، حدیث قدسی میں ہے، اللہ فرماتے ہیں

«يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ سَأَلْتَنِي أَعْطَيْتُكَ، وَإِنْ لَمْ تَسْأَلْنِي غَضِبْتُ عَلَيْكَ»

اے ابن آدم! اگر تو مجھ سے مانگے گا تو میں تجھے دوں گا اور اگر تو مجھ سے نہیں مانگے گا تو میں تجھ سے ناراض ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری دعائیں قبول کرے، ہمیں اپنے در کا سوالی بنائے رکھے، ہمیں اپنے فضل سے مستفید فرمائے اور ہمیں محروم نہ فرمائے، آمین

خادم اسلام، **محمود الرشید حدوٹی** (کان اللہ لہ)

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۵ جولائی ۲۰۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں کچھ وہ ہیں جو قرآن کریم میں موجود ہیں اور ایک بہت بڑا ذخیرہ احادیث کی کتابوں میں ہے، ہم یہاں صرف ان دعاؤں کو نقل کریں گے جو قرآن کریم میں موجود ہیں، یہ وہ دعائیں ہیں جو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعائیں مانگا کریں، اس سے ان دعاؤں کی عظمت معلوم ہوتی ہے اور کیوں نہ ان کی عظمت ہو کہ بتانے اور سکھانے والا اللہ ہو، پڑھنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور آمین کہنے والے ملائکۃ اللہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں پھر انہیں شرف قبولیت بخشنے والے اللہ ہوں۔

① شیطانی حملوں سے بچاؤ کی دعائے نبوی

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا کہ وہ کس طرح اپنے جناتی دشمنوں سے بچاؤ کے لیے پناہ کی درخواست کریں اور اکیلے اللہ کی پناہ میں آئیں، اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں کہیں

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ (٩٧) وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ (٩٨)

اور کہو کہ اے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور اے پروردگار! اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس طرح اللہ نے تعلیم دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا، جیسے مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ» ثُمَّ قَالَ «أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ» ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ، جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ(مسلم ,باب جواز اللعن فی اثناء الصلوۃ)

نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے، ہم نے دوران نماز آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر تین بار فرمایا میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں،اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بند کر لیا، گویا کہ کوئی چیز لے رہے تھے۔

پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ سے سنا جو کچھ آپ ﷺ نماز میں آج کہہ رہے تھے ہم نے اس سے پہلے یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ کو نہیں سنا،اور ہم نے آپ ﷺ کو اپنا ہاتھ بند کرتے بھی دیکھا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن شیطان کچھ انگارے لے کر آیا جو وہ میرے منہ پر ڈالنا چاہتا تھا،تو میں نے تین بار کہا کہ تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ پر اللہ کی مکمل پھٹکار ہو،مجھے اگر اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا ذہن میں نہ ہوتی تو میں اسے باندھ دیتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلتے۔

② علم نافع میں زیادتی کی دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو یہ حکم فرمایا کہ وہ اپنے علم میں اضافے کی دعا کیا کریں وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (۱۱۴)طٰہٰ اور فرماد یجیے! اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ظالموں کی ہلاکت کے وقت اپنی نجات کی دعا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی راہبری کی کہ جب کافروں، ظالموں اور نافرمانوں کو عذاب دینے کا وقت آئے تو اس وقت اپنی نجات کے لیے دعا مانگا کریں، ارشاد ہے

قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ (٩٣) رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (٩٤) المومنون

(اے محمد ﷺ) کہو کہ اے پروردگار! جس عذاب کا ان (کفار) سے وعدہ ہوا ہے اگر تو میری زندگی میں ان پر نازل کر کے مجھے دکھائے۔ تو اے پروردگار! مجھے (اس سے محفوظ رکھیے اور) ان ظالموں میں شامل نہ کیجیے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتوں میں مشرکین و کفار پر عذاب کی وعید مذکور ہے جو عام ہے قیامت میں تو اس کا وقوع قطعی اور یقینی ہے دنیا میں ہونے کا بھی احتمال ہے پھر یہ عذاب اگر دنیا میں ان پر واقع ہو تو اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے بعد آئے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں آپ ہی کے سامنے ان پر اللہ کا کوئی عذاب آجائے اور دنیا میں جب کسی قوم پر عذاب آتا ہے تو بعض اوقات اس عذاب کا اثر صرف ظالموں ہی پر نہیں رہتا بلکہ نیک لوگ بھی اس سے دنیاوی تکلیف میں متاثر ہوتے ہیں گو آخرت میں ان کو کوئی عذاب نہ ہو بلکہ اس دنیا کی تکلیف پر جو ان کو پہنچتی ہے اجر بھی ملے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً

یعنی ایسے عذاب سے ڈرو جو اگر آگیا تو صرف ظالموں ہی تک نہیں رہے گا دوسرے لوگ بھی اس کی لپیٹ میں آئیں گے۔

ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا تلقین فرمائی گئی ہے کہ یا اللہ اگر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں پر آپ کا عذاب میرے سامنے اور میرے دیکھتے ہوئے ہی آنا ہے تو مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ رکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معصوم اور عذاب الٰہی سے محفوظ ہونا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یقینی تھا مگر پھر بھی اس دعا کی تلقین اس لئے فرمائی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھیں اس سے فریاد کرتے رہیں تاکہ آپ کا اجر بڑھے۔ (معارف القرآن، قرطبیؒ)

④ جھٹلانے والوں سے اعلیحدگی کی دعا

قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ (۱۱۲) الانبیاء

(پیغمبر نے کہا) کہ اے میرے پروردگار! حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے، اسی سے ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے۔

اکثر انبیاء جب اپنی زندگی بھر اللہ کی طرف دعوت دینے کے بعد کافروں کی طرف سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے ایسی ہی یا ان الفاظ سے ملے جلے الفاظ میں دعا کی کہ یا اللہ! اب تو ہی ان کافروں کے اور ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دے۔ چنانچہ اس رسول (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی کافروں کو مخاطب کر کے فرمایا: کہ جس طرح تم اللہ کی آیات کا مذاق اڑاتے رہے ہو اور مسلمانوں کو اپنی تضحیک اور ظلم و ستم کا نشانہ بناتے رہے ہو تو اس کے رد عمل کے طور پر ہم اپنے پروردگار کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں جو نہایت مہربان ہے اور ایسے مشکل اوقات میں اسی سے مدد طلب کرنا چاہئے۔ (تیسیر القرآن)

⑤ قیامت کے دن مکمل نور اور مغفرت کی دعا

قیامت کے دن جب کافروں اور منافقوں کو تاریکیاں اور اندھیرے گھیر لیں گے، اس وقت حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اہل ایمان اپنے سامنے اور اپنی داہنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف اپنا نور دوڑتا ہوا دیکھیں گے تو وہ پکار اٹھیں گے

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۸) التحریم

اور وہ خدا سے التجا کرینگے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اہل ایمان کے آگے آگے نور کے دوڑنے کی یہ کیفیت اس وقت پیش آئے گی جب وہ میدان حشر سے جنت کی طرف جا رہے ہوں گے۔ وہاں ہر طرف گھپ اندھیرا ہوگا جس میں وہ سب لوگ ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے جن کے حق میں دوزخ کا فیصلہ ہوگا، اور روشنی صرف اہل ایمان کے ساتھ ہوگی جس کے سہارے وہ اپنا راستہ طے کر رہے ہوں گے۔ اس نازک موقع پر تاریکیوں میں بھٹکنے والے لوگوں کی آہ و فغاں سن سن کر اہل ایمان پر خشیت کی کیفیت طاری ہو رہی ہوگی، اپنے قصوروں اور اپنی کوتاہیوں کا احساس کر کے انہیں اندیشہ لاحق ہوگا کہ کہیں ہمارا نور بھی نہ چھن جائے اور ہم ان بدبختوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے نہ رہ جائیں۔

اس لیے وہ دعا کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور معاف فرما دے اور ہمارے نور کو جنت میں پہنچنے تک ہمارے لیے باقی رکھ۔ ابن جریر نے حضرت عبداللہ بن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ: رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالی سے دعا کریں گے کہ ان کا نور اس وقت تک باقی رکھا جائے اور اسے بجھنے نہ دیا جائے جب تک وہ پل صراط سے بخیریت نہ گزر جائیں (تفہیم القرآن)

⑥ مغفرت اور رحمت کی دعا

وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (۱۱۸) المومنون

اور فرمادیجیے! اے میرے رب! معاف کردے اور رحم فرما اور تو رحم کرنے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بہترین ہے۔

رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ یہاں اغفر اور ارحم دونوں کا مفعول ذکر نہیں کیا گیا کہ کیا معاف کریں اور کس چیز پر رحم کریں اس سے اشارہ عموم کی طرف ہے کہ دعاء مغفرت شامل ہے ہر مضر اور تکلیف دہ چیز کے ازالہ کو اور دعا رحمت شامل ہے ہر مراد اور محبوب چیز کے حاصل ہونے کو کیونکہ دفع مضرت اور جلب منفعت جو انسانی زندگی اور اس کے مقاصد کا خلاصہ ہیں دونوں اس میں شامل ہو گئے (مظہری)

اور رسول اللہ ﷺ کو دعا مغفرت و رحمت کی تلقین باوجودیکہ آپ معصوم اور مرحوم ہی ہیں دراصل امت کو سکھانے کیلئے ہے کہ تمہیں اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہئے (معارف القرآن، قرطبی)

⑦ ہجرت کے وقت آپ ﷺ کی دعا

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ میں تھے پھر آپ کو ہجرت مدینہ کا حکم دیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی

وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٖ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٖ

اس میں لفظ مُدۡخَلَ اور مُخۡرَجَ داخل ہونے اور خاج ہونے کی جگہ میں اسم ظرف ہے اور ان کے ساتھ صفت صدق بڑھانے سے مراد یہ ہے کہ یہ نکلنا اور داخل ہونا سب اللہ کی مرضی کے مطابق خیر و خوبی کے ساتھ ہو۔

دعا کے الفاظ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہجرت کے وقت یہ دعا پڑھنے کا ارشاد فرمایا

وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٖ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٖ وَاجۡعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلۡطَٰنٗا نَّصِيرٗا (۸۰) الاسراء

اور کہہ دیجیے! اے میرے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مکے سے) اچھی طرح نکال لیجیے۔ اور اپنے ہاں سے زور و قوت کو میرا مددگار بنا دیجیے

ہجرت مدینہ کے وقت حق تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو اس دعاء کی تلقین فرمائی کہ مکہ سے نکلنا اور پھر مدینہ پہنچنا دونوں خیر و خوبی اور عافیت کے ساتھ ہوں۔

اسی دعاء کا ثمرہ تھا کہ ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والے کفار کی زد سے اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر بچایا اور مدینہ طیبہ کو ظاہراً و باطناً آپ کے اور سب مسلمانوں کے لئے سازگار بنایا۔

اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ دعاء ہر مسلمان کو اپنے تمام مقاصد کے شروع میں یاد رکھنا چاہئے اور ہر مقصد کے لئے یہ دعا مفید ہے اسی دعا کا تکملہ بعد کا جملہ ہے وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ منصبِ رسالت کے فرائض کی ادائیگی اور دشمنوں کے نرغے میں کام کرنا اپنے بس کا نہیں اس لئے حق تعالیٰ سے غلبہ اور نصرت کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور اس کے آثار سب کے سامنے آ گئے۔

ذخیرہ احادیث شریف میں رحمت کائنات، مفخر موجودات، سید البشر، نبی معظم و محتشم ﷺ کی اپنی امت کو سکھائی گئی دعاؤں کا ایک بہت ہی قیمتی ذخیرہ موجود ہے، جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کا تعلق اپنے رب سے بہترین انداز میں جوڑا، ان کی صبح و شام کی ادعیہ، ان کے سفر و حضر کی ادعیہ، مشکلات و مصائب کے دوران مانگی جانے والی دعاؤں کا ذخیرہ اس امت کے ایک ایک فرد کے لیے زادِ راہ اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے، کاش امت کا ایک ایک فرد اس ذخیرہ کو محفوظ رکھے اور اس کو کام میں لائے، یہ دعائیں ہر مسلمان کے لیے ہر لحاظ سے بہترین توشہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے آدم علیہ السلام

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حوا علیہا السلام دونوں جنت میں داخل ہوئے تو ربُّ العالمین نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ جنت کے تمام درختوں سے پھل کھائیں مگر ایک درخت سے نہ کھائیں، شیطان نے ان دونوں کو جنت سے نکلوانے کے تمام جتن کیے، تمام حربے استعمال کیے، انہیں خوب خوب دھوکہ دینے کی کوشش کی۔

چنانچہ ان دونوں نے جنت کے اس درخت سے کھالیا، جس سے ان دونوں کا ستر کھل گیا اور وہ اپنی ستر گاہ کو ڈھانپنے لگے اور ان پر جنت کے درختوں کے پتے رکھنے لگے، رب العالمین نے اس وقت ان دونوں کو آواز دی کہ میں نے تم دونوں کو اس درخت کے کھانے سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تم دونوں کو نہیں کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا ہوا دشمن ہے؟ یہ وہ موقع تھا جب دونوں نے اپنی خطاء کا اعتراف کیا اور اپنی لغزش کا اقرار کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بخشش کی التجا کرنے لگے، اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا:

وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ (۲۲) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۲۳)الاعراف

اور انہیں ان کے رب نے پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کی روشنی میں اس بات کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا اس ممنوعہ درخت سے کھانا بھول کی وجہ سے ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا (۱۱۵)طٰه

اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے بھی عہد لیا تھا پھر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں پختگی نہ پائی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے شیطان کی بات سننے، اس کی نصیحتوں پر خاموشی اختیار کرنے اور شیطانی دروازہ کھلنے پر اپنے کو ملامت کیا، ان کی شایانِ شان یہ تھا کہ وہ شیطانی راستوں اور گزرگاہوں کو بند کرتے، مگر ایسا نہ ہو سکنے کی وجہ سے انہوں نے اپنی لغزش اور قصور کا اعتراف کیا، اس کے بعد اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی اور بخشش کا سوال کیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب صفۃ الصفوہ میں حرم مکی کے ایک عبادت گزار کا واقعہ تحریر کیا ہے، جس نے اپنے گناہوں اور لغزشوں کے اعتراف و اقرار میں آدم علیہ السلام کی پیروی کی تھی، علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

میں طواف میں مصروف تھا، اچانک میری نظر ایک دیہاتی پر پڑی، وہ کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا تھا، اس کی نگاہیں آسمان کی سمت اٹھی ہوئی تھیں، وہ اسی عالم میں کہہ رہا تھا

يَا خَيرَ مَن وَفَدَ الأَنَامُ إِلَيهِ، ذَهَبَت أَيَّامِي، وَضَعُفَت قُوَّتِي، وَقَد وَرَدتُ إِلَى بَيتِكَ المُعَظَّمِ المُكَرَّمِ بِذُنُوبٍ كَثِيرَةٍ لَا تَسَعُهَا الأَرضُ وَلَا تَغسِلُهَا البِحَارُ، مُستَجِيراً بِعَفوِكَ مِنهَا، وَحَطَّتُ رَحلِي بِفِنَائِكَ، وَأَنفَقتُ مَالِي فِي رِضَاكَ، فَمَاذَا الَّذِي يَكُونُ مِن جَزَائِكَ يَا مَولَايَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے وہ بہترین ذات! جس کی طرف لوگ مہمان بن کر آتے ہیں ، میرا وقت ختم ہو گیا ہے اور میری قوت کمزور ہو چکی ہے ، میں اتنے زیادہ گناہ لے کر تیرے عزت والے اور شرافت والے گھر کی طرف آیا ہوں جو زمین میں نہیں سما سکتے ، جن کو سمندر نہیں دھو سکتے ، میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی مانگنے آیا ہوں ، میں نے اپنی سواری تیرے گھر کے آنگن میں باندھ دی ہے ، میں نے اپنا مال تیری رضا کے لیے خرچ کر دیا ہے ، اے میرے مولا! تیری طرف سے اس کا کیا بدلہ ہے؟

پھر وہ دیہاتی بدو لوگوں کی طرف متوجہ ہوا ، اور کہنے لگا ، اے لوگوں کے گروہ! اس آدمی کے لیے دعا کرو جس کی خطائیں بہت زیادہ ہیں ، جسے مصیبتوں نے گھیر لیا ہے ، مصیبت زدہ قیدی اور فقر و فاقہ میں مست مسافر پر رحم کھاؤ ، میں نے تم سے اس چیز کا سوال کیا ہے جس کی طرف تمہیں رغبت ہے ، وہ یہ کہ تم اللہ سے سوال کرو کہ وہ میری خطاؤں اور میرے گناہوں سے در گزر کر دے۔

اتنا کہنے کے بعد وہ دیہاتی بدو پھر غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹ گیا ، اور عرض کرنے لگا ، اے میرے معبود! اور اے میرے آقا! بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہوں ، نیک اعمال سے دور ہوں ، اے میرے مولا! تیری رحمت کی تلاش میں فاقے کی نوبت آ گئی ہے۔

محمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس دیہاتی بدو کو عرفات کے میدان میں دیکھا ، وہ اپنا بائیاں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے ہوئے تھا ، چیخ رہا تھا ، رو رہا تھا اور ہانپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا

إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ أَضْحَكْتِ الْأَرْضُ بِالزَّهْرِ، وَأَمْطَرَتِ السَّمَاءُ بِالرَّحْمَةِ، وَكَيْفَ لَا يَكُونُ كَذٰلِكَ، وَأَنْتَ حَبِيبُ مَنْ تُحَبِّبُ إِلَيْكَ، وَقُرَّةُ عَيْنِ مَّنْ لَّاذَبِكَ وَانْقَطَعَ إِلَيْكَ؟ يَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَولَايَ حَقاً حَقاً أَقُولُ، لَقَدْ أُمِرتُ بِمَكَارِمِ الأَخلَاقِ فَاجعَل وُفُودِي إِلَيكَ عِتقَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ (صفة الصفوة ج۲ص ۵۱۵)

اے میرے معبود! میرے آقا، میرے مولا! زمین پھولوں سے خوشنما لگ رہی ہے، آسمان نے رحمت برسادی ہے اور یہ کیوں نہیں ہوسکتا، کیونکہ تو اس شخص کا دوست ہوتا ہے جو تیرے ساتھ محبت رکھتا ہے، اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو جاتا ہے جو تیری پناہ میں آتا ہے اور تیری طرف یکسو ہو جاتا ہے، اے مولا! سچ ہے، سچ ہے، میں کہتا ہوں کہ تو نے عمدہ اخلاق اختیار کرنے کا حکم دیا ہے پس تو میرا اپنی طرف آنے کو دوزخ سے آزادی کا پروانہ بنادے۔

اللہ سے مکالمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فَتَلَقّٰی آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ کے ذیل میں حضرت آدم علیہ السلام اور اللہ کے درمیان ہونے والا مکالمہ بیان کیا ہے جسے حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں نقل فرمایا ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا

أَيْ رَبِّ أَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: أَيْ رَبِّ، أَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ، أَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تُبْتُ وَأَصْلَحْتُ أَرَاجِعِي أَنْتَ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى

اے میرے رب! کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ اللہ نے فرمایا: ہاں، آدم نے عرض کیا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھ میں اپنی روح نہیں پھونکی؟ اللہ نے فرمایا: ہاں، آدم نے عرض کیا: اے میری رب! کیا تو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا؟ اللہ نے فرمایا: ہاں، آدم نے عرض کیا: اے میرے رب! کیا تیری رحمت تیرے غصے سے سبقت نہیں رکھتی؟ اللہ نے فرمایا: ہاں، آدمؑ نے عرض کیا: اے میرے رب! مجھے بتائیے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور اصلاح کروں تو کیا آپ مجھے جنت کی طرف لوٹا دیں گے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں۔ (مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت آدم علیہ السلام نے جو کلمات ادا کیے یقیناً یہ ان کی طرف سے اعلان ندامت تھا، اللہ کی طرف رجوع تھا، اپنی لغزش اور قصور کا اعتراف تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی، ان کی دعا قبول کی، اور جس بات سے اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار کیا تھا کہ اگر تم نے توبہ نہ کی تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے، اللہ نے انہیں نقصان اٹھانے والوں سے نہیں بنایا بلکہ ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرما دیا، یہ ان پر اور ان کی زوجہ اماں حوا پر اللہ کا فضل واحسان تھا، ارحم الراحمین کی رحمت اور خیر الغافرین کی بخشش تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا اے پروردگار! آپ نے ابلیس کو مجھ پر مسلط کر دیا، تیری مدد کے بغیر اس سے بچنا ممکن نہیں، ارشاد فرمایا کہ تیری نسل میں جو بھی پیدا ہوگا، شیطان ملعون کے مکر سے بچانے کے لیے اور برے ساتھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے پہرہ مقرر کر دوں گا، عرض کیا، یا اللہ! کچھ مزید عطا فرمائیے، ارشاد فرمایا کہ ایک نیکی پر دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر دوں گا اور برائی کا بدلہ صرف ایک برائی کی مقدار بلکہ مناسب ہوا تو اسے بھی معاف کر دوں گا، عرض کیا یا اللہ! کچھ اور عنایت فرمائیے، فرمایا جب تک بدن میں روح موجود ہے توبہ قبول ہوتی رہے گی، عرض کیا یا اللہ! مزید ارشاد فرمائیے، ارشاد فرمایا

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

آپ فرما دیجیے، اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناً اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا، واقعی وہ بخشنے والا، بڑی رحمت کرنے والا ہے۔ (تنبیہ الغافلین ج ۲ ص ۵۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے نوح علیہ السلام

رب العالمین نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایسی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جو کافر تھی جھٹلانے والی تھی، معاند تھی، سرکش تھی، مجرم تھی، جس نے اللہ کے نبی کو گالیاں دیں اور اہل ایمان کو گالیاں دیں، رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۶۰) الاعراف

اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تجھے صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں

اسی طرح قرآن کریم نے بتایا کہ ان کافروں نے یوں کہا

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ

پھر اس کی قوم کے جو کافر سردار تھے وہ بولے ہمیں تو تم اپنے جیسے ہی ایک آدمی نظر آتے ہو اور ہمیں تو تمہارے پیرو وہی نظر آتے ہیں جو ہم میں سے رذیل ہیں وہ بھی سرسری نظر سے اور ہم تم میں اپنے سے کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ (سورۃ ھود ۲۷)

ان لوگوں نے اللہ کے پیغمبر کو مجنون قرار دیا، قرآن کریم نے ان کی بات نقل فرمائی ہے

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّى حِينٍ (۲۵) المؤمنون

یہ تو بس ایک دیوانہ آدمی ہے پس اس کا ایک وقت تک انتظار کرو۔

ہلاکت کی دعا: یہ لوگ کس قدر شرارتوں سے بھرے ہوئے تھے، ایک تو وہ پیغمبر کو گالیاں دیتے اوپر سے انہیں کہتے کہ نوح بہت جھگڑے ہو چکے، تو اللہ کا عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لانا چاہتا ہے تو لے آ، اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ بات بھی قرآن میں نقل فرمائی

قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

انہوں نے کہا کہ نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور جھگڑا بھی بہت کیا لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو وہ ہم پر نازل کرو۔ (سورۃ ھود ۳۲)

ان کے جھٹلانے کی وجہ سے، ان کی گمراہی کی وجہ سے، ان کے برے اقوال وافعال کی وجہ سے، ان کی طرف سے جلد عذاب کی طلب کے باعث اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو اطلاع دے دی کہ اہل ایمان کے علاوہ کوئی بھی نہیں مانے گا، کوئی ایمان نہیں لائے گا،

وَأُوحِيَ إِلَى نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لا چکے ان کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ تو جو کام یہ کر رہے ہیں انکی وجہ سے غم نہ کھاؤ۔ (ھود ۳۶)

ان لوگوں میں ایسی مذموم صفات جمع ہو گئی تھیں جن کی وجہ سے کسی رسول کی دعوت، کسی نبی کی ہدایت، کسی دوست کا وعظ، کسی ناصح کی نصیحت اور کسی راہبر کی راہنمائی فائدہ نہیں دے سکتی تھی، اس وقت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زاری کی کہ وہ ان کافروں سے اپنے بندوں اور شہروں کو راحت عطا فرما اور ان کی گندگی، ان کی گمراہی سے اس زمین کو پاک کر دے، ان کو ہلاک کر دے، ان کو حسرت کی آگ میں جھونک دے، ان کو ذلت سے ہمکنار کر دے، ان کی قوت اور طاقت کو کمزور کر دے، جیسے ارشاد ہے

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (۲۶) إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۲۷) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا (۲۸) (نوح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نوح نے کہا: اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی رہنے والا نہ چھوڑ، اگر تو ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہو گی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہو گی، اے میرے پرودگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما۔ اور ظالم لوگوں کے لیے اور زیادہ تباہی بڑھا۔

یہاں اس حق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا، اس یقین میں شک نہیں کیا جا سکتا، اس سچائی کو غلط نہیں قرار دیا جا سکتا کہ رسول عربی ﷺ کو کس قدر ستایا گیا، آزمایا گیا، مارا گیا، دشنام دیا گیا، گھر سے بے گھر کیا گیا، دیس سے بے دیس کیا گیا، خانماں سے بے خانماں کیا گیا، الزام تراشیوں کی ایک لمبی فہرست ہے، گالم گلوچ کی ایک فہرست ہے، مگر اس کے باوجود آپ ﷺ صبر و ثبات کے پہاڑ بنے رہے، آپ ﷺ نے ان مخالفین کے خلاف اللہ سے انتقام لینے کی درخواست نہیں کی، اللہ کے عذاب کے لیے دعائیں نہیں مانگیں۔

نوحؑ کی طرف سے مدد کی درخواست

قرآن کریم نے بتایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جھٹلانے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی تھی، سورۃ المومنون میں ہے

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ (٢٦) المومنون

کہا اے میرے رب! تو میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

اسباب اختیار کرنے کا حکم: حضرت نوح علیہ السلام کی فریاد پر رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ وہ اسباب اختیار کریں تاکہ مدد کی جائے اور کافروں کا فیصلہ کیا جائے کیونکہ اللہ کوشش کرنے والوں کا بہترین مددگار ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا (المومنون۲۷)

پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔

عرش سے نالوں کا جواب آیا: چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں کشتی تیار کرلی، وہ اوران کے ساتھ جو ایمان والے تھے وہ اس میں سوار ہو گئے، پھر اللہ کی طرف سے انتقام کا کوڑا برسا، رب العالمین کے حکم سے آسمان سے چھما چھم بارش برسادی گئی ،زمین سے چشمے ابال دیے گئے ،زمین پر چلتی ایک ایک موج پہاڑ کے برابر تھی، یہ نوح علیہ السلام کی فریاد کا عرش سے جواب آیا تھا،ارشادربانی ہے

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ (۷۵) وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (۷۶) وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ (۷۷) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ (۷۸)

اور ہمیں نوح نے پکارا پس ہم کیا خوب جواب دینے والے ہیں اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔اور ہم نے اس کی اولاد ہی کو باقی رہنے والی کردیا اور ہم نے ان کے لیے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی۔(سورۃ الصافات)

وَنُوحًا إِذْ نَادَى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (۷۶) وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ

اور نوح کو جب اس نے اس سے پہلے پکارا پھر ہم نے اس کی دعا قبول کرلی پھر ہم نے اسے اوراس کے گھر والوں کو گھبراہٹ سے بچالیااور ہم نے اس کی مدد کی ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے بیشک وہ برے لوگ تھے پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔(سورۃ الانبیاء۷۷،۷۶)

سورۃ القمر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ (١٠) فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ (١١) وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (١٢) وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ (١٣) تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ (١٤)القمر

پھر نوح نے اپنے رب کو پکارا کہ میں تو مغلوب ہو گیا تو میری مدد کر پھر ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیے اور ہم نے زمین سے چشمے جاری کر دیے پھر جہاں تک پانی کا چڑھاؤ چڑھنا ٹھہر چکا تھا چڑھ آیا اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا جو ہماری عنایت سے چلتی تھی یہ اس کا بدلہ تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔

کشتی پر سوار نوح علیہ السلام کی دعا

حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفین کو اب نیست و نابود کرنے کا وقت آن پہنچا، جب کشتی پر سوار ہوئے تو رب العالمین نے اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا، کیونکہ نعمت پر جب شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نعمت کو بڑھا دیتے ہیں، کیونکہ ابھی صرف مخالفین کی تباہی کا ہی معاملہ نہیں تھا بعد میں بھی امن و سکون ملنے کی بات باقی تھی،اس لیے اللہ نے فرمایا:

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (٢٨) وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (٢٩)المومنون

پھر جب تو اور جو تیرے ساتھ ہے کشتی پر چڑھ بیٹھو تو کہہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ظالموں سے چھڑایا اور کہہ اے میرے رب! مجھے برکت کے ساتھ اتار اور تو بہتر اتارنے والا ہے۔

سواری کی تسخیر پر کلمات تشکر: جب اللہ نے نوح علیہ السلام کے لیے کشتی کو مسخر کر دیا تو فرمایا کہ یہ سواری آپ کے تابع ہو چکی ہے،اس لیے رب العالمین کی تعریف و ستائش کیجیے جس نے اسے آپؑ کے تابع کیا ہے۔ارشاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ (۱۲) لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ (۱۳) وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ (۱۴) الزخرف

اور وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے وہ کشتیاں اور چار پائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ ان کی پیٹھ پر چڑھ کر اپنے رب کا احسان یاد کرو جب کہ تم ان پر اچھی طرح بیٹھ جاؤ اور کہو وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لیے اسے مطیع کر دیا اور ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے حکم کی بجاآوری کرتے ہوئے اپنے ایمان والے ساتھیوں کو فرمایا

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۴۱) هود

اور کہا اس میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ کشتی اہل ایمان کو لے کر ان موجوں پر چلنے لگی جو پہاڑ کی طرح تھیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور ان پر ایمان لانے والوں کی حفاظت کی اور بسلامت کنارے لگایا، جب کہ مخالفین ان موجوں کے تھپیڑوں کی نذر ہو گئے۔

نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان موجوں کی نذر: جب کشتی نوح علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کو لے کر چل رہی تھی، اس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو کافروں کے ہمراہ دیکھا جو ان موجوں سے چھپنے اور بچنے کی کوشش کر رہا ہے، وہ پہاڑی پر پناہ لینا چاہتا تھا جہاں رب العالمین کا عذاب اسے نہ پکڑتا اور وہ ان عذابی موجوں سے محفوظ رہ جاتا، مگر آج جب رب العالمین کے عذاب کا کوڑا پانی کی شکل میں برس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا تھا اسے کون بچا سکتا تھا، آج اللہ کے امر اور اس کے حکم سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا، آج وہی بچ سکتا تھا جس پر قدرت والا مہربان ہوتا، ایسے عالم میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو پکارا، جس کا تذکرہ قرآن کریم نے یوں کیا

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ (۴۲) قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ (۴۳)ھود

اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جب کہ وہ کنارے پر تھا اے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچا لے گا کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہی رحم کرے اور دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی پھر ڈوبنے والوں میں ہو گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی بیٹے کے لیے فریاد

اس مشکل ترین گھڑی میں جب نافرمان اور کافر بیٹے نے اپنے مہربان والد کی بات کی طرف توجہ نہ دی، کافروں کی سنگت ہی پر خوش رہا تو رب العالمین کے قہر وغضب کا شکار ہو گیا، اسے آج کے دن کے اس خوفناک عذاب سے کوئی نہیں بچا سکا اس موقع پر مہربان پیامبر نے اپنے بیٹے کے لیے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کی، اسے قرآن نے یوں بیان کیا

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (۴۵) قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴۶) قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ (۴۷)ھود

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں ہیں سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں جاہلوں میں نہ ہو جاؤ، کہا: اے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ بات پوچھوں جو مجھے معلوم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان والوں میں ہو جاؤں گا۔

دعا کی قبولیت: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی دعا میں یوں کہا تھا

وَقُل رَّبِّ أَنزِلۡنِي مُنزَلٗا مُّبَارَكٗا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡمُنزِلِينَ (۲۹) المومنون

اے رب! تو مجھے برکت کے ساتھ اتار اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔

رب العالمین نے اس دعا کو قبول فرمالیا، جب کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قِيلَ يَٰنُوحُ ٱهۡبِطۡ بِسَلَٰمٖ مِّنَّا وَبَرَكَٰتٍ عَلَيۡكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٖ مِّمَّن مَّعَكَ

کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والوں پر رہیں گی کشتی سے اتر۔ (سورۃ ھود ۴۸)

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں کافروں کو غرق کر دیا، نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرمائی، کافروں کو ہلاک کرنے کی دعا نوح علیہ السلام نے اس وقت کی تھی جب دعوت دے کر اتمام حجت کر چکے تھے مگر وہ قوم کسی طرح ایمان لانے والی نہیں تھی، دن رات کی محنت شاقہ کا نتیجہ نفرت اور انکار کے سوا کچھ نہیں تھا اور یہ کوئی ایک دو دن، ہفتہ دو ہفتے، سال اور دو سال کی بات نہیں تھی، یہ ساڑھے نو سال پر پھیلا ایک طویل زمانہ تھا، گویا دس صدیاں تھیں، جن میں پیغمبر نے دعوت دی، لوگوں کی باتیں سنیں، لوگوں کے طعنے سنے، لوگوں کی گالیاں سنیں، ان کی طرف سے دھمکی آمیز لہجے میں باتیں کی گئیں وہ برداشت کیں، بالآخر پیمانہ صبر جب لبریز ہو گیا تو اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے ہود علیہ السلام

رب العالمین نے قوم عاد کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا، قوم عاد بتوں کی پوجا کرتی تھی، اپنے پیشرو قوم نوح کی طرح نہ صرف یہ کہ بت پوجتی تھی بلکہ بت بناتی بھی تھی، جس طرح قوم نوح پانچ بتوں کی پرستار تھی اسی طرح قوم عاد بھی ان کی پوجا کرتی تھی ان پانچ کے علاوہ ان کے دو بت اور بھی تھے ایک صمود اور دوسرا اہتار۔

قوم عاد بڑی شان وشوکت والی قوم تھی، جسمانی قوت کے لحاظ سے ایسے طاقتور تھے کہ وہ ببانگ دہل کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ طاقت والا کون ہے؟ اسی طاقت کے غرور میں مبتلا ہو کر انہوں نے اللہ کی وحدانیت کو پس پشت ڈالا، شرک وبت پرستی میں لگ گئے، حقائق کو تسلیم کرنے کی بجائے خرافات میں کھو گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ایک سب سے زیادہ معزز شاخ خلود میں سے حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت ہود علیہ السلام نے آکر اپنی قوم کو سمجھایا کہ اپنی طاقت اور حکومت پر غرور نہ کرو، بلکہ رب العالمین کا شکرادا کرو جس نے تمہیں یہ طاقت اور حکومت عطا کی ہے، قوم نوح کی تباہی اور بربادی کے بعد تمہیں زمین میں بسایا، خوش عیشی، فارغ البالی اور خوشحالی بخشی، اس لیے اللہ کی نعمتوں کو فراموش نہ کر، اپنے ہاتھوں سے تراشیدہ بتوں کی پوجا پاٹ نہ کر، یہ بت محض بے جان اور بے ضرر مخلوق ہے، ان سے نفع اور نقصان کی امید رکھنا فضول ہے، یہ کچھ نہیں کر سکتے، زندگی اور موت، نفع اور نقصان صرف ایک اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے تم ایک عرصہ تک اللہ کی نافرمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے ہو، سرکشی اور تکبر میں مبتلا رہے ہو، مگر اب بھی تمہارے پاس وقت ہے کہ توبہ کرلو، تکبر چھوڑ دو، سرکشی سے باز آجاؤ، بت پرستی چھوڑ دو، رب العالمین کے آستانہ رحمت پر اپنے کو جھکالو تو اس کی رحمت بہت وسیع ہے، اس کا در توبہ ابھی بھی کھلا ہوا ہے، اس سے اپنے گناہوں اور سرکشیوں کی معافی مانگو وہ تمہیں معاف کردے گا، بے خوفی اور گندی زندگی سے رجوع کرتے ہوئے تقویٰ اور پاکیزہ زندگی اختیار کرو تو وہ تمہیں دن دونی رات چوگنی ترقی دے گا، بہت زیادہ عزت سے مالا مال کردے گا۔

حضرت ہود علیہ السلام دعوت واصلاح کے لیے صبح وشام سرگرم رہے، لوگوں کو آگاہ کرتے رہے کہ میں خالص اللہ کے لیے تمہیں پیغام ہدایت سنارہا ہوں، میری کوئی دنیوی غرض اور ذاتی مفاد تم سے نہیں ہے، میں جس کام کے لیے مصروف کار ہوں اس کا اجر صرف اللہ ہی سے لوں گا، تم سے کوئی مطلب اور ڈیمانڈ نہیں ہے۔

عاد میں نیک سرشت تو انگلیوں پر گنے جاسکتے تھے مگر اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو سرتا پا شرارت کے مجسمے تھے، انہیں ہود علیہ السلام کی باتیں اچھی نہیں لگتی تھیں اور نہ ہی انہیں ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرسکتے تھے، اس لیے انہوں نے پیغمبر کا مذاق اڑایا، انہیں بے وقوف کہا، انہیں جھٹلایا اور کہنے لگے کہ اے ہود! تو ہمارے پاس ایک دلیل بھی نہ لایا اور نہ ہی ہم تیرے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں کہا کہ میں بے وقوف نہیں ہوں، پاگل بھی نہیں ہوں، میں تو بلاشبہ اللہ کا رسول ہوں، رب العالمین اپنے بندوں کی اصلاح اور ہدایت کے لیے بے وقوف لوگوں کا انتخاب نہیں کرتا کہ اس کا نقصان نفع سے زیادہ ہو جائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ہدایت کی جگہ گمراہی عام ہو جائے وہ اس عظیم الشان کام کے لیے ایسے لوگوں کو نبی بناتا ہے جو اس کی اہلیت اور صلاحیت رکھتے ہوں۔

حق تو یہ تھا کہ قوم ان مخلصانہ اور ہمدردانہ باتوں پر غور کرتی اور ایمان لے آتی مگر انہوں نے اپنی سرکشیانہ اور باغیانہ سرگرمیاں تیز کردیں، پہلے جو کچھ کہتے تھے اب اس سے زیادہ کہنا شروع کردیا، ان کا کہنا تھا کہ ہود نے جب سے ہمارے معبودوں کو برا کہنا شروع کیا ہے یہ ان کی بددعا کے نتیجے میں پاگل اور مجنون ہو گیا ہے، وہ اپنے تئیں اس الزام تراشی کو بڑی کامیابی خیال کرتے تھے کہ شاید اب ہود علیہ السلام کی طرف کوئی دھیان نہیں دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ (٣٢) وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ (٣٣) وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ (٣٤) أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ (٣٥) هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ (٣٦) إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ (٣٧) إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ (٣٨) المومنون

پھر ان میں بھی انھی میں سے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تمہارے لیے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں پھر تم کیوں نہیں ڈرتے اور اس کی قوم کے سرداروں نے کہا جنھوں نے کفر کیا تھا اور قیامت کی آمد کو جھٹلاتے تھے اور جنھیں ہم نے دنیا کی زندگی میں آسودہ کر رکھا تھا کہ یہ بس تمھی جیسا آدمی ہے وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو اور اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی فرمانبرداری کی تو بے شک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم گھاٹے میں پڑ گئے کیا تمہیں وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم نکالے جاؤ گے بہت ہی بعید بہت ہی بعید بات ہے جو تم سے کہی جاتی ہے ہماری صرف یہی دنیا کی زندگی ہے مرتے اور جیتے ہیں اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے بس یہ ایک ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم اسے ماننے والے نہیں ہیں۔

پیغمبر کی فریاد: جب قوم عاد نے پیغمبر کو اس انداز میں مخاطب کیا، اس طرح پیغمبر کو گالیاں دیں، انکار حق کیا، پیغمبر کو اپنے جیسا قرار دے کر اس کی رسالت کا انکار کیا، رب العالمین کی توحید کو ماننے کی بجائے صنم پرستی اور بت گری پر کمر بستہ رہے تو پیغمبر نے ان کے خلاف ہاتھ اٹھا دیے اور عرض کی

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ (٣٩) المومنون

کہنے لگے، اے میرے رب! میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

رب تعالیٰ کی طرف سے تسلی: اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں اپنے پیغمبر کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ (٤٠) المومنون

اس کے رب نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب ہی ان کو سخت ندامت اور شرمندگی اٹھانا ہو گی۔

قوم کی ڈھٹائی اور جسارت: جب لوگوں نے سخت ستایا تو حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں ڈرایا کہ میں تم پر ایک بڑا عذاب آتا ہوا دیکھ رہا ہوں، تو ان لوگوں نے ڈھٹائی اور جسارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اے ہود! تیری روز روز کی نصیحتیں ہم سے سنی نہیں جاتیں، ہم تجھ جیسے ناصح سے باز آئے، تو اگر سچا ہے تو جس چیز کا تو ہم سے وعدہ کر رہا ہے وہ لے آ، حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری ناصحانہ اور مخلصانہ مساعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اگر یہی جواب ہے تو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب آہی جائے گا، تم بھی انتظار کرو اور میں بھی انتظار کرتا ہوں۔

دعائے ہود علیہ السلام اور ربانی کوڑا

ان کی سرکشی، غرور، تکبر، انکار حق، انکار توحید ورسالت، پیغمبر کے استہزا اور مذاق اڑانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کا کوڑا اس طرح برسایا کہ پہلے پہل ان کو خشک سالی کے عذاب میں مبتلا کیا گیا، یہ لوگ سخت گھبرائے اور پریشان ہوئے، اس عالم میں پیغمبر ہود نے ازراہ ہمدردی انہیں پھر سے نصیحت کی۔

پیغمبر نے انہیں سمجھایا کہ میری بات مان لو، تمہاری نجات اور فلاح کی یہی صورت ہے کہ میری پیروی کر لو، مگر ازلی بدبختوں پر ان نصیحتوں اور ہمدردیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا، بلکہ مزید دشمنی کرنے لگے۔

اب ایک ہولناک عذاب نے ان کو آن گھیرا، آٹھ دن اور سات راتیں لگاتار تند و تیز طوفان اٹھا جس نے ان کی آبادیوں کو تہہ و بالا کر ڈالا، تنومند اور بڑے بڑے جسموں والے یہ لوگ جنہیں اپنی جسامت و قد و کاٹھ پر بڑا ناز تھا۔

جس جسمانی ڈیل ڈول کے وہ نعرے لگاتے تھے کہ ہم سے زیادہ طاقت والا کون ہے؟ وہ اس طرح کھلے آسمان تلے، ننگی زمین کی پشت پر پڑے ہوئے تھے جیسے تناور درخت بے جان ہو کر گر جاتا ہے، ان لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا، آنے والوں کے لیے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا گیا، دنیا اور آخرت کی لعنت ان پر مسلط کر دی گئی۔

قرآن کریم نے ایک منظر کشی یوں کی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (٦) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (٧) فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ (٨) الحاقہ

اور لیکن قوم عاد سو وہ ایک سخت آندھی سے ہلاک کیے گئے، وہ ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار چلتی رہی (اگر تو موجود ہوتا) اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا کہ گھری ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں، سو کیا تمہیں ان کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے۔

اسی طرح قرآن کہتا ہے

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (١٨) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (١٩) تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ (٢٠) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ

عاد نے جھٹلایا، پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا، ہم نے ان پر تند ہوا بھیجی ایک نحوست کے دن جو ٹلنے والی نہ تھی، لوگوں کو اکھاڑ پھینکا، گویا کہ وہ کھجور کی اکھڑی ہوئی جڑیں ہیں، پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ (سورۃ القمر آیت ۱۸ تا ۲۱)

ہمیں چاہیے کہ ان واقعات واحوال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے قول و فعل کو دین اسلام کے تابع بنائیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے تابع بنائیں، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی رسول اللہ ﷺ کے طریقوں کے مطابق پیروی کریں، اسی صورت میں ہماری نجات اور فلاح ہو سکتی ہے کہ ہم آسمانی احکامات کو دل و جان سے قبول کریں، تعمیلِ احکامات کی صورت میں شکر بجالائیں جب کہ نافرمانی کی صورت میں توبہ تائب ہوں، اپنے گناہوں پر اصرار کرنے، اکڑنے اور تکبر کا اظہار کرنے کی بجائے ہمہ وقت رب العالمین کا ڈر اور خوف سامنے رکھیں، اللہ سے ڈر ڈر کر وقت گزاریں، پھر اللہ ہم پر مہربان ہو گا، اللہ ہم پر اپنی رحمت برسائے گا، نیک اعمال پر اترانے کی بجائے انہیں اللہ کی بارگاہ میں قبول کروانے کی کوشش کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی توحید کی طرف لوگوں کو دعوت دینا شروع کی، اپنے گھر کے لوگوں کو توحید کی طرف بلایا، گھر کے لوگوں نے ان کی دعوت کو تسلیم کر لیا مگر ان کے والد آزر نے ان کی دعوت کو قبول کرنے کے بجائے اس کا انکار کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑے پیار، محبت، لطف و کرم اور نرمی کے ساتھ والد کے سامنے توحید بیان کی، اور یوں کہا

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا (٤٢) يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (٤٣) يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا (٤٤) يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا (٤٥) قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا (٤٦) قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا (٤٧) مریم

جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا! آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکیں؟ اے میرے باپ! بیشک مجھے وہ علم حاصل ہوا ہے جو تمہیں حاصل نہیں تو آپ میری تابعداری کریں میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر بیشک شیطان اللہ کا نافرمان ہے۔ ابا! مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو خدا کا عذاب آپکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں، اس نے کہا: ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے؟ اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جائے گا، کہا: تیری سلامتی رہے اب میں اپنے رب سے تیری بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اشکال اور اس کا جواب: سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّيۡ، یہاں یہ اشکال ہے کہ کسی کافر کے لئے استغفار کرنا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ واللہ لاستغفرن لك مالم انه عنه (یعنی بخدا میں آپ کے لئے اس وقت تک ضرور استغفار یعنی دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اللہ کی طرف سے مجھے منع نہ فرمادیا جائے)۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ

(یعنی نبی اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں)اس آیت کے نازل ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چچا کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیا۔

اشکال کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ سے وعدہ کرنا کہ آپ کے لئے استغفار کروں گا یہ ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے اس کے بعد ممانعت کردی گئی سورہ ممتحنہ میں حق تعالیٰ نے خود اس واقعہ کو بطور استثناء ذکر فرماکر اس کی اطلاع دے دی ہے۔

اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ (الممتحنہ ۴) اور اس سے زیادہ واضح سورہ توبہ میں آیت مذکورہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا کے بعد دوسری آیت میں فرمایا وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ (التوبہ ۱۱۴) جس سے معلوم ہوا کہ یہ استغفار اور اس کا وعدہ باپ کے کفر پر جمے رہنے اور خدا کا دشمن ثابت ہونے سے پہلے کا تھا جب یہ حقیقت واضح ہو گئی تو انہوں نے بھی براءت کا اعلان کر دیا۔ (معارف القرآن)

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چند دعائیں: قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چند دعائیں ذکر کی گئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے

رَبِّ هَبۡ لِي حُكۡمًا وَأَلۡحِقۡنِي بِالصَّالِحِينَ (۸۳) وَاجۡعَلۡ لِي لِسَانَ صِدۡقٍ فِي الۡآخِرِينَ (۸۴) وَاجۡعَلۡنِي مِنۡ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ (۸۵) وَاغۡفِرۡ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الضَّالِّينَ (٨٦) وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ (٨٧) يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (٨٨) إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (٨٩)الشعراء

اے میرے رب! مجھے کمال علم عطا فرما اور مجھے نیکیوں کے ساتھ شامل کر اور آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ اور مجھے نعمت کے باغ کے وارثوں میں کر دے اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے تھا اور مجھے ذلیل نہ کر جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے جس دن مال اور اولاد نفع نہیں دے گی مگر جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا۔

سورۃ الشعراء ہی میں ابراہیم علیہ السلام کے وہ بابرکت کلمات موجود ہیں جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف وستائش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرا پروردگار وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میری راہنمائی کرتا ہے، وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے پلاتا ہے، جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے، وہی مجھے موت دے گا پھر وہی زندہ کرے گا، مجھے امید ہے کہ وہی قیامت کے دن میری خطائیں معاف کرے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھ دعائیں منقول ہیں، ان میں سے ایک دعا ایسی ہے جس سے آپ نے رجوع کیا اور وہ اپنے والد آزر کے لیے مغفرت کی دعا تھی۔

ان دعاؤں میں

پہلی دعا: رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا

دوسری دعا: وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

تیسری دعا: وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ

چوتھی دعا: وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ

پانچویں دعا: وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی دعا: وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

ان چھ دعاؤں میں سے پانچویں دعا سے ابراہیم علیہ السلام نے رجوع کر لیا تھا، جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا کہ

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ (التوبہ ۱۱۴)

جب ابراہیم کو پتا چل گیا کہ ان کے والد اللہ کے دشمن ہیں تو ان سے برأت کر لی۔

قیامت کی دن ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد سے ملاقات: بخاری شریف میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لاَ تَعْصِنِي، فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَاليَوْمَ لاَ أَعْصِيكَ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لاَ تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: إِنِّي حَرَّمْتُ الجَنَّةَ عَلَى الكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ (بخاری، احادیث الانبیاء)

قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر سے ملاقات کریں گے تو اس کے چہرے پر تارکول اور غبار ہوگا، اسے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کیا میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کریں؟ ان کے والد کہیں گے آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا، ابراہیم علیہ السلام کہیں گے، اے میرے رب! تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ قیامت کے دن مجھے رسوا نہیں کرے گا، تو میرے باپ کی وجہ سے اس سے بڑھ کر رسوائی کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے جنت کو کافروں کے لیے حرام کر دیا ہے، پھر کہا جائے گا، اے ابراہیم! تیرے قدموں کے نیچے کیا ہے؟ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے تو ایک بجّو کی شکل میں خون میں لت پت ہوگا، پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری، مستدرک حاکم، البعث والنشور امام بیہقی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتش نمرود میں دعائے خلیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم اور اپنے والد کو بتوں کی پوجا اور پرستش سے منع کیا، اس کے نقصانات سے انہیں آگاہ کیا، ان لوگوں کا کہنا تھا کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے راستے کو چھوڑ نہیں سکتے، ابراہیم علیہ السلام نے بڑی جرأت سے انہیں اس کا جواب دیا کہ تم گمراہ ہو اور تمہارے آباؤ واجداد بھی گمراہ تھے، حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، جس نے انہیں پیدا کیا۔

اور اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہارے بتوں کے خلاف کوئی تدبیر کروں گا، چنانچہ اس اعلان کے بعد انہوں نے بت پرستوں کے بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، ان میں سے ایک بڑے بت کو کچھ نہیں کہا، تاکہ وہ لوگ اس بت پرستی سے باز آجائیں۔

اس تباہی اور بربادی کے بعد ان لوگوں نے شور و غوغا کیا کہ ہمارے بتوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ جس نے بھی کیا وہ ظالم ہے، پھر انہی میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ایک نوجوان ہے جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ان بتوں کا ذکر کرتا رہتا ہے، کہا گیا کہ اسے لوگوں کے سامنے لایا جائے تاکہ وہ گواہ رہیں۔

جب ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کام کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ بت بات کر سکتے ہیں تو بڑا بت یہ موجود ہے اسی سے پوچھ لو کہ یہ کس نے کیا ہے؟ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ تم ہی ظالم ہو جس نے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے، پھر ندامت کے مارے سر جھکا کر کہنے لگے کہ ابراہیم تم جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ موقع بھی بہت ہی قیمتی تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کی توحید کا خوب پرچار کرتے، فرمانے لگے کہ اگر یہ بولتے نہیں ہیں تو تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کیوں کرتے ہو، جو نفع نہیں دیتے اور نہ نقصان دے سکتے ہیں، تم پر اُف ہو تم ان کی کیوں پوجا کرتے ہو؟ تمہیں عقل نہیں ہے کہ ان بے جان مورتیوں کی بندگی بجا لاتے ہو۔

اس پر وہ طیش میں آئے اور انہوں نے بیک زبان ہو کر کہا کہ اسے جلا دو، اپنے معبودوں کی مدد کرو، یہ کام کرنے کا ہے اگر تم کر سکتے ہو، چنانچہ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا، اللہ تعالیٰ نے آتش نمرود کو حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام پر امن وسلامتی والی بن جا، چنانچہ آگ نے ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

احادیث شریفہ سے پتا چلتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا، انہوں نے لوگوں کے مکر وفریب کی پرواہ کیے بغیر خالص اللہ کی طرف توجہ دی، بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آتش نمرود میں ڈالا جارہا تھا تو اس وقت انہوں نے یہ دعا کی

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (١٧٣) فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ (١٧٤) آل عمران

اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، پھر مسلمان اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اللہ کی مرضی کے تابع ہوئے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حِلیہ میں ابو نعیم، ابن عساکر اور خطیب نے اپنی تاریخ میں ایک روایت ذکر کی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ فِي السَّمَاءِ وَاحِدٌ وَاَنَا فِي الْاَرْضِ وَاحِدٌ وَاَعْبُدُكَ

اے میرے اللہ ! تو آسمان میں اکیلا ہے اور میں زمین میں اکیلا ہوں درانحالیکہ میں تیری عبادت کرتا ہوں۔

ابراہیم علیہ السلام کی نیک اولاد کے لیے دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرست قوم کو ایک دن چھوڑنے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں جو میری راہنمائی کرے گا، اس کے ساتھ قرآن کریم نے اس دعا کا ذکر کیا جو انہوں نے اولاد کے لیے مانگی تھی، ارشاد ہے

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ (۱۰۰) الصافات

اے اللہ ! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

جس وقت آپ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی اس وقت آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، چنانچہ اللہ نے چھیاسی سال کی عمر میں ایک لڑکا عطا فرمایا، جسے قرآن کریم نے غلام حلیم یعنی بردبار لڑکا کہا، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے، اس کے بعد اللہ نے ننانوے سال کی عمر میں دوسرا بیٹا عطا فرمایا جن کا نام اسحاق علیہ السلام ہے۔

حضرت اسماعیل واسحاق علیہما السلام کے لیے پناہ مانگنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں کے لیے اللہ کی پناہ مانگتے اور ساتھ ہی یہ فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے انہی کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے، بخاری شریف میں روایت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

نبی کریم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے پناہ مانگا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم دونوں کے والد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام انہی کلمات کے ساتھ اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے لیے پناہ مانگا کرتے تھے، وہ کلمات یہ ہیں،

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، ہر شیطان اور ہر زہریلی مخلوق سے اور پناہ مانگتا ہوں ہر شر والی آنکھ سے۔(بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر بیت اللہ کے وقت دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے حکم پر عراق کو چھوڑا تو شام کی راہ لی، پھر مصر پہنچے، مصر سے بیت المقدس تشریف لے گئے، وہاں سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، جب آپ یہاں پہنچے تو آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی ہاجرہ اور آپ کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام تھے، یہاں آپ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۱۲۶) وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۲۷) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۱۲۸) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب ابراہیم نے کہا: اے میرے رب! اسے امن کا شہر بنادے اوراس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے جو کوئی ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے فرمایا اور جو کافر ہوگا سو اسے بھی تھوڑا سا فائدہ پہنچاؤں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب میں دھکیل دوں گا اور وہ برا ٹھکانہ ہے اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھارہے تھے، اے ہمارے رب ہم سے قبول کر بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنادے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنااور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے ہمارے رب اور ان میں ایک رسول انہی میں سے بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھیں اور انہیں کتاب اور دانائی سکھائے اور انہیں پاک کرے بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ (البقرہ)

بیت اللہ کی تعمیر کے بعد کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف جب تعمیر کرلیا تو اس کی قبولیت کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی،

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ (۳۵)
رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ (۳۶) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا
لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (۳۷) رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (۳۸) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ
رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (۳۹) رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (۴۰)
رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (۴۱) (ابراھیم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جس وقت ابراہیم نے کہا: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔اے میرے رب! انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے نافرمانی کی پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔اے رب میرے! میں نے اپنی کچھ اولاد ایسے میدان میں بسائی ہے جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس، اے رب ہمارے! تاکہ نماز کو قائم رکھیں پھر کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انھیں میووں کی روزی دے تاکہ وہ شکر کریں۔اے رب ہمارے! بیشک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان میں پوشیدہ نہیں۔اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اتنی بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے بیشک میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول فرما، اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمانداروں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے۔

دعاؤں کی قبولیت: ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ! مکہ شہر کو امن والا بنادے، اس شہر کے رہنے والے ایمانداروں کو پھل عطافرما،اے اللہ! ہماری محنت اور اس تعمیر کو قبول فرما، اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنا تابعدار بنادے، ہمیں عبادت، بندگی کے گر سکھادے، ہماری خطاؤں سے در گزر فرمادے، اے اللہ! مکہ کے ان مکینوں میں سے ایک عظیم الشان رسول کو بھیج دے، جو ان پر آیات کی تلاوت کرے، کتاب کی تعلیم دے، انہیں حکمت ودانائی کی باتیں سکھائے، ان کے دلوں کا تزکیہ کرے۔

اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچانا، پروردگار میں نے اپنی اولاد کو بے آب وگیاہ سرزمین پر، تیرے عزت والے گھر کے پاس لا بسایا ہے، میرا مقصد یہ ہے کہ یہ نماز قائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، لوگوں کے دل اس گھر کی طرف متوجہ کر دے، انہیں پھل عطا فرما تا کہ یہ تیرے شکر گزار بن جائیں ۔

اے اللہ ! ہماری پوشیدہ اور ظاہر ہر چیز تو جانتا ہے، اے اللہ ! میں تیری بارگاہ میں شکر بجالاتا ہوں کہ عالم پیری میں تو نے مجھے اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے ، میرے پروردگار میں معترف ہوں کہ تو دعائیں سننے والا ہے ،اے میرے پروردگار ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنادے، میری اولاد کو نمازی بنادے، میری دعا کو شرف قبولیت عطا فرمادے ،اے میرے پروردگار ! مجھے معاف فرمادے ، میرے والدین کو معاف فرمادے، قیامت کے دن ایمان والوں کو معاف فرمادے۔

یہ دعائیں اللہ نے قبول کیں ،بیت اللہ کو ایک تاریخی اور مثالی امن عطا فرمایا، مکہ کو امن والا شہر بنادیا اور اہل ایمان کو بھی حکم دے دیا کہ جو اس شہر میں داخل ہو جائے اسے بھی امان دے دو، خود قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت کی آیت ۶۷ میں اللہ تعالیٰ نے امن والا حرم قرار دیا ہے، حالانکہ یہ وہی علاقہ تھا جس کے ارد گرد سے لوگوں کو اچک لیا جاتا تھا، اغوا کر لیا جاتا تھا۔

اسی طرح سورۃ القصص کی آیت ۵۷ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ان لوگوں کو امن والے حرم میں بسایا ہے ، ٹھکانا دیا ہے ،اس کی طرف ہر قسم کا پھل کھچا چلا آتا ہے ، پھر اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۹۶ اور ۹۷ میں بیت اللہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ روئے زمین پر پہلا گھر ہے جسے لوگوں کے لیے مکہ میں بنایا گیا ہے، یہ برکت والا گھر ہے اور سارے عالم کے لیے رشد و ہدایت کا سامان بھی ہے، اس میں اللہ کی نشانیوں کے علاوہ مقام ابراہیم بھی ہے، جو اس میں داخل ہو گا وہ امن میں ہو گا۔

دعائے ابراہیمی کے بعد کتنا عرصہ ہوا بیت اللہ امن و آشتی اور سلامتی کا مرکز بنا ہوا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوائے چند جزوی اور استثنائی واقعات کے، جن کا دورانیہ بہت ہی تھوڑے عرصے کا تھا، زیادہ دیر تک بدامنی کرنے والے لوگوں کا یہاں راج نہیں رہا۔

پھر اس دعا کی قبولیت کے آثار دیکھے جا سکتے ہیں کہ پھلوں کی دعا ابراہیم علیہ السلام نے مانگی تھی، کتنے لوگ ہر سال حج اور عمرہ کے لیے مکہ جاتے ہیں وہ اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کالے پہاڑوں اور پتھریلی زمین کے بیچ میں کوئی باغات، کھیت اور کھلیان نہیں ہیں، مگر جس موسم میں جائیے وہاں اس موسم کا اور دوسرے موسم کا بے شمار پھل وہاں موجود ہوتا ہے، یہ بات یقیناً قابل فہم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر انسان اور جد الانبیاء نے بڑے اخلاص کے ساتھ یہ دعا مانگی تھی، جانکار لوگوں کا کہنا ہے کہ جس ملک کا پھل اور فروٹ ہوتا ہے وہ اس زمانے میں اس ملک میں نہیں ملتا مگر یہاں بیت اللہ کے پڑوس میں بہت زیادہ مقدار میں دستیاب ہوتا ہے۔

پھر ان دعاؤں پر بار بار نظر دوڑائی جائے تو اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ کس مخلصانہ اور عاجزانہ طریقے سے دعائیں کی جارہی ہیں، ادھر ہاتھ بیت اللہ کی تعمیر اور دل یاد خدا میں مشغول ہیں، ساتھ ہی ساتھ عرض کیے جارہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اسے بنانا ہمارا کام ہے اور اسے قبول کرنا آپ کا کام ہے، تو دعائیں سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے اور تو جانتا بھی ہے کہ کوئی کس انداز میں دست سوال دراز کیے ہوئے ہے، کس دل اور کس توجہ سے کوئی زاری میں مشغول ہے؟

پھر ان ساری دعاؤں میں ایک عظیم دعا جو مانگی وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے متعلق ہے، چنانچہ جزیرۃ العرب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول نہیں بلکہ امام الرسل، نبی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بنا کر بھیجا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے بڑے قبیلے قریش سے اٹھایا، قریش میں سے بھی اس قبیلے کی بڑی شاخ قصی بن کلاب میں سے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب فرمایا اور گھر میں سے بڑے گھر یعنی عبدالمطلب کے گھر کا انتخاب کیا، شہروں میں سے بڑے شہر مکہ کا چناؤ کیا، گویا کہ جیسے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی اس کا مصداق بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ حضرت آمنہ کے خوابوں کی تعبیر بن کر آیا ہوں۔

اس مقام پر دعا کرنے کے کچھ آداب بھی معلوم ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا میں ہر چیز کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں، یعنی سارے کام اللہ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں، وہ کاموں کو بناتا ہے، وہی دعائیں سنتا ہے، وہی انسانی حاجات کو پورا کرتا ہے، پھر اس کے ساتھ ساتھ جب دنیا اور آخرت میں فائدہ دینے والی چیزوں کا ذکر کرتے ہیں تو پہلے آخرت کی درستگی کی بات کرتے ہیں پھر دنیا کی، یعنی آخرت میں انسان کو جس چیز کی ضرورت پیش آئے گی اس کا ذکر پہلے اور جو چیز انسان کو دنیا میں ضرورت ہے اس کا ذکر بعد میں۔

پھر دعا میں اقامت صلوٰۃ کی دعا مانگی، ادائے نماز کا ذکر نہیں کیا، کیونکہ نماز کی ادائی اور اقامت میں فرق ہے، اقامتِ نماز کا مطلب ہے کہ اس کے ارکان، آداب، شرائط اور وقت کا خیال رکھ کر ادا کرنا۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کو پڑھ کر، سن کر اور یاد کرتے ہوئے ہمیں یہ بات ہمہ وقت ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اللہ کے ایک مطیع اور فرمانبردار اور تابعدار بندے کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے مسائل کا حل اللہ کی بارگاہ سے حل کروائے وہ دعاؤں میں اللہ ہی سے ہمہ وقت اپنی حاجات پوری کروائے اور اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور اسی عالی ذات کے سامنے اپنا خالی دامن پھیلائے وہی دعائیں سنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے لوط علیہ السلام

سدّوم نامی مقام پر ایک گندی قوم نمودار ہوئی، جو اللہ کی مخلوق میں گندے ترین لوگ تھے زمین مین فساد مچاتے تھے، لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور کفر و انکار میں بھی کسی سے کم نہیں تھے، انہوں نے ایسی بے حیائی اور فحاشی کا ارتکاب کیا کہ ان سے پہلے روئے زمین پر ایسا گندا کام کسی نے نہیں کیا تھا، اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو شاید انسانی تاریخ میں ایسے کام کی ابتدا نہ ہوتی، یہ قوم لواطت کی برائی میں مبتلا تھی جسے وہ علی الاعلان کرتے تھے، سب کے سامنے کرتے تھے، مجلسوں میں کرتے تھے، محفلوں میں کرتے تھے، چلتے راستوں میں بھی اس بری حرکت سے باز نہیں آتے تھے، بڑے چھوٹے، عظیم اور حقیر سب سے سب کے سامنے یہ گندا کام کرتے تھے۔

یہ لوگ چور اور لٹیرے بھی تھے، سدوم میں باہر سے آنے والے تاجروں اور سوداگروں کے مال کو نئے نئے انداز میں لوٹ لیا کرتے تھے، تاجر سدوم میں ٹھہرتا تو یہ لوگ اس کا مال دیکھنے کے بہانے اٹھا کر چلتے بنتے تھے، تاجر اس حرکت سے پریشان ہو جایا کرتے تھے، اگر یہ تاجر اپنے مال کے لٹنے اور ضائع ہونے کا شکوہ کرتا، شور مچاتا تو ان لوگوں میں سے کوئی اس کا مال واپس لاتا، لوٹی ہوئی چیزوں میں سے اس تاجر کو ایک دو معمولی سی چیزیں دکھا دیتا اور اسے چپ کرانے کے لیے کہتا کہ میں تو بس یہی مال لے گیا تھا، اسے تم لے لو، وہ پریشانی کے عالم میں کہتا کہ میرا سارا مال لٹ چکا ہے اسے واپس لے کر کیا کروں گا، اسے تو ہی لے لے، تاجر کی چیخ و پکار پر سارے لٹیرے اور چور سدومی ہلکا پھلکا مال لاتے اور اس تاجر کا منہ بند کرا دیتے تھے اور اسے بھگا دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سدومی عدالت کے جج کا انوکھا فیصلہ: ایک بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ نے الیعرز کو لوط علیہ السلام کی خیریت معلوم کرنے کے لیے سدوم بھیجا، راستے میں ایک سدومی نے اسے اجنبی سمجھ کر اس کے سر پر پتھر دے مارا، الیعرز کے سر سے خون بہنے لگا، سدومی نے الیعرز کو کہا کہ میرے پتھر سے تیرا سر سرخ ہوا ہے، اس لیے تو مجھے اس کا معاوضہ دے ، یہ ظالم سدومی اس اجنبی ، پردیسی کو گھسیٹ کر عدالت میں لے گیا، سدوم کی عدالت کے جج کو جا کر اس سدومی نے بتایا کہ دیکھیے میرا پتھر لگنے سے اس کا سر سرخ ہوا ہے، مجھے اس سے معاوضہ دلوایا جائے، اس کی یہ بات سن کر سدومی جج نے فیصلہ دیا کہ واقعتاً الیعرز کو چاہیے کہ اس سدومی کو اجرت ادا کرے کیونکہ اس کے پتھر کی وجہ سے اس کا سر سرخ ہوا ہے، الیعرز نے جب جج کے منہ سے یہ ظالمانہ فیصلہ سنا تو طیش میں آگیا اس نے ایک پتھر اٹھا کر جج کے سر پر دے مارا اور جج کو کہنے لگا کہ میرے پتھر مارنے کی جو اجرت ہے وہ تو اس سدومی کو دے دینا یہ جملہ کہتے ہی الیعرز وہاں سے چلا گیا۔

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے، ان کے والد کا نام ہاران تھا، حضرت لوط علیہ السلام کا بچپن حضرت ابراہیم کی سرپرستی میں گزرا، ان کی پرورش بھی ابراہیمؑ ہی نے کی، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت عطا کی گئی تو ان پر پہلے پہل ایمان لانے والے مردوں میں حضرت لوط علیہ السلام اور عورتوں میں حضرت سارہ تھیں، قرآن کریم نے بتایا کہ حضرت لوط ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرتوں میں ساتھ ساتھ رہتے تھے ، جب ابراہیم علیہ السلام مصر میں تشریف لائے تو وہاں بھی حضرت لوط علیہ السلام ان کے ساتھ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، مصر میں قیام کے دوران دونوں کے پاس سامان اور جانوروں کے بڑے بڑے ریوڑ تھے، ان ریوڑوں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اپنے اپنے چرواہے تھے، ان چرواہوں میں نوک جھونک رہتی تھی، کشمکش اور لڑائی جھگڑے چلتے رہتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چرواہے چاہتے تھے کہ اس چراگاہ اور سبزہ زار سے ہمارے ہی جانور چریں، حضرت لوط علیہ السلام کے چرواہے یہ چاہتے تھے کہ ان چراگاہوں سے ہمارے جانور فائدہ اٹھائیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے مشورہ کیا کہ باہمی محبت اور الفت اسی طرح باقی رہ سکتی ہے کہ وہ مصر کو چھوڑ کر مشرقی اردن کے علاقہ سدوم اور عامورہ چلے جائیں، وہاں رہ کر دین حنیف کی تبلیغ کرتے رہیں، میری رسالت کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہیں اور ابراہیم علیہ السلام کا مصر سے فلسطین جانے کا مشورہ ہوا۔

سدوم اردن میں وہ جگہ ہے جسے بحر میت یا بحر لوط کہا جاتا ہے، بحر میت میں سدوم اور عامورہ کی بستیاں ہوا کرتی تھیں، اس کے ارد گرد رہنے والوں کا یہ خیال ہے کہ پہلے وہ تمام حصہ جو اب سمندر دکھائی دیتا ہے کسی دور میں خشک زمین تھی اور اس پر آبادی ہوا کرتی تھی، سدوم اور عامورہ کی آبادیاں اسی جگہ پر تھیں، لوط علیہ السلام کی قوم پر جب عذاب آیا تو اس سرزمین کا تختہ الٹ گیا تھا جس کے باعث یہ زمین چار سو میٹر سمندر سے نیچے اتر گئی اور پانی اوپر آگیا، اس کو بحر میت کہتے ہیں۔

حضرت لوط علیہ السلام کی آمد: سدوم اور عامورہ کی انہی بستیوں کے ان ظالم اور بے حیا لوگوں کی طرف اللہ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا، آپ نے آکر ان لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی، ان کو اللہ کی توحید کا درس دیا، شرک سے باز رہنے کی تلقین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، رذیل کاموں کو چھوڑنے اور امر د پرستی سے باز رہنے کی تعلیم دی اور انہیں بتایا کہ جس برائی میں مبتلا ہو یہ ایسی برائی ہے جو تم سے پہلے کسی نے اختیار نہیں کی، تم اپنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ اپنی سفلی خواہشات پوری کرتے ہو، یہ تو بڑی سرکشی ہے، اس پر قوم مقابلے پر اتر آئی، کہنے لگے کہ لوط! اگر آپ اپنی اس تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں اس بستی سے نکال دیں گے، قرآن کریم نے اس کا تذکرہ یوں کیا ہے

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ (١٦١) إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (١٦٢) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (١٦٣) وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ (١٦٤)

جب ان کے بھائی لوط نے انہیں کہا کہ تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار رسول ہوں، پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، میں اس پر تم سے کسی قسم کی مزدوری کا سوال نہیں کرتا، میری مزدوری جہانوں کے پروردگار کے ذمہ ہے۔ (سورۃ الشعراء)

حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں مزید فرمایا

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ (١٦٥) وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ (١٦٦) قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ (١٦٧) قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ (١٦٨) الشعراء

کیا تم لوگ مردوں کے پاس آتے ہو اپنی شہوت رانی کے لیے سب جہاں میں سے۔ اور تمہارے رب نے جو تمہارے لیے بیویاں پیدا کر دی ہیں انھیں چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔ انہوں نے کہا: اے لوط! اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو جو لوگ ہماری بستیوں سے نکالے گئے ہیں ان میں تو بھی شامل ہو کر رہے گا۔ کہا میں تو تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا

اس سرکش، نافرمان اور گندی قوم نے جب ایک طرف اللہ کی نافرمانی اور بے حیائی میں تمام حدود پھلانگیں اور دوسری طرف مخلص پیغمبر کے اخلاص کا جواب منفی انداز میں دیا، انہیں دھمکیاں دیں انہیں جھٹلایا، انہیں ستایا، اپنے کفر اور سرکشی پر ڈٹے رہنے کا اظہار کیا اور اس بات پر باہمی اتفاق کیا کہ یہ بہت پاکیزہ بنتا ہے اس لیے اسے اپنی بستی سے نکال کر دور پھینکا جائے، ہم پاک باز لوگوں کو پسند کیونکر کر سکتے ہیں، ہم تو انہی گندی باتوں پر ڈٹے اور جمے رہیں گے، جب صورت حال اس قدر پریشان کن ہو گئی تو پیغمبر نے اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھادیے اور ان لوگوں کے قہر و ظلم سے نجات کی راہ مانگی ،ان کی خباثتوں اور بے حیائیوں سے کنارہ کشی کی درخواست کی، قرآن میں ہے

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ (۱۶۹) الشعراء

اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو اس کے وبال سے نجات دے جو وہ کرتے ہیں۔

سورۃ العنکبوت میں یہ دعا ہے

رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ (۳۰) العنکبوت

اے میرے رب! فسادی قوم پر میری مدد فرما۔

دعا کی قبولیت: اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کی اس دعا کو قبول فرمایا، لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ و برباد کر دیا گیا، عبرت کا نشان بنا دیا گیا اور لوط علیہ السلام کی حفاظت کی گئی، قرآن میں ہے

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ (۱۷۰) إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ (۱۷۱) الشعراء

پھر ہم نے اسے اور اس کے سارے کنبے کو بچا لیا۔ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ گئی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوط علیہ السلام کی بیوی چونکہ کافروں کی ہمنوا تھی اس لیے اللہ نے اسے بھی عذاب دیا۔

دعا کی قبولیت کے اثرات: لوط علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور کس قدر قبول ہوئی کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے، رب العالمین نے اپنے غضب کا کوڑا برسایا، قرآن کریم میں ارشاد ہے

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ (۱۷۲) وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ (۱۷۳) الشعراء

پھر باقی ماندہ لوگوں کو ہم نے تباہ کر دیا۔اور برسا دی ہم نے ان پر ایک بڑی ہی ہولناک بارش سو بڑی ہی بری بارش تھی ان لوگوں کی جن کو خبردار کر دیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی شکل میں دو فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجے، جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری سنائی ،اسی دوران یہ راز کھلا کہ فرشتے ہیں جو لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ و برباد کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں ، اس دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا کہ تم کیسے اس قوم کو تباہ کرنے کے لیے آئے ہو؟ جس میں اللہ کے پیغمبر لوط موجود ہیں ،جو میرے چچازاد ہیں، ملت حنیف کے پیروکار ہیں، فرشتوں نے عرض کی کہ ہم سارے قصے کو جانتے ہیں ،اللہ کا فیصلہ ہے کہ قوم لوط اپنی سرکشی کی انتہاؤں کو چھو رہی ہے ،بے حیائی اور فحاشی کی حدیں پھلانگ چکی ہے اس لیے وہ ہر صورت تباہ و برباد ہو گی ،لوط اور ان کا خاندان محفوظ رہے گا، لوط کی بیوی بداعمالیوں اور برے عقیدے میں قوم لوط کی ہمنوا ہے اس لیے وہ بھی عذاب کا شکار ہو گی۔

چنانچہ اللہ کے فرشتے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے بعد لوط علیہ السلام کے پاس سدوم پہنچے، حضرت لوط علیہ السلام کے ہاں مہمان ٹھہرے ،یہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے ،لوط علیہ السلام ان کو دیکھ کر گھبرا گئے اور ڈرے کہ امرد پرست قوم ان مہمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کیا سلوک کرے گی، اس گھبراہٹ کے وقت تک انہیں اطلاع نہیں دی گئی تھی کہ وہ فرشتے ہیں۔

حضرت لوط علیہ السلام اسی حیرانی میں گم تھے کہ قوم کو ان خوبصورت مہمانوں کی آمد کی اطلاع مل گئی یہ لوگ لوط علیہ السلام کے مکان پر چڑھ آئے اور انہیں کہنے لگے کہ ان مہمانوں کو ہمارے سپرد کر دو، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہتیرا سمجھایا اور کہا کہ کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی بھی ہے ؟ جو دیکھے اور سمجھے کہ یہ معزز مہمان ہیں، یہی وہ موقع تھا جب حضرت لوط علیہ السلام کے دل میں کسی مضبوط جتھے یا محفوظ پناہ گاہ کا خیال پیدا ہوا تھا، جسے قرآن نے رکن شدید کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی اس پریشانی کو دیکھ کر فرشتوں نے انہیں تسلی دی، کہ آپ مطمئن رہیں، ہماری ظاہری صورتوں کو دیکھ کر پریشان نہ ہوں ہم انسان نہیں اللہ کے فرشتے ہیں، ہم اس قوم کو عذاب دینے آئے ہیں، جو اللہ کا فیصلہ ہے جسے کسی صورت ان سے ٹلنا نہیں ہے، آپ کی بیوی کے سوا آپ کا خاندان بچ جائے گا۔

وقت عذاب آن پہنچا تو فرشتوں کے کہنے پر رات کے ابتدائی حصے میں حضرت لوط علیہ السلام اپنے خاندان سمیت دوسری جانب سے نکل کر سدوم کی طرف چلے گئے، ان کی بیوی نے ان کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا، راستے سے لوٹ کر واپس آگئی ، رات کے آخری حصے میں ایک خوفناک چیخ نے سدوم والوں کو تہہ و بالا کر دیا، اس بستی کو آسمان کی طرف اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا گیا، اوپر سے پتھروں کی بارش برسا دی گئی ، ان کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔

قرآن کریم کی سورۃ ھود میں اللہ نے بیان فرمایا کہ

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ (۸۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مُسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (۸۳) ھود

پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کیے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر تیرے رب کے ہاں سے خاص نشان بھی تھا اور یہ بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں۔

تفسیر کبیر میں علامہ رازیؒ لکھتے ہیں

أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَدْخَلَ جَنَاحَهُ الْوَاحِدَ تَحْتَ مَدَائِنِ قَوْمِ لُوطٍ وَقَلَعَهَا وَصَعِدَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ نَهِيقَ الْحَمِيرِ وَنُبَاحَ الْكِلَابِ وَصِيَاحَ الدُّيُوكِ، وَلَمْ تَنْكَفِئْ لَهُمْ جَرَّةٌ وَلَمْ يَنْكَبَّ لَهُمْ إِنَاءٌ، ثُمَّ قَلَبَهَا دَفْعَةً وَاحِدَةً وَضَرَبَهَا عَلَى الْأَرْضِ (تفسیر کبیر ج۱۸ص۳۸۳)

جبریل علیہ السلام نے اپنا ایک پر ان بستیوں کے نیچے ڈالا، ان کو اکھاڑا اور انہیں آسمان کی طرف لے گئے، یہاں تک کہ گدھوں کے ہنہنانے، کتوں کے بھونکنے، مرغوں کے چیخنے کی آوازیں آسمان والوں نے سنیں، ان کی چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں ہلی، پھر ایک ہی دفعہ ان بستیوں کو پٹخنی دی اور زمین پر دے مارا۔

تفسیر ابن کثیر میں سدی کی روایت سے ذکر کیا گیا ہے کہ جبریل نے ان بستیوں کو سات زمینوں نیچے تک اٹھایا اور آسمان تک لے گئے، ایک روایت کے مطابق چار اور ایک روایت کے مطابق نافرمانوں کی تین بستیاں تھیں، ہر بستی میں ایک لاکھ لوگ رہتے تھے، ان بستیوں کو پلٹایا گیا تھا، کچھ لوگ جو بچ گئے انہیں آسمانی پتھر تلاش کر کے مارتے تھے، اگر کسی جگہ دو شخص بیٹھے محو گفتگو ہوتے تو ان میں سے لواطت کرنے والے کو چن کر نشانہ بناتے تھے۔

مفسرین نے سجیل کا معنی کیا ہے کہ جو پتھر قوم لوط پر برسائے گئے وہ ڈول جتنے تھے، بعض نے کہا کہ سجیل پتھروں میں سے جو سخت ترین ہوتے وہ برسائے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے ،ان پتھروں پر ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے کہ کون ساپتھر کس کو لگنا ہے، اللہ نے ازل سے ان کے لیے یہ لکھا ہوا تھا، سجیل کے ساتھ اللہ نے منضود کا لفظ استعمال کیا ہے ،اس کا مطلب ہے کہ وہ پتھر لگاتار ان پر برستے تھے ،ایک پتھر دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا تھا، بعض کے نزدیک یہ پتھر اللہ نے خاص طور پر اپنی کان میں بنایا صرف ظالموں پر برسانے کے لیے ، مفسرین کہتے ہیں کہ اس پتھر کی ایک صفت مسوّمہ بھی بیان کی گئی ہے ،اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پتھر پر ایسا نشان تھا جو دنیا کے کسی پتھر پر نہیں ہوتا، یہ پتھر حضرت ام ہانی کے پاس دیکھا گیا ہے، مسوّمہ کا ایک معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس پتھر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسے اس نے لگنا تھا۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ یہ پتھر شہر والوں پر بھی پڑتے تھے اور الگ الگ جو لوگ اس برائی میں مبتلا تھے ان پر پڑتے تھے یہاں تک کہ اگر دو شخص بیٹھے آپس میں کسی جگہ گفتگو کر رہے ہوتے تو ان میں سے کسی ایک پر آکر وہ پتھر لگتا تو اسے ہلاک کر دیتا تھا۔

حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم پر آنے والے عبرت ناک عذاب کے بارے میں پڑھ کر ہر انسان کو اس بات پر اپنے آپ کو متوجہ کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرنا چاہیے، اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرنا چاہیے اور نہ ہی انہیں پھلانگ کر اللہ کے غضب وجلال کو دعوت دینا چاہیے، اللہ نے جن برائیوں سے انسان کو روکا ہے ان سے رک جائے اور جن اچھائیوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے انہیں دل وجان سے نہ صرف یہ کہ قبول کرے بلکہ دوسروں کو بھی انہیں اختیار کرنے کی ترغیب دے اور برائیوں سے خود بچے اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دعائے شعیب علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین والوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا، مدین حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سوتیلے بھائی کا نام تھا، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی قطورا سے تھا، مدین کی نسل سے پیدا ہونے والے لوگ مدین کہلاتے ہیں، گویا یہ جگہ نہیں بلکہ قبیلے کا نام ہے، اس قبیلے کی نسبت سے اس بستی کا نام بھی مدین پڑ گیا تھا، حضرت شعیب علیہ السلام بھی اسی نسل اور اسی قبیلے کے تھے، جب اللہ نے ان کو نبی بنا کر بھیجا تو یہ لوگ قوم شعیب علیہ السلام کہلائے۔

حضرت لوط علیہ السلام اور مدین دونوں ایک بڑی شاہراہ پر آباد تھے، قرآن کریم نے ان دونوں کے لیے لفظ بِإِمَامٍ مُّبِين استعمال کیا ہے، جس کا معنی ہے کھلی اور صاف سڑک، اس لیے گرمی اور سردی دونوں زمانوں میں قریش کے قافلوں کے لیے یہ معروف اور تجارتی شاہراہ تھی۔

حموی نے معجم البلدان میں تحریر کیا ہے کہ مدین کا قبیلہ دریائے قلزم کے مشرقی کنارے اور عرب کے مغرب شمال میں ایسی جگہ آباد تھا جو شام کے متصل حجاز کا آخری حصہ کہا جا سکتا ہے اور اہل حجاز کو شام، فلسطین بلکہ مصر تک جانے میں اس کے نشانات راستے میں پڑتے تھے، جو تبوک کے مقابل واقع تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اہل مدین کی طرف شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا، انہوں نے بعثت کے بعد محسوس کیا کہ یہاں صرف چند لوگ ہی اللہ کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہیں بلکہ ساری قوم ہی بگڑی ہوئی ہے، یہ بگاڑ اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ ان لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جرائم کی دلدل میں پھنسے ہونے کے باوجود احساس ہی نہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ کوئی جرم ہے یا گناہ ہے ، بلکہ وہ انہی غلط اعمال وافعال پر نازاں ہیں ،انہی پر فخر کرتے ہیں۔

یہ لوگ بت پرست تھے ، مشرکانہ عقائد کے خوگر تھے ، خرید وفروخت میں لینے کے پیمانے اور تھے اور دینے کے پیمانے اور تھے ،اپنا حق پورا لیتے اور دوسروں کا حق کم کردیتے تھے، معاملات میں کھوٹے تھے،ڈاکہ زنی عام تھی۔

اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ خوش عیشی ،دولت کی فراوانی ،زمین وباغات کی زرخیزی نے انہیں مغرور بنادیا تھا،اللہ کی عطاء کردہ ان چیزوں کو وہ اپنی ذاتی میراث سمجھتے تھے،وہ ایک لمحہ کے لیے بھی ان کو نعمت الٰہیہ سمجھ کر کلمات شکر ادا کرنے کے لیے تیار نہیں تھے، نعمتوں کی کثرت نے انہیں مختلف اخلاقی بیماریوں میں مبتلا کردیا تھا۔

ان کے بگاڑ کو سدھارنے کے لیے ،ان کی غلطیوں کی اصلاح کے لیے ،ان کے عقائد کی درستگی کے لیے ،ان کے معاملات کو درست شاہراہ پر لانے کے لیے انہی میں سے اللہ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی ، جنہوں نے انہیں دعوت توحید کے ساتھ ساتھ اخلاقی درستگی کا پیغام بھی سنایا، خرید وفروخت کا تعلق انسانی معاملات کے ساتھ ہے ،اس پر خصوصیت سے توجہ دی۔

قرآن کریم میں یوں نقشہ کشی کی گئی ہے

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (۸۴) وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۸۵) بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (۸۶) قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ (۸۷) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (۸۸) هود

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول کو نہ گھٹاؤ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اور اے میری قوم! انصاف سے ناپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ مچاؤ اللہ کا دیا جو باقی بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں (کہ زبردستی تمہیں اپنی راہ پر چلا دوں) انہوں نے کہا: اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں؟ جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بیشک تو البتہ بردبار نیک چلن ہے۔ کہا: اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے سمجھ آ گئی ہے اور اس نے مجھے عمدہ روزی دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تجھے منع کروں میں اس کے خلاف کروں میں تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

شعیب علیہ السلام اصلاح احوال کی طرف پوری تندہی کے ساتھ متوجہ ہو کر فرماتے

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ (٨٩) وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ (٩٠) هود

اور اے میری قوم! کہیں میری ضد سے ایسا جرم نہ کر بیٹھنا جس سے وہی مصیبت نہ آ پڑے جیسی کہ قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر پڑی تھی اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں۔اور اپنے اللہ سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔

قومِ شعیب علیہ السلام کی دیدہ دلیری: چاہیے تو یہ تھا کہ قوم ان ناصحانہ باتوں پر عمل کرتی اور کان دھرتی ،اپنی عاقبت سنوارتی مگر اس قوم نے بھی اپنی پیشرو اقوام کی طرح پیغمبر کو ایذا دی اور ان کی بات ماننے کی بجائے طعن وطنز کے تیر برسائے ،قرآن کریم میں اس کا تذکرہ یوں موجود ہے

قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ (٩١) هود

انہوں نے کہا: اے شعیب! ہم بہت سی باتیں نہیں سمجھتے جو تم کہتے ہو اور بے شک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے اور ہماری نظر میں تیری کوئی عزت نہیں ہے۔

دوسرے مقام پر قرآن کریم میں یوں ہے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا (٨٨) الاعراف

اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا: اے شعیب! ہم تجھے اور انہیں جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ

شعیب علیہ السلام کو بستی سے نکال دینے کی دھمکی دی گئی تو اس کا انہوں نے جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے کی بجائے اس بات کا جواب فوراً دیا جس میں انہوں نے کہا کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ، اس پر شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے دین کو ہم پسند ہی نہیں کرتے تو اس میں آنے کی کیا بات ہوئی ؟ اگر تمہارے دین میں واپس آئیں تو پھر تو ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، کیونکہ اللہ نے ہمیں اس گمراہی سے بچایا ہے، ہماری حفاظت کی ہے، ہم تمہارے دین میں واپس نہیں آتے، اسی طرح جب انہوں نے شعیب علیہ السلام کو اپنے میں کمزور قرار دے کر ان کو دبانے کی کوشش کی تو اس پر شعیب علیہ السلام نے فرمایا

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (٩٢)هود

کہا اے میری قوم کیا میری برادری کا دباؤ تم پر اللہ سے زیادہ ہے اس کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کرنے والا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فیصلہ کن مرحلے کی طرف بڑھنے سے پہلے اپنے لوگوں کو آگاہ کیا کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو، میں اپنی جگہ عمل کرتا رہوں گا، بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کا عذاب کسے آپکڑتا ہے، پھر اسے رسوائی کی کھائی میں ڈال دے گا، جلد اس بات سے بھی پردہ اٹھ جائے گا کہ جھوٹا کون ہے اور سچا کون ہے ؟ انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں۔

دعائے شعیب علیہ السلام

قوم کے بے رخے پن پیکھے پن، تیکھے انداز گفتگو اور ایذا رسانی اور سرداران قوم کا اپنے پیروکاروں کو یہ کہنا کہ جو آدمی شعیب کی پیروی کرے گا وہ نقصان اٹھائے گا، اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگی

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ (٨٩)الاعراف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

دعا کی قبولیت: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی دعا سن لی، ان مجرموں اور نیکو کاروں کے درمیان فیصلے کا وقت آن پہنچا، قرآن کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا، ارشاد ہے

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (۹۱) الاعراف

پھر انہیں زلزلہ نے آ پکڑا پھر وہ صبح تک اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے

دوسرے مقام پر قرآن کریم نے ان کا حال یوں بیان کیا

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (۹۴) كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ (۹۵) ھود

آخر کار جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب اور اس کے ساتھی مومنوں کو بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت دھماکے نے ایسا پکڑا کہ وہ اپنی بستیوں میں بے حسّ و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے، گویا وہ کبھی وہاں رہے بسے ہی نہ تھے سنو! مدیَن والے بھی دور پھینک دیے گئے جس طرح ثمود پھینکے گئے تھے۔

ایک اور مقام پر قرآن کریم نے بتایا کہ

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (۱۸۹) الشعراء

پھر اسے جھٹلایا پھر انھیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا۔

ان آیات کریمات سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر دو قسم کے عذاب آئے تھے، ایک زلزلے کا عذاب اور دوسرا آگ کی بارش کا عذاب، جب یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو اچانک ایک خوفناک زلزلہ آیا، ابھی اس کی خوفناک آواز تھمی نہیں تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی، جب صبح لوگوں نے دیکھا تو یہ لوگ اپنے گھٹنوں کے بل اوندھے پڑے ہوئے تھے اور جھلسے ہوئے تھے، یہ سرکش، متکبر اور پیغمبر کو جھٹلانے والے یوں لگ رہا تھا گویا کہ یہاں کوئی کبھی آباد ہی نہیں ہوا۔

گویا اس قوم پر زمین اور آسمان دونوں کی طرف سے عذاب آیا، زمین کے زلزلے نے ان کو ہلا کر رکھ دیا اور آسمانی آگ نے انہیں جلا کر رکھ دیا۔

قوم شعیب علیہ السلام کا یہ عبرت ناک منظر قرآنی تعلیمات کی روشنی میں دیکھنے، پڑھنے اور سننے کے بعد ایک دانا و بینا شخص کے لیے انتہائی ضروری یہ بات ہے کہ وہ اپنے کو ان تمام برائیوں سے دور رکھے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، رب تعالیٰ کو جلال آتا ہے، رب تعالیٰ کے غضب کو دعوت ملتی ہے۔

رب تعالیٰ کے جلال پر اس کا جمال غالب ہے، جیسا ارشاد ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے، اللہ گنہ گاروں، سیاہ کاروں، بدکاروں کو ڈھیل دیتا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ ہم ان لوگوں کو ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں اور جب پکڑتے ہیں تو رب العالمین کی گرفت بڑی سخت ہے، وہ انسان کی سرکشی اور کبر و نخوت کے باعث ہونے والے جرائم و گناہوں پر معافی اور توبہ کرنے کا انتظار کرتا ہے، جب انسان اپنے دائیں بائیں، یمین و یسار موجود ہزاروں عبرت گاہیں اور ان میں ہونے والے عبرت ناک مناظر سے عبرت و موعظت حاصل نہیں کرتا تو پھر قدرت خداوندی کا کوڑا برس پڑتا ہے، نافرمانوں اور سرکشی کرنے والوں کو پکڑتا ہے، پھر انہیں نشان عبرت بنا دیتا ہے، اس لیے ہمیں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام تھے ، حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند تھے ،ان کی والدہ راحیل بنت لابان تھیں ، حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کے ساتھ بہت زیادہ محبت تھی ،اسی محبت کے تقاضے کی وجہ سے وہ انہیں ہمیشہ ساتھ ساتھ رکھتے تھے ،اللہ تعالیٰ نے انہیں سن رشد پر پہنچنے کے بعد نبوت سے سرشار فرمایا، ملت ابراہیمی کی دعوت و تبلیغ کرتے رہے ،اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسرے بھائیوں کی بہ نسبت بہت سی صلاحیتوں سے مالامال کر رکھا تھا، حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی پیشانی میں نور نبوت کو چمکتا ہوا دیکھ رہے تھے ،اللہ نے انہیں وحی کے ذریعے اطلاع دے دی تھی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بہت سے اعزازات ہیں ، مگر ایک اہم اعزاز یہ ہے کہ ان کے نام پر اللہ نے اپنی آخری کتاب قرآن کریم میں سورۃ یوسف نازل فرمائی، قرآن میں ان کا نام چھبیس بار آیا ہے ،ان میں چوبیس بار تو صرف سورۃ یوسف میں ہے ، سورۃ یوسف میں ان کے چاہ کنعان سے منصب اقتدار تک کا تذکرہ ہے ،ان کے اس واقعے کو قرآن نے احسن القصص کا خطاب دیا ہے۔

دعائے یوسف علیہ السلام: قرآن کریم میں یوسف علیہ السلام کی دعاؤں میں سے دو دعاؤں کا انتخاب کیا گیا ہے ،ان میں ایک یہ ہے

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (۳۳) فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۳۴) یوسف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف نے کہا: اے میرے پروردگار! جس چیز کی طرف مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے قید ہی زیادہ پسند ہے اور اگر تو نے ان کے مکر کو مجھ سے دور نہ رکھا تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا۔

یہ دور سیدنا یوسف علیہ السلام کے لیے کس قدر ابتلاء کا دور تھا۔ پہلے ایک عورت پیچھے پڑی تھی، اب شہر بھر کے رؤسا کی حسین و جمیل بیگمات آپ کے پیچھے پڑ گئیں جو زبانی تو سیدنا یوسف علیہ السلام کو زلیخا کی بات مان لینے اور قید سے بچ جانے کی تلقین کر رہی تھیں مگر حقیقتاً ان میں سے ہر ایک انھیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ آپ کا شہر میں آزادانہ چلنا پھرنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ اب آپ کے سامنے دو ہی راستے رہ گئے تھے۔ ایک یہ کہ ان عورتوں کی بات مان لیں اور دوسرا یہ کہ قید ہونا گوارا کر لیں۔

یہ صورت حال دیکھ کر سیدنا یوسف نے اپنے پروردگار سے ہی فریاد کی کہ اس دور ابتلاء میں تو ہی مجھے ثابت قدم رکھ سکتا ہے اور ان عورتوں کی مکاریوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے ورنہ ان طوفانوں کا مقابلہ کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ میں تو اس گندے ماحول سے یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ قید کی مشقت گوارا کر لوں۔

② دوسری دعا: حضرت یوسف علیہ السلام کی دوسری دعا سورۃ یوسف میں یہ ہے

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (۱۰۱) یوسف

اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ حکومت دی ہے اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا ہے اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے تو مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے نیک بختوں میں شامل کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت مل چکی، بادشاہت عطا ہو گئی، دکھ کٹ گئے، ماں باپ اور بھائی سب سے ملاقات ہو گئی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جیسے یہ دنیوی نعمتیں تو نے مجھ پر پوری کی ہیں، ان نعمتوں کو آخرت میں پوری فرما، جب بھی موت آئے تو اسلام پر اور تیری فرمانبرداری پر آئے اور میں نیک لوگوں میں ملا دیا جاؤں اور نبیوں اور رسولوں میں بہت ممکن ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا بوقت وفات ہو۔ جیسے کہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی اٹھائی اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں ملا دے۔ تین مرتبہ آپ نے یہی دعا کی۔ ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا کا مقصود یہ ہے کہ جب بھی وفات آئے اسلام پر آئے اور نیکوں میں مل جاؤں۔ یہ نہیں کہ اسی وقت آپ نے یہ دعا اپنی موت کے لئے کی ہو۔ اس کی بالکل وہی مثال ہے جب کوئی کسی کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تجھے اسلام پر موت دے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ ابھی ہی تجھے موت آ جائے۔ یا جیسے ہم مانگتے ہیں کہ اللہ ہمیں تیرے دین پر ہی موت آئے یا ہماری یہی دعا کہ اللہ مجھے اسلام پر مار اور نیکو کاروں میں ملا۔ اور اگر یہی مراد ہو کہ واقعی آپ نے اسی وقت موت مانگی تو ممکن ہے کہ یہ بات اس شریعت میں جائز ہو۔ چنانچہ قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب آپ کے تمام کام بن گئے، آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں، ملک، مال، عزت، آبرو، خاندان، برادری، بادشاہت سب مل گئے تو آپ کو صالحین کی جماعت میں پہنچنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہی سب سے پہلے اس دعا کے مانگنے والے ہیں، ممکن ہے اس سے مراد ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ ہو کہ اس دعا کو سب سے پہلے کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے یعنی خاتمہ اسلام پر ہونے کی دعا کے سب سے پہلے مانگنے والے آپ ہی تھے جیسے کہ یہ دعا رَبِّ اغفِرلِی وَلِوَالِدَیَّ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے مانگی تھی۔ اس کے باوجود بھی اگر یہی کہا جائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے موت کی ہی دعا کی تھی تو ہم کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کے دین میں جائز ہو۔ ہمارے ہاں تو سخت ممنوع ہے۔

مسند میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کوئی کسی سختی اور ضرر سے گھبرا کر موت کی آرزو نہ کرے اگر اسے ایسی ہی تمنا کرنی ضروری ہے تو یوں کہے اے اللہ! جب تک میری حیات تیرے علم میں میرے لئے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب تیرے علم میں میری موت میرے لئے بہتر ہو، مجھے موت دے دے۔

بخاری مسلم کی اسی حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی کسی سختی کے نازل ہونے کی وجہ سے موت کی تمنا ہر گز نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو اس کی زندگی اس کی نیکیاں بڑھائے گی اور اگر وہ بد ہے تو بہت ممکن ہے کہ زندگی میں کسی وقت توبہ کی توفیق ہو جائے بلکہ یوں کہے اے اللہ! جب تک میرے لئے حیات بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ۔

مسند احمد میں ہے ہم ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہمیں وعظ و نصیحت کی اور ہمارے دل گرما دیے۔ اس وقت ہم میں سب سے زیادہ رونے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے، روتے ہی روتے ان کی زبان سے نکل گیا کہ کاش! کہ میں مر جاتا آپ نے فرمایا: سعد! میرے سامنے موت کی تمنا کرتے ہو؟ تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے۔ پھر فرمایا: اے سعد! اگر تو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو جس قدر عمر بڑھے گی اور نیکیاں زیادہ ہوں گی، تیرے حق میں بہتر ہے

مسند میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کوئی ہر گز ہر گز موت کی تمنا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے نہ اس کی دعا کرے اس سے پہلے کہ وہ آئے۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہو کہ اسے اپنے اعمال کا وثوق اور ان پر یقین ہو۔ سنو تم میں سے جو مرتا ہے، اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، مومن کے اعمال اس کی نیکیاں ہی بڑھاتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ یہ حکم اس مصیبت میں ہے جو دنیوی ہو اور اسی کی ذات کے متعلق ہو، لیکن اگر فتنہ مذہبی ہو، مصیبت دینی ہو، تو موت کا سوال جائز ہے، جیسا کہ فرعون کے جادو گروں نے اس وقت دعا کی تھی جب کہ فرعون انہیں قتل کی دھمکیاں دے رہا تھا، کہا تھا کہ اللہ ہم کو صبر عطا کر اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے۔

اسی طرح حضرت مریمؑ جب درد زہ سے گھبرا کر کھجور کے تنے تلے گئیں تو بے ساختہ منہ سے نکل گیا کہ کاش کہ میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور آج تو لوگوں کی زبان و دل سے بھلا دی گئی ہوتی۔

یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب معلوم ہوا کہ لوگ انہیں زنا کی تہمت لگا رہے ہیں، اس لئے کہ آپ خاوند والی نہ تھیں اور حمل ٹھہر گیا تھا۔

پھر بچہ پیدا ہوا تھا اور دنیا نے شور مچایا تھا کہ مریم بڑی بد عورت ہے، نہ ماں بری نہ باپ بدکار۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی خلاصی کر دی اور اپنے بندے حضرت عیسیٰؑ کو گہوارے میں زبان دی اور مخلوق کو زبردست معجزہ اور ظاہر نشان دکھا دیا۔

اَحوالِ یوسفی کا مطالعہ کرنے والوں کو اس بات کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے کہ جب وہ زندگی کے کسی موڑ پر کہیں بلائے ناگہانی یا فتنہ حسن و جمال میں مبتلا ہو جائیں تو فوراً اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کریں، کیونکہ فتنہ میں مبتلا ہو کر گناہ کرنے کی لذت عارضی ہے، گناہ کے بعد پچھتاوا ہے، اس پچھتاوے سے بچنے کے لیے اہتمام کرتے ہوئے گناہ سے بچے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام کے والد کا نام مرص بن زراح بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم تھا، ابن عساکر کے مطابق ان کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں، البدایہ والنھایہ میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ان کے والدان لوگوں میں سے ایک تھے جو ابراہیم علیہ السلام کے آتش نمرود میں ڈالے جانے والے دن مسلمان ہوئے تھے، قرآن کریم نے انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ذکر فرمایا ہے جیسے ارشاد ہے

(وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ ويوسف وموسى وهرون)

اوران کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون تھے، اس میں ضمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام ان انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں جن کی طرف وحی نازل کی گئی ہے، جیسے قرآن میں ہے

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وإسحق وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ)

بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی نازل کی ہے جیسے ہم نے وحی کی نوح کی طرف اوران کے بعد انبیاء کی طرف اور وحی کی ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق ،یعقوب، ان کی اولاد، عیسیٰ اور ایوب کی طرف۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ درست بات یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام عیص بن اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، ان کی بیوی کا نام بعض کے ہاں لیا بنت یعقوب اور بعض کے نزدیک رحمہ بنت افراہیم ہے۔ (البدایہ والنھایہ ج ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماء تفسیر کہتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام بہت مالدار آدمی تھے، آپ کے پاس ہر طرح کا مال تھا ہر قسم کے جانور و مویشی تھے، بہت سے غلام بھی ان کے ہاں تھے، آپ سر زمین حوران میں بثینہ نامی مقام پر بہت بڑے قطعہ اراضی کے مالک بھی تھے۔

آزمائش وابتلاء: علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ابن عساکر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایوب علیہ السلام کے پاس تھا، مگر یہ سب کچھ چھن گیا، جسم میں مختلف قسم کے امتحان ڈال دیے گئے، جسم کا کوئی حصہ سلامت نہ رہا، سوائے دل اور زبان کے، اس کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے، مگر اس سب کچھ کے ہونے کے باوجود آپ صابر رہے، اس آزمائش پر ثواب کی امید لگائے رہے، دن رات، صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔

ایوب علیہ السلام کی بیماری کا دورانیہ طویل ہو گیا، پاس بیٹھنے والے کو ان کے پاس بیٹھنا اچھا نہیں لگتا تھا، دوست اور غم خواروں کو وحشت آتی تھی، انہیں شہر سے باہر نکال دیا گیا، بیوی کے علاوہ کوئی آدمی ان کے پاس نہیں جاتا تھا، وہ ان کی خدمت کرتی تھی، ان کے پرانے احسانات کو یاد کرتی تھی، ایوب علیہ السلام کی اپنے اوپر شفقت کو یاد کرتی تھی، وہ ان کے کام کاج کرتی تھی، قضائے حاجت میں ان کو لے کر جاتی تھی۔

بیوی بھی اس صورت حال میں کمزور ہو گئی، مال ودولت کم ہو گئی تو بیوی نے مزدوری شروع کر دی، تاکہ ایوب علیہ السلام کی خدمت میں کوئی کمی نہ آئے، ایوب علیہ السلام کی طرح وہ بھی صابرہ عورت تھی، مال واولاد کی جدائی، مال ودولت کی قلت، آزمائش اور امتحان کی سخت ترین گھڑیاں، اس قدر نیک نامی، نیک بختی کے بعد لوگوں کا کام کاج کرنا یہ سب ایک امتحان تھا، مگر وہ صابرہ وشاکرہ رہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق انسان جس قدر دین میں مضبوط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اسی قدر اسے آزمائشوں اور امتحانوں سے دوچار کیا جاتا ہے، جیسے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے بعد صالح اور نیک لوگ، ان آزمائشوں سے گزرتے ہیں، حضرت ایوب علیہ السلام پر آنے والی آزمائشیں اور امتحانات بھی اسی قبیل سے ہیں، ان آزمائشوں اور امتحانات نے ان کے صبر واحتساب میں اضافہ کیا، وہ ان پر اللہ کی حمد وثناء ہی کرتے رہتے تھے، وہ صبر کے پہاڑ بن کر ان کو برداشت کرتے تھے، اسی لیے تو صبر ایوب ایک ضرب المثل بن گیا۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنہایہ میں مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کتنا عرصہ امتحان میں رہے، کتنا عرصہ بیمار رہے، وھب کہتے ہیں کہ تین سال ان پر یہ امتحان رہا نہ اس سے زیادہ نہ کم، حضرت انس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سات سال سے کچھ اوپر مہینے وہ اس بیماری اور آزمائش میں رہے، حمید کہتے ہیں کہ یہ امتحان آٹھ سال تک رہا، حضرت انس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایوب علیہ السلام کے اس امتحان کی مدت اٹھارہ سال بیان کی ہے۔

سدی کہتے ہیں کہ ان کے جسم سے گوشت گر چکا تھا، صرف ہڈیاں اوپٹھے باقی رہ گئے تھے، ان کی بیوی ان کے لیے راکھ لے کر آتی جوان کے نیچے بچھاتی تھی اور ساتھ ہی اپنے شوہر ایوب علیہ السلام کو کہتی کہ

يَا أَيُّوبُ لَوْ دَعَوْتَ رَبَّكَ لَفَرَّجَ عَنْكَ فَقَالَ قَدْ عِشْتُ سَبْعِينَ سَنَةً صَحِيحًا فَهُوَ قَلِيلٌ لِلّٰهِ أَنْ أَصْبِرَ لَهُ سَبْعِينَ سَنَةً (البدایہ والنہایہ ج۱)

اے ایوب! اگر آپ اپنے رب سے دعا کریں تو وہ آپ کی اس تکلیف کو دور کر دے گا، اس پر ایوب علیہ السلام نے فرمایا: میں ستر سال تک تندرست رہا وہ تھوڑے ہیں؟ میں اللہ کے لیے ستر سال صبر کروں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ بات سن کر رونے لگیں، لوگوں کے کام کاج کر کے ایوب علیہ السلام کو کھلاتی تھیں، پھر جب لوگوں کو پتا چلا کہ یہ تو ایوب علیہ السلام کی بیوی ہے تو وہ ان سے کام نہیں کرواتے تھے، اس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں اس کی وجہ سے وہ بیماری ہمیں بھی نہ لگ جائے، چنانچہ انہوں نے اپنی مینڈھیوں میں سے ایک مینڈھی ایک امیر زادی کے ہاتھ بیچی جس سے قیمتی غلہ زیادہ مقدار میں خرید لیا اور ایوب علیہ السلام کے پاس لے کر آئیں انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائی ہو؟

تو انہوں نے بات بتادی، چنانچہ ایوب علیہ السلام نے اسے ناپسند کیا، اگلے روز جب انہوں نے وہی ماجرا دیکھا تو دوسری مینڈھی بھی بیچ ڈالی، جس سے غلہ لے کر آئیں مگر ایوب علیہ السلام نے آج بھی اس بات کو ناپسند کیا اور قسم کھالی کہ وہ اسے اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک تو یہ بتا نہ دے کہ یہ کھانا کہاں سے لائی ہے؟ اس سوال پر انہوں نے اپنے سر سے چادر اتاری تو ایوب علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا سر منڈھا ہوا ہے اس پر ایوب علیہ السلام نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کی

أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ) [الأنبياء: ٨٣].

مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

البدایہ والنہایہ میں عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے، ایک دن وہ ان کے پاس آئے، مگر وہ ان کے قریب نہ جاسکے، دور ہی کھڑے رہے، ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر اللہ ایوب میں کوئی بھلائی و خیر دیکھتے تو انہیں اس امتحان میں نہ ڈالتے، ان کی اس بات سے ایوب علیہ السلام اس قدر پریشان ہوئے کہ کبھی کسی بات سے اتنے پریشان نہ ہوئے، عرض کرنے لگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهم إِنْ كُنتَ تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَبِتْ لَيْلَةً قَطُّ شَبْعَانًا وَأَنَا أَعْلَمُ مَكَانَ جَائِعٍ فَصَدِّقْنِي

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی شکم سیر ہو کر رات نہیں گزاری درانحالیکہ میں کسی بھوکے کی جگہ کو جانتا ہوتا، پس میری تصدیق کیجیے، اس پر ان کی تصدیق کی گئی تو وہ دونوں بھائی سن رہے تھے، پھر عرض کی

اللّٰهُمَّ إِنْ كُنتَ تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ يَكُنْ لِي قَمِيصَانِ قَطُّ وَأَنَا أَعْلَمُ مَكَانَ عَارٍ فَصَدِّقْنِي

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میری کبھی دو قمیصیں نہیں ہوئیں اس حال میں کہ مجھے کسی ننگے آدمی کا علم ہوتا، پس میری تصدیق کیجیے، پس آسمان سے تصدیق کی گئی تو وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر عرض کرنے لگے

اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ

اے اللہ! تیری عزت کی قسم! یہ کہتے ہی سجدے میں چلے گئے، پھر عرض کرنے لگے

اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لَا أَرْفَعُ رَأْسِي أَبَدًا حَتَّى تَكْشِفَ عَنِّي

اے اللہ! تیری عزت کی قسم! میں اس وقت تک زمین سے سر نہیں اٹھاؤں گا جس وقت تو میری اس حالت کو مجھ سے دور نہیں کر دیتا۔ اس وقت تک آپ علیہ السلام نے سر نہیں اٹھایا جب تک یہ حالت آپ سے ختم نہیں ہوئی۔ (البدایہ والنھایہ ج ۱)

امتحان وآزمائش کا خاتمہ: حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری کے دوران ان کی بیوی انہیں قضائے حاجت کے لیے لے جاتی تھیں، جب وہ فارغ ہو جاتے تو وہ ہاتھ تھام کر انہیں واپس لاتی تھیں، ایک دن ان کی بیوی نے دیر کر دی، اسی دوران اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ (ص: ۴۲)

اپنا پاؤں (زمین پر مار) یہ ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ہے۔

جب ان کی بیوی ان کے پاس پہنچیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزمائش اور امتحان ختم کر دیا، جو بیماری انہیں تھی وہ اللہ نے ختم کر دی اور وہ اس وقت بہت ہی خوبصورت شکل میں موجود ہیں، یہ منظر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں، ارے! کیا تو نے اللہ کے نبی کو یہاں نہیں دیکھا؟ اللہ کی قسم جب وہ تندرست تھے تو تیری شکل کے ساتھ ملتے جلتے تھے، اس پر ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میں ہی ہوں۔ (البدایہ والنھایہ ج ۱، لابن کثیرؒ)

اللہ تعالیٰ نے پانی کا چشمہ جاری کر دیا جس سے ایوب علیہ السلام نے پیا تو جسم کی اندرونی بیماریاں اور ظاہری بیماریاں ختم ہو گئیں، بعض کے نزدیک دو چشمے تھے ایک سے پیا اور دوسرے سے غسل کیا۔

امتحان کے بعد نعمتیں لوٹ آئیں: علامہ ابن کثیرؒ ایک روایت ذکر کرتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کی دو کوٹھیاں تھیں ایک گندم کیلئے اور ایک جو کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ایک میں سونا برسا اور ایک کوٹھی اناج کی اس سے بھر گئی دوسرے میں سے بھی سونا برسا اور دوسری کوٹھی اس سے بھر گئی (البدایہ بحوالہ ابن جریر)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو جنت کا لباس پہنا دیا تھا، ایوب ایک طرف ہوئے اور ایک کونے میں بیٹھ گئے، ان کی بیوی آئیں تو انہیں اس حالت میں پہچان نہ سکیں، کہنے لگیں کہ اے اللہ کے بندے! یہاں ایک شخص تھا جو بیمار تھا شاید اسے کتے اٹھا کر لے گئے ہیں یا پھر بھیڑیے کھا گئے ہیں، ان کے ساتھ کچھ دیر تک باتیں کرتی رہیں، اس کے بعد ایوب علیہ السلام نے کہا کہ شاید میں ایوب ہی ہوں، بیوی کہنے لگیں کہ کیا آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟ ایوب علیہ السلام نے فرمایا: میں ہی ایوب ہوں اللہ نے میرا جسم مجھے واپس کر دیا ہے۔ (البدایہ والنھایہ ج ۱)

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے انہیں ان کا مال واپس کر دیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی اولاد ان کی آنکھوں کے سامنے واپس کردی اوران سب نعمتوں کی طرح اور بھی مزید عطا کیں۔

حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ

قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ أَهْلَكَ وَمَالَكَ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ فَاغْتَسِلْ بِهَذَا الْمَاءِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءَكَ وَقَرِّبْ عَنْ صَحَابَتِكَ قُرْبَانًا وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ عَصَوْنِي فِيكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

میں نے تجھے تیری اولاد واپس کردی ہے، تیرا مال تجھے واپس کردیا ہے اوراس جتنا اور بھی تجھے دیا ہے،اس چشمے سے پانی پی اس میں تیرے لیے شفا ہے،اپنے دوستوں کی طرف سے قربانی کرا وران کے لیے استغفار کر،انہوں نے تیرے سے متعلق میری نافرمانی کی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَمَّا عَافَى اللَّهُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْطَرَ عَلَيْهِ جَرَادًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيَجْعَلُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا أَيُّوبُ أَمَا تَشْبَعُ؟ قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ يَشْبَعُ مِنْ رَحْمَتِكَ

جب اللہ نے ایوب علیہ السلام کو صحت دی توان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش کردی وہ ان ٹڈیوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑتے جاتے تھے اوراپنے کپڑے میں ڈالتے جاتے تھے، اس پر انہیں کہا گیا کہ اے ایوب! کیا تم سیر نہیں ہوئے؟اس پر ایوب علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے اللہ! تیری رحمت سے کون سیر ہوتا ہے؟(البدایہ، تفسیر ابن کثیر)

طبری نے نقل کیا ہے کہ ایوب علیہ السلام پر ایمان لانے والے تین ہی بندے تھے ،ان میں ایک کا نام یلدد، دوسرے کا الیفر اور تیسرے کا نام صافر تھا،تورات میں ان تینوں کے نام یہ ہیں یلدد شوحی، یفار یمانی اور صوفر نعمانی۔(بحوالہ البدایہ والنھایہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش اور امتحان کے بعد ایوب علیہ السلام کو سب کچھ دے دیا تھا اولاد بھی مل گئی تھی، مال کی فراوانی بھی ہو گئی تھی، سونے کی ٹڈیوں کی بارش کر دی گئی تھی، اولاد کو اللہ نے ان کی آنکھوں کے سامنے دوبارہ زندہ اٹھا دیا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ نے ایوب علیہ السلام کی جوانی لوٹا دی تھی بلکہ اس جوانی میں اضافہ بھی کر دیا تھا اور سولہ مذکر بچے اللہ نے عطا فرمائے تھے۔ اس کے بعد ایوب علیہ السلام ستر سال تک دنیا میں رہے، روم میں رہائش پذیر تھے۔

ہمارے پیارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

صبر کے تین درجے ہیں، اول طاعت پر صبر کرنا، دوسرا مصیبت پر صبر کرنا، تیسرا معصیت پر صبر کرنا، جو شخص مصیبت پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اعلیٰ حوصلہ کے ساتھ اسے برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین سو درجے لکھ دیتے ہیں اور جو شخص طاعت پر صبر کرتا ہے اس کے چھ سو درجات لکھے جاتے ہیں اور جو شخص معصیت سے صبر کرے اس کے لیے نو سو درجات لکھ دیے جاتے ہیں (تنبیہ الغافلین للشیخ سمرقندی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلی بات جو لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمائی یہ تھی کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول ہیں، جو شخص میری قضا پر تسلیم و رضا اختیار کرے گا، میری مصیبت پر صبر کرے گا، میری نعمتوں پر شکر کرے گا میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت میں صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا، جو میری قضا پر راضی نہیں میری نعمتوں پر شکر نہیں کرتا وہ میرے سوا کوئی اور خدا بنا لے۔ (تنبیہ الغافلین)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصیبت ایک ہوتی ہے جب کوئی اس پر جزع فزع کرتا ہے تو دو بن جاتی ہیں، ایک اصل مصیبت دوسری اس کے ثواب کا جاتے رہنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے یونس علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو نینوا والوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا، نینوا عراق میں موصل میں واقع ہے ، یونس علیہ السلام نے ان لوگوں کو اللہ واحد کی عبادت کی طرف دعوت دی ، مگر انہوں نے اتباع کرنے کی بجائے انکار کیا، انہیں جھٹلایا اور ان کی مخالفت کی، جب نافرمانی کا یہ دور لمبا ہو گیا تو یونس علیہ السلام نے انہیں ڈرایا کہ تین دن کے اندر اندر تم پر عذاب آجائے گا (امام رازی کی تفسیر میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ چالیس دن بعد تم پر عذاب آجائے گا) پھر خود ناراض ہو کر غصے کی حالت میں بستی سے نکل گئے ، اللہ نے ان کے نکل جانے کے بعد ان کی قوم پر عذاب بھیجا، اس عذاب کے آثار دیکھ کر یہ لوگ ایمان لے آئے ، جس سے عذاب ٹل گیا، قرآن کریم نے مختلف مقامات پر حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر کیا ہے اور ان کے نام پر ایک مستقل سورت بھی نازل فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَت فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ [یونس:۹۸]

سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا ایمان اسے نفع دیتا سوائے یونس کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے انھیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔

یہ واقعہ یہاں بھی مذکور ہے اور سورۃ صافات میں بھی ہے اور سورۃ نون میں بھی ہے۔ حضرت یونس بن متی علیہ السلام نے اللہ کی راہ کی دعوت دی لیکن قوم ایمان نہ لائی۔ آپ وہاں سے ناراض ہو کر چل دیے اور ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تین دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تم پر عذاب الٰہی آجائے گا جب انہیں اس بات کی تحقیق ہو گئی اور انہوں نے جان لیا کہ انبیاء علیہم السلام جھوٹے نہیں ہوتے تو یہ سب کے سب چھوٹے بڑے مع اپنے جانوروں اور مویشیوں کے جنگل میں نکل کھڑے ہوئے بچوں کو ماؤں سے جدا کر دیا اور بلک بلک کر نہایت گریہ و زاری سے جناب باری تعالیٰ میں فریاد شروع کر دی۔

ادھر ان کی آہ وبکاء ادھر جانوروں کی بھیا نک صدا غرض اللہ کی رحمت متوجہ ہو گئی عذاب اٹھا لیا گیا۔ جیسے فرمان ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۹۸ یونس) یعنی عذابوں کی تحقیق کے بعد کے ایمان نے کسی کو نفع نہیں دیا سوائے قوم یونس کے کہ ان کے ایمان کی وجہ سے ہم نے ان پر سے عذاب ہٹا لیے اور دنیا کی رسوائی سے انہیں بچا لیا اور موت تک کی مہلت دے دی۔

حضرت یونس علیہ السلام یہاں سے چل کر ایک کشتی میں سوار ہوئے آگے جا کر طوفان کے آثار نمودار ہوئے۔ قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے مشورہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو دریا میں ڈال دینا چاہیے کہ وزن کم ہو جائے۔ قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کا نکلا لیکن کسی نے آپ کو دریا میں ڈالنا پسند نہ کیا۔

دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی آپ ہی کا نام نکلا تیسری مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اب کی مرتبہ بھی آپ ہی کا نام نکلا۔ چنانچہ خود قرآن میں ہے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۱ (الصافات:۱۴۱)

اب کہ حضرت یونس علیہ السلام خود کھڑے ہو گئے، کپڑے اتار کر دریا میں کود پڑے۔ بحر اخضر سے بحکم الٰہی ایک مچھلی پانی کو چیرتی ہوئی آئی اور آپ کو لقمہ کر گئی۔ لیکن بحکم اللہ مچھلی نے آپ کی ہڈی توڑی نہ جسم کو کچھ نقصان پہچایا۔ آپ اس کے لئے غذا نہ تھے بلکہ اس کا پیٹ آپ کے لئے قید خانہ تھا۔ اسی وجہ سے آپ کی نسبت مچھلی کی طرف کی گئی عربی میں مچھلی کو نون کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الصافات میں ارشاد ہے

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱۳۹) إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (۱۴۰) فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (۱۴۱) فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ (۱۴۲) فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ (۱۴۳) لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (۱۴۴) فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ (۱۴۵) وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ (۱۴۶) وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ (۱۴۷) فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ (۱۴۸) [الصَّافَّاتِ

اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔ اس وقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اٹھائی۔ پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ (قابل) ملامت (کام) کرنے والے تھے۔ پھر اگر وہ (خدا کی) پاکی بیان نہ کرتے۔ تو اس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اسی کے پیٹ میں رہتے۔ پھر ہم نے ان کو جبکہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا۔ اور ان پر کدو کا درخت اگایا۔ اور ان کو لاکھ یا اس سے زیادہ (لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ تو وہ ایمان لے آئے سو ہم نے بھی ان کو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک فائدے دیتے رہے۔

سورۃ النون والقلم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ (۴۸) لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ (۴۹) فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ

تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے) والے (یونس) کی طرح نہ ہونا کہ انہوں نے خدا کو پکارا اور وہ غم وغصے میں بھرے ہوئے تھے۔ (سورۃ القلم آیت نمبر ۴۸ تا ۵۰)

اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے اور ان کا حال ابتر ہو جاتا۔ پھر پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے نیکوکاروں میں کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کے الفاظ: قرآن کریم کی ان مبارک آیات سے یہ بات تو معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہے، اللہ نے ان پر مہربانی کی اور انہیں مچھلی کے پیٹ میں محفوظ رکھا، رات کے اندھیرے، پانی کے اندھیرے اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے میں یونس علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کی، جس کا ذکر سورۃ الانبیاء میں ہے۔

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (۸۷)

اور مچھلی کے پیٹ والے نبی (علیہ السلام) کو بھی یاد فرمایئے، جب وہ (اپنی قوم پر) غضبناک ہو کر چل دیئے پس انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ہم ان پر (اس سفر میں) کوئی تنگی نہیں کریں گے پھر انہوں نے (دریا، رات اور مچھلی کے پیٹ کی تہہ در تہہ) تاریکیوں میں (پھنس کر) پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔

دعا کی قبولیت: اللہ نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام نے ہمیں اندھیروں میں پکارا، ان اندھیروں سے مراد رات کی تاریکی، پانی کی گہرائی اور مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا مراد ہے، اللہ نے ان اندھیروں میں سے یونس علیہ السلام کی آواز اور فریاد سنی اور قبول کی، ارشاد ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ (۸۸)

ہم نے یونس علیہ السلام کی دعا قبول کی اور انہیں غم سے نجات عطا کی، ہم اسی طرح اہل ایمان کو نجات دیا کرتے ہیں۔

آپ نے سمندر کی تہہ کی کنکریوں کی تسبیح سنی اور خود بھی تسبیح کرنی شروع کی۔

آپ مچھلی کے پیٹ میں جا کر پہلے تو سمجھے کہ میں مر گیا پھر پیر کو ہلایا تو یقین ہوا کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہوں۔ وہیں سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے، اے میرے اللہ ! میں نے تیرے لئے اس جگہ کو مسجد بنایا جسے اس سے پہلے کسی نے جائے سجود نہ بنایا ہو گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چالیس دن آپ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ ابن جریر میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے قید کا ارادہ کیا تو مچھلی کو حکم دیا کہ آپ کو نگل لے لیکن اس طرح کے نہ ہڈی ٹوٹے نہ جسم پر خراش آئے جب آپ سمندر کی تہہ میں پہنچے تو وہاں تسبیح سن کر حیران رہ گئے وحی آئی کہ یہ سمندر کے جانوروں کی تسبیح ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی اللہ کی تسبیح شروع کر دی اسے سن کر فرشتوں نے کہا اے اللہ ! یہ آواز تو بہت دور کی اور بہت کمزور ہے کس کی ہے ؟ ہم تو نہیں پہچان سکے۔ جواب ملا کہ یہ میرے بندے یونس کی آواز ہے اس نے میری نافرمانی کی میں نے اسے مچھلی کے پیٹ کے قید خانے میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا پروردگار ان کے نیک اعمال تو دن رات کے ہر وقت چڑھتے ہی رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سفارش قبول فرمائی اور مچھلی کو حکم دیا کہ وہ آپ کو کنارے پر اگل دے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اللہ کے حکم سے مچھلی نے آپ علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر ڈال دیا، جہاں اللہ نے ان کے کھانے پینے کا غیبی انتظام فرمایا، قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ (١٤٥) وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ (١٤٦)

پھر ہم نے ان کو جبکہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا۔ اور ان پر کدو کا درخت اگایا۔ (سورۃ الصافات)

يَقْطِين کا اطلاق ہر اس پودے پر ہوتا ہے جس کا تنا نہ ہو مثلاً کدو، ککڑی، تربوز وغیرہ اور خصوصاً اس کا اطلاق پیٹھا کدو کی بیل پر ہوتا ہے۔ یہ پودا اللہ کے امر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں اگ آیا تھا۔اس کے پتے چوڑے چوڑے ہوتے ہیں جو دھوپ وغیرہ سے سایہ کا کام دیتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں کہ مکھی اس پودے کے نزدیک نہیں آتی۔

آپ کی خوراک کا اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام فرمایا؟ قرآن وسنت میں اس کا ذکر نہیں ملتا البتہ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ روزانہ ایک ہرنی آتی تھی جس کا آپ دودھ پی لیتے تھے۔ یہاں تک کہ چند دنوں میں آپ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔

دعائے یونس علیہ السلام کی ایک خاص شان: مسند احمد و ترمذی میں ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا آپؓ نے مجھے غور سے دیکھا اور میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب سے آکر شکایت کی آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا ان سے کہا: کہ آپ نے ایک مسلمان بھائی کے سلام کا جواب کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا نہ یہ آئے نہ انہوں نے سلام کیا نہ یہ کہ میں نے انہیں جواب نہ دیا ہو۔ اس پر میں نے قسم کھائی تو آپ نے بھی میرے مقابلے میں قسم کھالی پھر کچھ خیال کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے توبہ واستغفار کیا اور فرمایا ٹھیک ہے۔ آپ نکلے تھے لیکن میں اس وقت اپنے دل سے وہ بات کہہ رہا تھا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔ واللہ مجھے جب وہ یاد آتی ہے میری آنکھوں پر ہی نہیں بلکہ میرے دل پر بھی پردہ پڑ جاتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو اس کی خبر دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے اول دعا کا ذکر کیا ہی تھا جو ایک اعرابی آگیا اور آپ کو اپنی باتوں میں مشغول کرلیا، وقت گزرتا گیا اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے اٹھے اور مکان کی طرف تشریف لے چلے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہولیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب پہنچ گئے مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ اندر نہ چلے جائیں اور میں رہ جاؤں تو میں نے زور زور سے پاؤں مار مار کر چلنا شروع کیا میری جوتیوں کی آہٹ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کون ابو اسحاق ؟ میں نے کہا جی ہاں یارسول میں ہی ہوں، آپ نے فرمایا ہاں ہاں وہ دعا حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کی تھی جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (٨٧ الأنبياء) سنو جو بھی مسلمان جس کسی معاملے میں جب کبھی اپنے رب سے یہ دعا کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔

ابن ابی حاتم میں ہے جو بھی حضرت یونس رضی اللہ عنہ کی اس دعا کے ساتھ دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول کی جائے۔

ابو سعید فرماتے ہیں اسی آیت میں اس کے بعد ہی فرمان ہے ہم اسی طرح مؤمنوں کو نجات دیتے ہیں۔

ابن جریر میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کا وہ نام جس سے وہ پکارا جائے تو قبول فرمالے اور جو مانگا جائے وہ عطا فرمائے وہ حضرت یونس بن متی کی دعا میں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: یارسول اللہ! وہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہی خاص تھی یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا: ان کے لئے خاص اور تمام مسلمانوں کے لئے عام جو بھی یہ دعا کرے۔ کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اسے غم سے چھڑایا اور اسی طرح ہم مومنوں کو چھڑاتے ہیں۔ پس جو بھی اس دعا کو کرے اس سے اللہ کا قبولیت کا وعدہ ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے موسی علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چند دعاؤں کا ذکر ملتا ہے ،ان ساری دعاؤں کا تعلق ان کی زندگی کے ساتھ ہے،زندگی کے گزرتے مراحل کے ساتھ ہے ،ان کی دعوت کے ساتھ ہے۔

① **قبطی کے قتل کے بعد مانگی جانے والی دعا:** جب حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون کے شاہی محل میں پرورش پائی تو اس کے بعد ایک دن شہر میں داخل ہوا تو وہاں لڑائی جھگڑا ہوتے ہوئے دیکھا، جو ایک اسرائیلی اور قبطی کے درمیان ہو رہا تھا اسرائیلی نے قبطی کے خلاف موسی علیہ السلام کو مدد کے لیے پکارا،اس پر موسی علیہ السلام نے اس ظالم قبطی کو ہٹانے کے لیے ایک معمولی سا مکا رسید کیا، عام طور پر اس طرح مارنے سے بندہ مرتا نہیں ہے ،مگر اس ہلکے سے مکے سے یہ قبطی مر گیا،اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ (١٥) قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (١٦) قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ (١٧)(القصص)

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے ہیں ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تو جو شخص انکی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰ سے مدد طلب کی تو انہوں نے اسکو مکا مارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ کام تو (اغوائے) شیطان سے ہوا بیشک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو خدا نے انکو بخش دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہنے لگے کہ اے پروردگار! تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں (آئندہ) کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جس خطا کا صدور ہوا تھا اس کی اللہ کی بارگاہ میں معافی کی درخواست کی کہ انہوں نے اس قبطی کو جان سے مارنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، گویا کہ وہ زبان حال اور قال سے یوں کہہ رہے تھے

اِلٰهِي اِنْ يَّكُنْ ذَنْبِي عَظِيماً فَعَفْوُكَ يَااِلٰهَ الْكَوْنِ اَعْظَمُ
فَمِمَّنِ ارْتَجِي مَوْلَايَ عَطْفاً وَفَضْلُكَ وَاسِعٌ لِلْكُلِّ مَغْنَمُ
تَرَكْتُ النَّاسَ كُلَّهُم وَرَائِي وَجِئْتُ اِلَيكَ كَيْ بِالْقُرْبِ اَنْعَمُ
فَعَامِلْنِي بِجُودِكَ وَاعْفُ عَنِّي فَاِنْ تَغْضَبْ فَمَنْ يَّغْفِرُ وَيَرْحَمُ؟

اے میرے اللہ! اگر میرا گناہ بڑا ہے تو اے مالک کائنات تیری بخشش بہت بڑی ہے، میں کس سے مہربانی کی امید رکھوں؟ حالانکہ تیرا فضل و کرم بہت وسیع ہے جو ہر کسی کے لیے فائدہ مند ہے، میں اپنے پیچھے بہت سے لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں اور تیری طرف آیا ہوں کیونکہ تیرا قرب بہت ہی اچھا ہے، میرے ساتھ اپنے جود و کرم کا معاملہ فرما اور مجھے معافی کا پروانہ عطا فرما، اگر تو ہی ناراض رہا تو پھر کون معاف کرے گا اور کون رحم کرے گا؟

② **فرعونی قہر و غضب سے نجات کی دعا:** قبطی جب قتل ہو گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خوف سا آنے لگا اور شہر میں اس چیز کا انتظار کرنے لگے کہ اب کیا ہو گا؟ اتنے میں ہی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک، صالح، خیر خواہ ان کے پاس پہنچا جس نے انہیں اطلاع دی کہ فرعون اور اس کے درباری قبطی کے قتل کے باعث آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ آپ نے اسرائیلی کی مدد کرتے ہوئے قبطی کو مار ڈالا ہے، قرآن کریم میں ہے

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۲۱) القصص

موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے اور) دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔

دعا کی قبولیت: اس خیر خواہ کی بات سن کر حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کر دی، کہ انہیں فرعون اور اس کے لشکر سے نجات عطا فرما، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی، فرعون کے مکر و دجل کے تانے بانے کاٹ ڈالے اور حضرت موسی علیہ السلام کے لیے دیار مصر سے ارض شام کی طرف نکلنا آسان کر دیا۔

③ مدین کے پانی پر دعائے موسی علیہ السلام: رب العالمین نے حضرت موسی علیہ السلام کے لیے مصر سے شام کی طرف جانے کا راستہ آسان کر دیا، شام میں ایک پر مشقت سفر کے بعد مدین پہنچے، مصر سے مدین تک پیدل پہاڑی راستوں پر چڑھتے اور اترتے رہے، سواری نہیں تھی، کھانے پینے کا سامان نہیں تھا، سارے راستے میں اگر کھانے کی کوئی چیز دستیاب تھی تو وہ درختوں کے پتے تھے، ساگ کے پتے تھے، اس بھوک اور پیاس کی وجہ سے ان کا پیٹ پیٹھ کے ساتھ دکھائی دیتا تھا، یہ اس شخص کا حال ہے جو اللہ کی اس وقت کی مخلوق میں برگزیدہ اور چنا ہوا تھا، اس مشقت، تعب اور تکلیف کے عالم میں سفر طے کرتے رہے، چلتے رہے، آگے بڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدین کے پانی پر پہنچ گئے، اللہ فرماتے ہیں

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ (۲۳) فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ (۲۴) القصص

جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ جمع ہو رہے ہے (اور اپنے چارپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور دیکھا کہ ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے (ان سے کہا) تمہارا کام کیا ہے؟ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چار پا یوں کو) نہ لے جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ تو موسیٰ نے ان کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے کہ پروردگار میں محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے۔

قبولیت دعا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی، ان کے فقر و فاقہ کو مالداری اور خوشحالی سے بدل دیا، ان کی بھوک وپیاس کو سیرابی سے بدل دیا، ان کی مشقت وتھکاوٹ کو راحت وآرام کے ساتھ بدل دیا، ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیا، ظالموں کی بجائے ان کو نیکوکار لوگوں سے ملا دیا، مجرموں کی بجائے انصاف کرنے والوں سے ملا دیا، جب اللہ کے امر سے حضرت شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کے ساتھ ان کی شادی ہو گئی۔

④ فرعون کو دعوت دینے سے پہلے دعائے موسیٰ علیہ السلام: جب ان نعمتوں سے مالامال ہوئے تو اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک بڑی نعمت سے مالامال کیا، آپ علیہ السلام کے سر پر تاج نبوت سجادیا اور فرعون کو جو سب سے بڑا کافر تھا، سب سے بڑا سرکش تھا کو دعوت دینے کی ذمہ داری سونپی، تو پیغام رسالت اس تک پہنچانے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں مدد و نصرت کی درخواست کی، ارشاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ (۳۳) وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ (۳۴) قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ (۳۵)القصص

کہا اے میرے رب! میں نے ان کے ایک آدمی کو قتل کیا ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ مجھے مار ڈالیں گے اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ رواں ہے اسے میرے ساتھ مدد گار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ فرمایا ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کر دیں گے اور تمہیں غلبہ دیں گے پھر وہ تم تک پہنچ نہیں سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب سے تم اور تمہارے تابعدار غالب رہیں گے۔

سورۃ الشعراء میں ارشاد ہے

وَإِذْ نَادَى رَبُّكَ مُوسَى أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۰) قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ (۱۱) قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ (۱۲) وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَى هَارُونَ (۱۳) وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ (۱۴) قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ (۱۵)الشعراء

اور جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔ (یعنی) قوم فرعون کے پاس، کیا یہ ڈرتے نہیں؟ عرض کی اے میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلا دیں۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان رکتی ہے تو ہارون کو حکم بھیج کہ میرے ساتھ چلیں۔ اور ان کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعوی بھی) ہے سو مجھے یہ ڈر ہے کہ مجھ کو مار ہی ڈالیں۔ فرمایا ہر گز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ طٰہٰ میں اسی مضمون سے متعلق یہ دعائیں بھی ہیں

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي (٢٥) وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي (٢٦) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي (٢٧) يَفْقَهُوا قَوْلِي (٢٨) وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي (٢٩) هَارُونَ أَخِي (٣٠) اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي (٣١) وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي (٣٢) كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا (٣٣) وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا (٣٤) إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا (٣٥) طٰہٰ

کہا میرے پروردگار (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے۔ اور میرا کام آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔ اور میرے گھر والوں میں سے (ایک کو) میرا وزیر (یعنی مددگار) مقرر فرما۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون کو۔ اس کے ذریعہ سے میرا ہاتھ مضبوط کر۔ اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔ تاکہ ہم خوب تیری پاکی بیان کریں۔ اور خوب تیرا چرچا کریں۔ تو ہم کو ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔

دعاؤں کا خلاصہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعوت و تبلیغ کے لیے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اللہ سے مانگیں، ان دعاؤں میں ایک یہ تھی کہ فرعونی مجھے قتل نہ کر ڈالیں، دوسری دعا یہ تھی کہ یہ بڑا کام ہے اکیلے سنبھالنا مشکل ہے ہارون علیہ السلام کو معاون بنا دے۔

دشمن کے ساتھ لڑنے، جھگڑنے کے لیے شرح صدر، دل کی تنگی کا خاتمہ، معاملے کو آسان بنا دے، دشمن سے لڑائی کے دوران دل میں پیدا ہونے والی تنگی کی دوری، ان تمام سے مقصود دشمن کی بھلائی اور اسے راہ راست پر لانا ہے، زبان میں انگارہ رکھنے کی وجہ سے کافی مشکل تھی، مگر آپ نے اللہ سے ایک گرہ کھولنے کی درخواست کی، تاکہ یہ میری بات سمجھ جائے، اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پیغمبر کا کس قدر اخلاص تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کی دعائیں قبول فرمائیں، آپ اور ان کے بھائی دونوں نے ہمت کی اور فرعون کو دعوت دی، اللہ نے ارشاد فرمایا

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَى (٣٦) طٰه

فرمایا موسیٰ تمہاری دعا قبول کی گئی۔

قوم کے شر ور سے بچنے کے لیے دعائے موسیٰ علیہ السلام: فرعونی کفر و فساد کی انتہاؤں کو چھونے لگے، راہ خدا سے روکنے کے تمام تر ہتھکنڈے استعمال کرنے لگے، بچوں کو قتل اور عورتوں کو قیدی بنانے لگے، اس پر حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ان لوگوں کے شر سے حفاظت کی جائے اور ان کے شر ور انہی کی گردنوں پر انڈیل دیے جائے، قرآن کریم میں ہے

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ (١٧) أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (١٨) وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ (١٩) وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ (٢٠) وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ (٢١) فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ (٢٢) فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ (٢٣) وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ (٢٤) كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (٢٥) وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ (٢٦) وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ (٢٧) كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ (٢٨) فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ (٢٩) وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ (٣٠) مِنْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ (٣١) وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَى عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (٣٢) وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ (٣٣) الدخان

اور ان سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو آزما چکے ہیں اور ان کے پاس ایک عزت والا رسول بھی آیا تھا۔ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کر دو بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی دلیل لے کر آیا ہوں۔ اور اس (بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کرواپنے اور تمہارے پروردگار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں۔ حکم ہوا پس میرے بندوں کو رات کے وقت لے چل کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور دریا سے (کہ) خشک (ہو رہا ہو گا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) ان کا لشکر ڈبو دیا جائے گا۔ وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیتیاں اور نفیس مکان۔ اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کیا کرتے تھے۔ اسی طرح (ہوا) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو ان چیزوں کا مالک بنا دیا۔ پھر ان پر نہ تو آسمان کو اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی۔ یعنی) فرعون سے بیشک وہ ایک سرکش حد سے بڑھنے والا تھا۔ اور ہم نے اپنے علم سے ان کو جہان والوں پر چن لیا تھا۔ اور ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائش تھی۔

فرعون اور فرعونیوں کے خلاف دعائے موسیٰ علیہ السلام: جب فرعون کی سرکشی، کفر، قساوت قلبی انتہا پر پہنچ گئی، راہ خدا سے لوگوں کو روکنے کی سرگرمیاں بند نہ ہوئیں، اللہ کی آیات سے نفع اٹھانے کی بجائے مخالفت میں سرگرداں رہا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کر دی، ارشاد ہے

وَقَالَ مُوسَى رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (۸۸) (یونس)

موسیٰ نے دعا کی، اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور اموال سے نواز رکھا ہے۔ اے رب! کیا یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے بھٹکائیں؟ اے رب! ان کے مال تباہ کر دے اور ان کے دلوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایسی مہر کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

قبولیت دعا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی، فرعون اور فرعونیوں کو تباہ و برباد کر ڈالا، ان کے مال اور محلات کو تہس نہس کر ڈالا، کسی کو علم نہیں کہ وہ کہاں رہتے تھے اور کہاں چلے گئے؟ دعائے موسیٰ علیہ السلام کا یہ اثر تھا کہ ان کے دلوں میں اس قدر سختی پیدا ہو گئی کہ وہ ایمان کی دولت سے محروم رہے یہاں تک کہ اللہ کا سخت ترین عذاب انہوں نے دیکھ لیا۔

قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا (یونس)

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَمَّا أَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ: {آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ} [یونس: ۹۰] فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ فَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا آخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَأَدُسُّهُ فِي فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ (ترمذی)

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو وہ کہنے لگا کہ میں ایمان لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اس کے (یعنی فرعون کے) منہ میں سمندر کا کیچڑ ٹھونس رہا تھا تاکہ اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔

بنی اسرائیل کے خلاف دعائے موسیٰ علیہ السلام: بنی اسرائیل کسی نبی کی قدر کرتے تھے اور نہ ہی کسی رسول کی عظمت کا خیال رکھتے تھے اور نہ ہی کسی کے حکم کی پرواہ کرتے تھے، حتی کہ رب العالمین کے احکامات کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی کہ یہ لوگ بیت المقدس میں داخل ہو جائیں اور وہاں کے سرکش اور ظالم لوگوں سے جہاد کریں، لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی بزدلی کا عالم یہ تھا کہ انہوں نے جہاد میں شرکت سے صاف انکار کر دیا، اس پر موسی علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی کہ ہمارے درمیان تفریق ڈال دے۔

سورۃ المائدہ میں ہے

قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (۲۵)

موسیٰ نے کہا اے میرے رب میرے اختیار میں تو سوائے میری جان اور میرے بھائی کے اور کوئی نہیں سو ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

اس دعا کا سبب یہ تھا کہ حضرت موسی علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر جب بیت المقدس کے قریب پہنچے، حضرت موسی علیہ السلام نے عمالقہ جیسی ظالم اور جابر قوم کے ساتھ جہاد کرنے کی انہیں ترغیب دی، اور ان کو مدد و نصرت کا وعدہ بھی دیا گیا، مگر انہوں نے اطاعت و فرمانبرداری کی بجائے بزدلی کا مظاہرہ کیا، انہوں نے موسی علیہ السلام کو کہا کہ موسی یہاں بڑے سخت لوگ رہتے ہیں، ہم جب تک یہ لوگ یہاں موجود ہیں کبھی بھی اس جگہ میں داخل نہیں ہو سکتے، اگر یہ لوگ یہاں سے نکل جائیں تو ہم اس شہر میں داخل ہو جائیں گے، یوشع بن نون اور کالب بن بوقنا (تفسیر ابن کثیر) نے بھی انہیں سمجھایا کہ تم اس دروازے سے داخل ہو جاؤ گے تو تم اللہ پر بھروسہ کرو تم ہی غالب ہو جاؤ گے، انہوں نے صاف کہا کہ موسی تو جا اور تمہارا خدا جا کر ان سے جہاد کرو ہم تو یہاں ہی بیٹھنے والے ہیں، اس موقع پر حضرت موسی علیہ السلام نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا کہ اے میرے اللہ! میں تو صرف اپنے اوپر اور اپنے بھائی پر ہی اختیار رکھتا ہوں، اس لیے ہمارے اور ان نافرمانوں کے درمیان فیصلہ کر دے، جنہوں نے اللہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا، اپنے نبی کی اطاعت نہیں کی، ہمارے اور ان کے درمیان جدائی ڈال دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کو بھی قبول فرمایا،

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (٢٦) المائدہ

اللہ نے فرمایا کہ وہ ملک ان پر چالیس برس تک کیلئے حرام کر دیا گیا ہے (کہ وہاں جانے نہ پائیں گے اور جنگل کی) زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے تو ان نافرمان لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرو۔

اللہ نے بنی اسرائیل پر چالیس سال تک بیت المقدس میں داخلہ حرام کر دیا تھا، وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتے تھے، یہ انہیں جہاد سے روگردانی کی سزا ملی تھی، چنانچہ یہ لوگ ارض سینا میں چالیس سال تک سرگرداں رہے، صبح سے سفر کا آغاز کرتے اور شام کو ایک جگہ پڑاؤ کرتے، اگلے دن اسی جگہ سے انہیں سفر کا آغاز کرنا پڑتا تھا جہاں سے پچھلے روز شروع کیا تھا، انہیں کسی جگہ پر قرار نہیں تھا۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ ان لوگوں پر افسوس کی ضرورت نہیں ہے اس لیے کہ یہ اسی چیز کے مستحق تھے۔

قوم کی مغفرت کے لیے دعائے موسیٰ علیہ السلام: اصحاب موسیٰ کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (١٥٥) وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ

کہا اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوموں کے بیوقوفوں نے کیا یہ سب تیری آزمائش ہے جسے تو چاہے اسے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھا رکھے تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے لیے اس دنیا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آخرت میں بھلائی لکھ ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔

موسیٰ علیہ السلام نے حسبِ فرمان الٰہی اپنی قوم سے ستر شخصوں کو منتخب کیا اور جناب باری سے دعائیں مانگنا شروع کیں۔ لیکن یہ لوگ اپنی دعا میں حد سے تجاوز کر گئے کہنے لگے اللہ تو ہمیں وہ دے جو نہ ہم سے پہلے کسی کو دیا ہو نہ ہمارے بعد کسی کو دے۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ کو نا پسند آئی اور ان پر بھونچال آ گیا۔ جس سے گھبرا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے دعائیں کرنے لگے سدی کہتے ہیں انہیں لے کر آپ اللہ تعالیٰ سے بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کی معذرت کرنے کیلئے گئے تھے۔ وہ جب یہاں پہنچے تو کہنے لگے ہم تو جب تک خود اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے۔ ہم کلام سن رہے ہیں لیکن دیکھنا چاہتے ہیں اس پر کڑاکے کی آواز ہوئی اور یہ سب مر کھپ گئے حضرت موسیٰ نے رونا شروع کیا کہ اللہ میں بنی اسرائیل کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ ان کے یہ بہترین لوگ تھے اگر یہی منشا تھی تو اس سے پہلے ہی ہمیں ہلاک کر دیا ہوتا۔

امام محمد بن اسحاق کا قول ہے کہ انہیں اس بت پرستی سے توبہ کرنے کیلئے بطور وفد کے آپ لے چلے تھے۔ ان سے فرما دیا تھا کہ پاک صاف ہو جاؤ پاک کپڑے پہن لو اور روزے سے چلو یہ اللہ کے بتائے ہوئے وقت پر طور سینا پہنچے۔ مناجات میں مشغول ہوئے تو انہوں نے خواہش کی کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم بھی اللہ کا کلام سنیں آپ نے دعا کی جب حسب عادت بادل آیا اور موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ گئے اور بادل میں چھپ گئے قوم سے فرمایا تم بھی قریب آ جاؤ یہ بھی اندر چلے گئے اور حسب معمول حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشانی پر ایک نور چمکنے لگا جو اللہ کے کلام کے وقت برابر چمکتا رہتا تھا اس وقت کوئی انسان آپ کے چہرے پر نگاہ نہیں ڈال سکتا تھا آپ نے حجاب کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیالوگ سب سجدے میں گر پڑے اور اللہ کا کلام شروع ہوا جسے یہ لوگ بھی سن رہے تھے کہ فرمان ہو رہا ہے یہ کر یہ نہ کرو وغیرہ۔ جب باتیں ہو چکیں اور ابر اٹھ گیا تو ان لوگوں نے کہا ہم تو جب تک اللہ کو خود خوب ظاہر نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے تو ان پر کڑاکا نازل ہوا اور سب کے سب ایک ساتھ مر گئے موسیٰ علیہ السلام بہت گھبرائے اور مناجات شروع کر دیں، اس میں یہاں تک کہا کہ اگر ہلاک ہی کرنا تھا تو اس سے پہلے ہلاک کیا ہوتا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو اور شبر اور شبیر کو لے کر پہاڑ کی گھاٹی میں گئے۔ ہارون ایک بلند جگہ کھڑے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی گئی جب آپ واپس بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ کے بھائی بڑے ملنسار اور نرم آدمی تھے آپ نے ہی انہیں الگ لے جا کر قتل کر دیا اس پر آپ نے فرمایا اچھا تم اپنے میں سے ستر آدمی چھانٹ کر میرے ساتھ کر دو انہوں نے کر دیئے جنہیں لے کر آپ گئے اور حضرت ہارون علیہ السلام کی لاش سے پوچھا کہ آپ کو کس نے قتل کیا؟ اللہ کی قدرت سے وہ بولے کسی نے نہیں بلکہ میں اپنی موت مرا ہوں انہوں نے کہا بس موسیٰ اب سے آپ کی نافرمانی ہرگز نہ کی جائے گی اسی وقت زلزلہ آیا جس سے وہ سب مر گئے اب تو حضرت موسیٰ بہت گھبرائے دائیں بائیں گھومنے لگے اور وہ عرض کرنے لگے جو قرآن میں مذکور ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی التجا قبول کر لی ان سب کو زندہ کر دیا اور بعد میں وہ سب انبیاء بنے لیکن یہ اثر بہت ہی غریب ہے۔

یہ بھی مروی ہے کہ ان پر اس زلزلے کے آنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ بچھڑے کی پرستش کے وقت خاموش تھے ان پجاریوں کو روکتے نہ تھے اس قول کی دلیل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ کا یہ فرمان بالکل ٹھیک اترتا ہے کہ اے اللہ! ہم میں سے چند بیو قوفوں کے فعل کی وجہ سے تو ہمیں ہلاک کر رہا ہے؟ پھر فرماتے ہیں یہ تو تیری طرف کی آزمائش ہی ہے تیرا ہی حکم چلتا ہے اور تیری ہی چاہت کامیاب ہے۔ ہدایت وضلالت تیرے ہی ہاتھ میں ہے جس کو تو ہدایت دے اسے کوئی بہکا نہیں سکتا اور جسے تو بہکائے اس کی کوئی رہبری نہیں کر سکتا۔ تو جس سے روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور جسے دے دے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا۔ ملک کا مالک تو اکیلا، حکم کا حاکم صرف تو ہی ہے۔ خلق وامر تیرا ہی ہے تو ہمارا ولی ہے، ہمیں بخش، ہم پر رحم فرما، تو سب سے اچھا معاف فرمانے والا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

قوم موسیٰ کی گوسالہ پرستی اور دعائے موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ملاقات کے لیے جبل طور پر گئے، جہاں وہ اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوئے، جب یہاں سے واپسی ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ قوم گوسالہ پرستی میں مشغول ہے، وہ اللہ کے علاوہ ایک بچھڑے کی پوجا پر لگے ہوئے ہیں، اس پر حضرت موسی علیہ السلام کو سخت غصہ آیا، جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا سر پکڑا، داڑھی پکڑی اور اپنی طرف انہیں کھینچا، پھر اپنے لیے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش اور مغفرت کی دعا کی کہ

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (١٥١) الاعراف

اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرمادے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر۔ تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

بچھڑے کی پوجا کا واقعہ اس وقت کا ہے جب موسی علیہ السلام چالیس راتوں کے لیے طور سینا کی طرف گئے تھے، ان کے بعد ان کے بھائی ہارون علیہ السلام لوگوں میں موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، سامری نامی ایک شخص نے سونے کا ایک بچھڑا تیار کیا، جس سے آواز آرہی تھی، اس نے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ موسی علیہ السلام کے رب کو چھوڑیں اور اس بچھڑے کی پوجا کریں ،اس موقع پر حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں بہتیرا سمجھایا، مگر وہ انہیں کمزور خیال کرتے تھے، قریب تھا کہ انہیں جان سے بھی مار ڈالتے۔

حضرت موسی علیہ السلام جب طور سے واپس تشریف لائے تو قوم شرک میں مبتلا ہو چکی تھی، ہارون علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے قوم کو سمجھایا تھا مگر انہوں نے میری بات نہیں مانی اور بچھڑے کی پوجا پر ہی لگے رہے ،اس کے بعد موسی علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کی۔

دعائے داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد بن ایشا بن عوید بن عابر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے، بیت المقدس کی سرزمین پر اللہ نے انہیں نبوت اور خلافت سے نوازا تھا، آپ چھوٹے قد، نیلی آنکھوں، تھوڑے بالوں والے صاف دل انسان تھے، اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے بکریاں چرایا کرتے تھے، پھرتیلا، مضبوط اور چست بدن تھا۔

بہت اچھے نشانہ باز تھے اور جو وحشی جانور بکریوں کے ریوڑ پر حملہ آور ہوتے، پتھروں کے ذریعہ ہی انہیں مار ڈالتے یا مار بھگاتے تھے، وہ اتنے جرأت مند اور طاقتور تھے کہ اگر کوئی درندہ ان کے ہتھے چڑھ جاتا تو اس کے نچلے جبڑے پر پاؤں رکھ کر اوپر کے جبڑے کو اس زور سے کھینچتے تھے کہ اسے چیر کے رکھ دیتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے مرج الصفر (اردن کے قریب) میں ام حکیم کے محل کے قریب جالوت کو قتل کردیا تھا، اس کے بعد داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کی آنکھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاتار ابن گئے تھے، اللہ نے انہیں حکومت اور نبوت دونوں چیزوں سے مالامال کر دیا تھا، قرآن کریم میں ارشاد ہے

وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ.وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ [البقرۃ: ۲۵۱]

اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا اور اللہ نے سلطنت اور حکمت داؤد کو دی اور جو چاہا اسے سکھایا اور اگر اللہ کا بعض کو بعض کے ذریعے سے دفع کرا دینا نہ ہوتا تو زمین فساد سے پُر ہو جاتی لیکن اللہ جہان والوں پر بہت مہربان ہے۔

جس وقت مسلمانوں کی اس مختصر جماعت نے کفار کے ٹڈی دل لشکر دیکھے تو جناب باری میں گڑ گڑا کر دعائیں کرنی شروع کیں کہ اے اللہ! ہمیں صبر و ثبات کا پہاڑ بنا دے۔ لڑائی کے وقت ہمارے قدم جما دے، منہ موڑنے اور بھاگنے سے ہمیں بچا لے اور ان دشمنوں پر ہمیں غالب کر۔

چنانچہ ان کی عاجزانہ اور مخلصانہ دعائیں قبول ہوتی ہیں، اللہ کی مدد نازل ہوتی ہے اور یہ مٹھی بھر جماعت اس ٹڈی دل لشکر کو تہس نہس کر دیتی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں مخالفین کا سردار اور سرتاج جالوت مارا جاتا ہے۔

اسرائیلی روایتوں میں یہ بھی مروی ہے کہ حضرت طالوت نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم جالوت کو قتل کرو گے تو میں اپنی بیٹی تمہارے نکاح میں دوں گا اور اپنا آدھا مال بھی تمہیں دے دوں گا اور حکومت میں بھی برابر شریک کر لوں گا، چنانچہ حضرت داؤد نے پتھر کو فلاخن میں رکھ کر جالوت پر چلایا اور اسی سے وہ مارا گیا، حضرت طالوت نے اپنا وعدہ پورا کیا، بالآخر سلطنت کے مستقل سلطان آپ ہی ہو گئے اور پروردگار عالم کی طرف سے بھی نبوت جیسی زبردست نعمت عطا ہوئی اور حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شموئیل کے بعد پیغمبر بھی بنے اور بادشاہ بھی، حکمت سے مراد نبوت ہے اور بہت سے مخصوص علوم بھی جو اللہ عزوجل نے چاہے اپنے اس نبی کو سکھائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی اِمتیازی شان

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امتیازی شان عطا فرمائی تھی، ارشاد ہے

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلاً يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ(١٠) أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [سبأ:١١]

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (ان کا تابع کردیا تھا) اور ان کے لئے ہم نے لوہے کو نرم کردیا تھا۔ کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو اور نیک عمل کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان کو خوب دیکھنے والا ہوں۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ(٧٩)وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ) [الانبياء:٨٠]

اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کے تابع کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (تابع کردیا تھا) اور ہم ہی ایسا کرنے والے تھے۔ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح کا) لباس بنانا بھی سکھادیا تاکہ تمہیں لڑائی کے ضرر سے بچائے پس تم کو شکر گذار ہونا چاہیئے۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (١٧)إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ (١٨)وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ (١٩)وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ(٢٠) [ص]

اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو صاحب قوت تھے (اور) بیشک وہ رجوع کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (خدائے) پاک (کا ذکر) کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے سب ان کے فرمانبردار تھے۔ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور ہم نے اسے نبوت دی تھی اور مقدمات کے فیصلے کرنے کا سلیقہ دیا تھا۔

ایک آزمائش اور دعائے استغفار: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو ایک آزمائش میں ڈالا، جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ (۲۱) إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ (۲۲) إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ (۲۳) قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ (۲۴) فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ (۲۵) ص

اور کیا آپ کو دو جھگڑنے والوں کی خبر بھی پہنچی جب وہ عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر آئے۔ جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرایا کہا ڈر نہیں دو جھگڑنے والے ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے پس آپ ہمارے درمیان انصاف کا فیصلہ کیجیے اور بات کو دور نہ ڈالیے اور ہمیں سیدھی راہ پر چلائیے۔ بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے پس اس نے کہا مجھے وہ بھی دے دے اور اس نے مجھے گفتگو میں دبا لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں ملا لے بیشک تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں ہاں جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داؤد نے خیال کیا کہ (اس واقعے سے) ہم نے ان کو آزمایا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جھک کر گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع کیا۔ تو ہم نے ان کو بخش دیا اور بیشک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آزمائش اور لغزش کی تشریح اس طرح فرمائی ہے کہ مقدمہ کے یہ دو فریق دیوار پھاند کر داخل ہوئے، اور طرز مخاطبت بھی انتہائی گستاخانہ اختیار کیا کہ شروع ہی میں حضرت داؤد علیہ السلام کو انصاف کرنے اور ظلم نہ کرنے کی نصیحتیں شروع کر دیں، اس انداز کی گستاخی کی بنا پر کوئی عام آدمی ہوتا تو انہیں جواب دینے کے بجائے الٹی سزا دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ امتحان فرمایا کہ وہ بھی غصہ میں آکر انہیں سزا دیتے ہیں یا پیغمبرانہ عفوو تحمل سے کام لے کر ان کی بات سنتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام اس امتحان میں پورا اترے، لیکن اتنی سی فروگذاشت ہو گئی کہ فیصلہ سناتے وقت ظالم کو خطاب کرنے کے بجائے مظلوم کو مخاطب فرمایا۔ جس سے ایک گونہ جانبداری مترشح ہوتی تھی مگر اس پر فوراً متنبہ ہوا اور سجدے میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ (بیان القرآن)

بعض مفسرین نے لغزش کی یہ تشریح کی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مدعا علیہ کو خاموش دیکھا تو اس کا بیان سنے بغیر صرف مدعی کی بات سن کر اپنی نصیحت میں ایسی باتیں فرمائیں جن سے فی الجملہ مدعی کی تائید ہوتی تھی، حالانکہ پہلے مدعا علیہ سے پوچھنا چاہیئے تھا کہ اس کا موقف کیا ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ ارشاد اگرچہ صرف ناصحانہ انداز میں تھا اور ابھی تک مقدمہ کے فیصلے کی نوبت نہیں آئی تھی، تاہم ان جیسے جلیل القدر پیغمبر کے شایان شان نہیں تھا۔ اسی بات پر آپ بعد میں متنبہ ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدہ ریز ہوئے۔(روح المعانی)

بعض حضرات نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا نظم اوقات ایسا بنایا ہوا تھا کہ چوبیس گھنٹے میں ہر وقت گھر کا کوئی نہ کوئی فرد عبادت، ذکر اور تسبیح میں مشغول رہتا تھا، ایک روز انہوں نے باری تعالیٰ سے عرض کیا کہ پروردگار! دن اور رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جس میں داؤد کے گھر والوں میں سے کوئی نہ کوئی آپ کی عبادت، نماز اور تسبیح وذکر میں مشغول نہ ہو۔

باری تعالیٰ نے فرمایا کہ داؤد! یہ سب کچھ میری توفیق سے ہے، اگر میری مدد شامل حال نہ ہو تو یہ بات تمہارے بس کی نہیں ہے، اور ایک دن میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں گا۔ اس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ وہ وقت حضرت داؤد علیہ السلام کے مشغول عبادت ہونے کا تھا۔

اس ناگہانی قضیہ سے ان کے اوقات کا نظام مختل ہو گیا حضرت داؤد علیہ السلام جھگڑا چکانے میں مشغول ہو گئے، آل داؤد علیہ السلام کا کوئی اور فرد بھی اس وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف نہ تھا۔ اس سے حضرت داؤد علیہ السلام کو تنبہ ہوا کہ وہ فخریہ کلمہ جو زبان سے نکل گیا تھا، یہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔

اس لئے آپ نے استغفار فرمایا اور سجدہ ریز ہو گئے۔ اس توجیہہ کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک ارشاد سے بھی ہوتی ہے جو مستدرک حاکم میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔(احکام القرآن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے، داؤد علیہ السلام کی طرح آپ کو بھی اللہ نے حکومت اور نبوت دونوں سے نوازا تھا، قرآن کریم نے ذکر فرمایا

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ) [النمل:١٦]

سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر چیز دی گئی ہے، بے شک یہ بڑا واضح اللہ کا فضل ہے۔

اس وراثت سے نبوت اور حکومت مراد ہے، وراثت مالی مراد نہیں ہے، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام درھم اور دینار وراثت نہیں چھوڑا کرتے اور نہ ہی یہ بات ان کے شایان شان ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے مال وراثت چھوڑ کر دنیا سدھاریں، اگر انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت میں مال وغیرہ ہو تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔

سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے پرندوں کی بولیاں سکھا دی تھیں، پرندے اپنی زبان میں جو کچھ بولتے تھے، جو کچھ کہتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام وہ سمجھ لیتے تھے اور لوگوں کو ان کی بولی کی تعبیر کے ساتھ ساتھ جو کچھ انہوں نے کہا ہوتا تھا اسے بھی لوگوں کو سمجھا دیتے تھے۔

چڑیا اور چڑے کی شادی: ایک بار سلیمان علیہ السلام ایک چڑے کے پاس سے گزرے جو ایک چڑیا کے گرد چکر لگا رہا تھا، آپ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ یہ چڑا اس چڑیا کو کیا کہہ رہا تھا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا کہہ رہا تھا؟ فرمایا کہ وہ اسے شادی کر لینے کا پیغام دے رہا تھا کہ میرے ساتھ شادی کر لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو میں تجھے دمشق کے بالاخانوں میں سے جس پہ تو چاہے گی وہاں رہائش کر دوں گا۔

(البدایہ والنھایہ ج ۲ص ۲۳)

چیونٹی کی دعا پر بارش: حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک بار قحط پڑا تو لوگوں کو باہر نکل کر دعا کرنے کا حکم دیا، لوگ باہر نکلے تو سلیمان علیہ السلام نے ایک مقام پر دیکھا کہ ایک چیونٹی نے اپنی ایک ٹانگ کھڑی کی ہوئی ہے اور اپنے ہاتھ دعا کے لیے پھیلائے ہوئے ہیں، یوں کہہ رہی تھی

اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ وَلَا غَنَاءَ بِنَا عَنْ فَضْلِكَ

اے میرے اللہ ! بے شک ہم تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں، ہم بھی تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہو سکتیں۔

سلیمان علیہ السلام نے لوگوں کو کہا کہ واپس چلو، اب بارش ہو گی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس چیونٹی کی دعا پر بارش برسا دی۔ (البدایہ والنھایہ ج ۲ص ۲۴)

ھُدھُد پرندے کی غیر حاضری اور کارکردگی: ہدہد پرندے کا لشکر سلیمانی میں ایک مرکزی کردار ہوا کرتا تھا، جس سمت لشکر سلیمانی کو نکلنا ہوتا تھا اس سمت میں پانی کی تلاش کی ذمہ داری اسی پرندے کی ہوتی تھی، جب یہ اطلاع دیتا کہ اس طرف پانی ہے تو وہاں سے کھدائی کر کے پانی حاصل کیا جاتا تھا، ایک دن اسی طرح ہوا جب ہدہد کی ضرورت پڑی تو یہ موجود نہیں تھا، سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہدہد کہاں ہے ؟ مجھے دکھائی نہیں دے رہا یا وہ غائب ہے ؟ اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا پھر وہ غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ بتائے گا، ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہدہد حاضر ہو گیا، اور اس نے سلیمان علیہ السلام کو اپنی غیر حاضری کی پوری کہانی سنا دی، اس نے سلیمان علیہ السلام کو کہا کہ میں ایسی خبر لایا ہوں جس کا آپ کو بھی علم نہیں ہے، میں ملک سبا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ایک پکی خبر لے کر آیا ہوں، کہ ان لوگوں پر ایک عورت حکمرانی کرتی ہے، جسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا ایک تخت شاہی بھی ہے، میں نے دیکھا کہ وہ خود اور اس کی رعایا اللہ کے علاوہ سورج کی پرستش کرتی ہے، شیطان نے ان کی اس کارروائی کو ان کے لیے خوبصورت بنا رکھا ہے اور راہ حق سے انہیں دور کر رکھا ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی معلوم کر لیتا ہوں کہ تم سچ کہتے ہو یا نہیں؟ میرا خط ان کی طرف لے جاؤ اور ان کا جواب لے کر آؤ.

چنانچہ ہدہد سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر بلقیس کے پاس پہنچا، جس میں سلیمان علیہ السلام نے لکھا تھا کہ مسلمان ہو کر میرے پاس چلی آؤ، یہ خط پڑھنے کے بعد ملکہ بلقیس نے اپنے مشیروں سے مشورہ طلب کیا، مشیروں نے کہا کہ ہم جنگجو لوگ ہیں، ساز و سامان ہمارے پاس ہے، حکم آپ کا چلنا ہے، ہم حکم کی بجاآوری کریں گے.

بلقیس نے ان کا یہ جواب سن کر کہا کہ میں جانتی ہوں کہ جب بادشاہ کسی بستی پر حملہ آور ہوتے ہیں تو اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیتے ہیں، وہاں کے عزت داروں کو ذلیل کر دیتے ہیں، میں انہیں ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ ان کی طرف سے کیا جواب آتا ہے؟

سلیمان علیہ السلام نے تحائف دیکھ کر فرمایا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے، مجھے اللہ کا دیا ہوا بہت ہے اور بہتر ہے، تم میری مال کے ساتھ مدد کرنا چاہتے ہو؟ تم ان کی طرف واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر لے کر پہنچیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گی، ہم انہیں ایسی ذلت کے ساتھ وہاں سے نکالیں گے کہ وہ خوار ہو کر رہ جائیں گی۔

چنانچہ سلیمان علیہ السلام کے لشکریوں میں سے ایک اہل علم نے ان کی آنکھ جھپکنے سے پہلے بلقیس کا تخت لا کر حاضر کر دیا، اسے اپنے سامنے دیکھ کر سلیمان علیہ السلام نے کلمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے۔

چیونٹی کی گفتگو سن کر دعائے سلیمان علیہ السلام: حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر جمع ہوا جس میں انسان جن پرند سب تھے، آپ سے قریب انسان تھے پھر جن تھے پرند آپ کے سروں پر رہتے تھے۔ گرمیوں میں سایہ کر لیتے تھے، سب اپنے اپنے مرتبے پر قائم تھے۔ جس کی جو جگہ مقرر تھی وہ وہیں رہتا۔ جب ان لشکروں کو لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام چلے۔ ایک جنگل پر گذر ہوا جہاں چیونٹیوں کا لشکر تھا۔

لشکر سلیمان علیہ السلام کو دیکھ کر ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ جاؤ اپنے اپنے سوراخوں میں چلی جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ لشکر سلیمان علیہ السلام چلتا ہوا تمہیں روند ڈالے اور انہیں علم بھی نہ ہو۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس چیونٹی کا نام جرسا تھا یہ بنو شیصبان کے قبیلے سے تھی، (بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام طاخیہ تھا، علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کا نام حرمیا تھا۔ وہ لنگڑی تھی اور یہ مکھی کے قد جتنی تھی، کسی مقام پر یوں بھی لکھا گیا ہے کہ وہ چیونٹی بھیڑیے جتنی تھی، مگر یہ بات خلاف عقل ہے، ناقابل فہم ہے)، اسے خوف ہوا کہیں سب روندی جائیں گی اور پس جائیں گی، یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام ہنسنے لگے اور اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ (۱۹) النمل

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیمان علیہ السلام کی آزمائش اور دعائے مغفرت: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے کمالِ ایمان، صدق یقین اور رب تعالیٰ سے ان کو خوف اس قدر ہوتا ہے کہ وہ رب العالمین سے استغفار کرتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، بلکہ ان سے جو امور نسیاناً سرزد ہوتے ہیں ان پر بھی وہ اللہ کی طرف رجوع کرتے اور بخشش کے طلب گار ہوتے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی اللہ نے ایک آزمائش میں ڈالا، جس کے بعد انہوں نے اللہ سے استغفار کیا اور بخشش کی دعا کی، جیسے ارشاد ہے

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ (۳۴) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (۳۵) ص

اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر انہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا۔ (اور) دعا کی اے پروردگار مجھے مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو شایان نہ ہو بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے ذیل میں علامہ ابن کثیرؒ سے لے کر علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تک جن مفسرین کرامؒ نے جو واقعات نقل فرمائے بالآخر انہوں نے خود ہی ان کو اسرائیلیات کہہ کر رد کر دیا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے کئی واقعات نقل کیے مگر جوں ہی قاری ان کی گہرائی میں جانے کی فکر اختیار کرتا ہے تو وہ صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ یہ اسرائیلیات ہیں کیونکہ بنی اسرائیل حضرت سلیمان علیہ السلام کی رسالت کے منکر تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے بھی سارے واقعات سے جان چھڑائی ہے اور مفسرین کے نقل کردہ واقعات کو بھی حقیقت سے دور بتایا ہے، حتی کہ انہوں نے امام فخر الدین رازیؒ کی رائے کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے، ہاں اس آیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں کچھ حضرات نے بخاری کی ایک روایت فٹ کرنے کی کوشش کی ہے، مگر مفتی صاحب مرحوم نے اس روایت کو بھی اس آیت کی تفسیر ماننے سے انکار کر دیا ہے، لیکن ہمارے پاس بخاری کی اس روایت سے زیادہ موزوں اس آیت کی کوئی تفسیر دکھائی نہیں دے رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَلَمْ يَقُلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا، سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں آج کی رات ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر عورت مجاہد جنے گی، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا، ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا: انشاء اللہ، مگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا، ان کی کسی بیوی کو حمل نہیں ٹھہرا مگر ایک بیوی کو وہ بھی ادھورا، جس کا ایک دھڑ ہی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام وہ کلمہ کہہ دیتے تو ہونے والے بچے جہاد کرتے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ایک روایت میں نوے بیویوں کا ذکر ہے۔

سیدنا سلیمان علیہ السلام کی آزمائش کا تعلق ایک بے جان دھڑ سے تھا جو آپ کی کرسی پر ڈال دیا گیا تھا۔ اس پر آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تو آزمائش میں پڑ چکے ہیں پھر اسی وقت اللہ کی طرف رجوع ہوئے اپنے قصور کی معافی مانگی اور ساتھ ہی یہ دعا کی مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کے شایان نہ ہو۔

چنانچہ آپ کا یہ قصور بھی معاف کر دیا گیا اور دعا بھی قبول ہوگئی کہ ہواؤں اور جنوں کو آپ کے لئے مسخر کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت اور اِقتدار کی دعا: یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کی کوئی دعا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا بھی باری تعالیٰ کی اجازت ہی سے مانگی تھی۔ اور چونکہ اس کا منشاء محض طلب اقتدار نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنے اور کلمہ حق کو سربلند کرنے کا جذبہ کارفرما تھا، اور باری تعالیٰ کو معلوم تھا کہ حکومت ملنے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام انہی مقاصد عالیہ کے لئے کام کریں گے۔

اور حب جاہ کے جذبات ان کے دل میں جگہ نہیں پائیں گے۔ اس لئے انہیں اس دعا کی اجازت بھی دے دی گئی اور اسے قبول بھی کر لیا گیا۔ لیکن عام لوگوں کے لئے از خود اقتدار کے طلب کرنے کو حدیث میں اس لئے منع کیا گیا ہے کہ اس میں حب جاہ و مال کے جذبات شامل ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ جہاں انسان کو اس قسم کے جذبات نفسانی سے خالی ہونے کا یقین ہو اور وہ واقعتاً اعلاء کلمۃ الحق کے سوا کسی اور مقصد سے اقتدار حاصل نہ کرنا چاہتا ہو تو اس کے لئے حکومت کی دعا مانگنا جائز ہے۔ (معارف القرآن بحوالہ روح المعانی وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے زکریا علیہ السلام

قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ یوں موجود ہے

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳۷) هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (۳۸) فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (۳۹) قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (۴۰) قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (۴۱)

اور وہ زکریا کو سونپ دی جب زکریا اس کے پاس حجرہ میں آتے تو اس کے پاس کچھ کھانے کی چیز پاتے کہتے اے مریم! تیرے پاس یہ چیز کہاں سے آئی ہے وہ کہتی یہ اللہ کے ہاں سے آئی ہے اللہ جسے چاہے بے قیاس رزق دیتا ہے۔ زکریا نے وہیں اپنے رب سے دعا کی کہا اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔ پھر فرشتوں نے اس کو آواز دی جب وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑے تھے کہ بیشک اللہ تجھ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک حکم کی گواہی دے گا اور سردار ہو گا اور عورت کے پاس نہ جائے گا اور صالحین میں سے نبی ہو گا۔ کہا: اے میرے رب! میرا لڑکا کہاں سے ہو گا حالانکہ میں بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہا: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر کر، فرمایا: تیرے لیے یہ نشانی ہے کہ تو لوگوں سے تین دن سوائے اشارہ کے بات نہ کر سکے گا اور اپنے رب کو بہت یاد کر اور شام اور صبح تسبیح کر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مریم کی والدہ کی منت کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور حضرت مریم کی جسمانی اور روحانی تربیت خوب اچھی طرح فرمائی۔ جب وہ سن شعور کو پہنچ گئیں اور مسجد (عبادت خانہ) میں جانے کے قابل ہو گئیں تو سوال یہ پیدا ہوا کہ ان کا کفیل اور نگران کون ہو؟ کیونکہ ہیکل سلیمانی میں بہت سے کاہن تھے جن میں ایک حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے۔ بالآخر یہ سعادت حضرت زکریا علیہ السلام کے حصہ میں آئی۔ کیونکہ ان کی بیوی حضرت مریم کی حقیقی خالہ تھیں۔

محراب سے مراد وہ جگہ نہیں جو مساجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لیے بنائی جاتی ہے، بلکہ محراب ان بالا خانوں کو کہا جاتا تھا جو مسجد کے خادم، مجاورین اور ایسے ہی اللہ کی عبادت کے لیے وقف شدہ لوگوں کے لیے مسجد کے متصل بنائے جاتے تھے۔ انہیں کمروں میں ایک کمرہ حضرت مریم کو دیا گیا تھا۔ جس میں وہ مصروف عبادت رہا کرتیں۔ اس کمرہ میں حضرت زکریا علیہ السلام کے علاوہ سب کا داخلہ ممنوع تھا۔

حضرت مریمؑ کے لیے سامان خورد و نوش بھی حضرت زکریا علیہ السلام ہی وہاں پہنچایا کرتے تھے۔ پھر بارہا ایسا بھی ہوا کہ حضرت زکریا علیہ السلام خوراک دینے کے لیے اس کمرہ میں داخل ہوئے تو حضرت مریمؑ کے پاس پہلے ہی سے سامان خورد و نوش پڑا دیکھا۔ وہ اس بات پر حیران تھے کہ جب میرے بغیر یہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا تو یہ کھانا اسے کون دے جاتا ہے؟ حضرت مریمؑ سے پوچھا تو انہوں نے بلا تکلف کہہ دیا۔ اللہ کے ہاں سے ہی مجھے یہ رزق مل جاتا ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی۔

واضح رہے کہ یہ آیت خرق عادت امور پر واضح دلیل ہے۔ انبیاء کے ہاں معجزات اور اولیاء اللہ کے ہاں کرامات کا صدور ہوتا ہی رہتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ ہی کی مشیت و قدرت سے ہوتا ہے۔ اور حضرت زکریا علیہ السلام کے لیے حیرت و استعجاب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں دو تھیں۔ایک یہ کہ آپ جو سامان خورد ونوش حضرت مریم کے پاس پڑا دیکھتے وہ عموماً بے موسم پھلوں پر مشتمل ہوتا تھا اور دوسرے یہ کہ جب میرے سوا اس کمرہ میں کوئی داخل ہو ہی نہیں سکتا تو یہ پھل اور دوسرا سامان خورد ونوش حضرت مریم کو دے کون جاتا ہے ؟(تیسیر القرآن)

حضرت زکریا علیہ السلام کے اس وقت تک اولاد نہ تھی، اور زمانہ بڑھاپے کا آگیا تھا، جس میں عادتاً اولاد نہیں ہو سکتی، اگرچہ خرق عادت کے طور پر قدرت خداوندی کا ان کو پورا اعتقاد تھا کہ وہ ذات اس بڑھاپے کے موقع میں بھی اولاد دے سکتی ہے، لیکن چونکہ اللہ کی ایسی عادت آپ نے مشاہدہ نہیں کی تھی کہ وہ بے موقع اور بے موسم چیزیں عطا کرتا ہے اس لئے آپ کو اولاد کے لئے دعا کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن اس وقت جب آپ نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو بے موسم میوے عطا فرمائے ہیں تو اب آپ کو بھی سوال کرنے کی جرأت ہوئی، کہ جو قادر مطلق بے موقع پھل عطا کر سکتا ہے وہ بے موقع اولاد بھی عطا کرے گا۔(معارف القرآن)

سورۃ مریم کے شروع میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا یوں ذکر ہے

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا (٢) إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا (٣) قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا (٤) وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا (٥) يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (٦) يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (٧) قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا (٨) قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا (٩) قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (١٠) فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا (١١) يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحُكْمَ صَبِيًّا (١٢) وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا (١٣) وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا (١٤) وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا (١٥)

یہ تیرے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس کے بندے زکریا پر ہوئی۔ جب اس نے اپنے رب کو خفیہ آواز سے پکارا۔ کہا: اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر میں بڑھاپا چمکنے لگا ہے اور میرے رب تجھ سے مانگ کر میں کبھی محروم نہیں ہوا۔

اور بیشک میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو اپنے ہاں سے ایک وارث عطا کر۔ جو میرا اور یعقوب کے خاندان کا بھی وارث ہو اور میرے رب اسے پسندیدہ بنا۔

اے زکریا! بیشک ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہو گا اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی پیدا نہیں کیا۔ کہا: اے میرے رب! میرے لیے لڑکا کہاں سے ہو گا؟ حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے میں انتہائی درجہ کو پہنچ گیا ہوں۔ کہا ایسا ہی ہو گا تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے اور میں نے تجھے اس سے پہلے پیدا کیا حالانکہ تو کوئی چیز نہ تھا۔

کہا: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک مسلسل لوگوں سے بات نہیں کر سکے گا۔ پھر حجرہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں اشارہ سے کہا کہ تم صبح و شام خدا کی تسبیح کیا کرو۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ اور ہم نے اسے بچپن ہی میں حکمت عطا کی۔

اور اسے اپنے ہاں سے رحم دلی اور پاکیزگی عنایت کی اور وہ پرہیزگار تھا۔ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا اور سرکش نافرمان نہ تھا۔ اور اس پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکریا علیہ السلام کی دعا کا ایک اور انداز

سورۃ الانبیاء میں حضرت زکریا علیہ السلام کی ایک دعا یوں موجود ہے

وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرْنِى فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ (۸۹)الانبیاء

اور زکریا کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ و اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

قبولیت دعا: حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی دعاؤں اور زاریوں میں بڑے آداب کا خیال رکھا، آپ اللہ کے نیک اور صالح بندے تھے، خشوع اور خضوع سے دعائیں مانگیں، اپنی تمام تر عاجزی اور انکساری کا اظہار کیا، اللہ کی صفت و ثناء بیان کی، اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور فرمایا کہ اے زکریا! ہم تجھے بیٹے کی خوشخبری دے رہے ہیں اور اس کا نام بھی رکھ رہے ہیں، اس نام والا بچہ اس سے پہلے نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کی دعا قبول کر لی، ارشاد فرمایا

فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ وَوَهَبْنَا لَهُۥ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُۥ زَوْجَهُۥٓ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا۟ لَنَا خَٰشِعِينَ (۹۰)الانبیاء

پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کے لیے اس کی بیوی کو درست کر دیا بیشک یہ لوگ نیک کاموں میں دوڑ پڑتے تھے اور ہمیں امید اور ڈر سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک ہی دعا کا قرآن کریم میں ذکر ہے،

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (١١٢) قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ (١١٣) قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (١١٤) قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ (١١٥) المائدہ

جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا تیرا رب کر سکتا ہے کہ ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے اتارے؟ کہا: اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر گواہ رہیں۔ تب عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لئے (وہ دن) عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کیلئے۔ اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے، تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے فرمایا: میں تم پر ضرور خوان نازل کروں گا لیکن جو اس کے بعد تم میں سے کفر کرے گا اسے ایسا عذاب دُوں گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہ دُوں گا۔

قبولیت دعا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ میں ضرور دستر خوان اتاروں گا، چنانچہ اس وعدے کے مطابق اللہ نے دستر خوان اتار دیا، مگر کچھ شرائط اللہ نے رکھ دیں، جن کی ان لوگوں نے کوئی پرواہ نہیں کی تو اللہ نے انہیں سزا دی، ترمذی میں ایک روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ، فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ، فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ (ترمذی حدیث ۳۰۶۱)

جو دستر خوان آسمان سے اتارا گیا تھا اس میں روٹی اور گوشت تھا اور انہیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ اس میں نہ خیانت کریں گے اور نہ کل کے لیے ذخیرہ کریں گے۔ پھر ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور کل کے لیے بھی اٹھار کھا۔ لہذا انہیں بندر اور سور بنا دیا گیا۔ (ترمذی۔ ابواب التفسیر)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا دستر خوان صرف ایک دن نہیں بلکہ کچھ عرصہ تک نازل ہوتا رہا مطالبہ کرنے والوں نے کہا تھا کہ اس دستر خوان سے غریب، نادار، معذور اور بے کس لوگ کھایا کریں گے مگر بعد میں کھاتے پیتے لوگ بھی اس دستر خوان میں شریک ہونے لگے۔ یہ ان کی خیانت تھی۔ علاوہ ازیں کل کے لیے سٹور بھی کرنا شروع کر دیا اور ان کے بے جا طمع اور اللہ پر عدم توکل کی دلیل تھا اور اس سے انہیں روکا بھی گیا تھا۔ دیگر بھی کئی نافرمانیاں کیں جن کی پاداش میں ان میں اسی کے قریب آدمیوں کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور کی سی بنا دی گئیں۔ (تیسیر القرآن)

دعا قبول کیسے ہو گی؟

قرآن کریم میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ایک ذخیرہ موجود ہے، جنہیں دیکھ کر اور پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان دعاؤں میں کس قدر اخلاص پنہاں تھا، ان میں کس قدر زاری اور لجاجت کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں ان قدسی صفات انسانوں نے اپنی عرضیاں پیش کی ہیں، اور زمین پر مانگی جانے والی ان دعاؤں کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرش بریں سے قبولیت کے اعلانات ہوئے ، کتنے مقامات پر فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام کو دوڑایا گیا اور انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کی منہ مانگی چیزوں کی بشارت سنائی گئی، اللہ دعائیں قبول کرنے کے بعد فَاسْتَجَبْنَا کا لفظ استعمال کرتے ہیں کہ ہم نے قبول کی ہم نے دعا سنی، ہم نے انہیں نجات دی، ہم نے انہیں ساحل مراد پر پہنچایا۔

ہم اگر غور کریں کہ ان حضرات کی دعائیں کس قدر تیزی سے شرف قبولیت پاتی تھیں تو ہمیں اس کے پس منظر میں یہ چیز دکھائی دیتی ہے کہ وہ لوگ دعا مانگنے کے آداب کا خیال رکھتے تھے، دعا کے تقاضوں کو پورا کرتے تھے، اس لیے کہ دعا کے کچھ آداب ایسے ہیں جو دعا سے پہلے ضروری ہیں اور کچھ تقاضے ایسے ہیں جو دعا مانگنے کے درمیان لازمی ہیں، یہ جائز اسباب اور ذرائع جب بندہ اختیار کرتا ہے تو رب العالمین بندے کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔

دعا سے پہلے کے آداب

دعا سے پہلے جن آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں

حلال خوری : دعا کی قبولیت کے اسباب اور بڑے بڑے عوامل میں سے ایک یہ ہے کہ انسان حلال کھائے، حرام کھانے سے پرہیز کرے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طیب (پاک) ہے اور طیب ہی کو پسند کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی ان چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا جن پر عمل کرنے کے لیے حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کو حکم دیا تھا، جیسے قرآن کریم میں ہے

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (٥١) المومنون

اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو، جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے خوب جانتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو۔ (سورۃ البقرہ ۱۷۲)

مسلم اور ترمذی میں ایک ایسے شخص کی دعا کا ذکر ہے جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے، گردو غبار سے اٹا ہوا ہے، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے، پھر وہ اپنے پروردگار کو اے میرے رب! اے میرے رب! کہہ کر پکارتا ہے، جب کہ اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کا لباس، اس کی غذا حرام کی ہوتی ہے تو اسے جواب آتا ہے کہ تیری دعا کیسے قبول ہو؟ کیونکہ لباس، کھانا، پینا اگر حرام ہو تو یہ چیزیں دعا کی قبولیت کے لیے مانع ہو جاتی ہیں۔

نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنا: نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے، ترمذی میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کی دعوت دو گے اور ضرور برائی سے روکو گے، اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کریں گے، پھر تم دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔ (ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ برائی کو اپنی استطاعت کے مطابق روکو، ہاتھ سے ہو سکے تو ہاتھ سے روکو، زبان سے ہو سکے تو زبان سے روکو، اگر ان دونوں سے نہیں کر سکتے تو دل میں برا جانو، مگر یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ دل سے برائی کو برا جاننا ہر مسلمان پر واجب ہے، کسی صورت میں برائی کی حمایت نہ کرے، زبان کے ساتھ برائی کو وہ شخص روکے جو اس پر قدرت رکھتا ہے، اور ہاتھ کے ساتھ برائی اپنے اپنے دائرہ کار میں کی جائے، آدمی اپنے گھر میں، حکمران اپنی رعایا میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو ترک کرنا: حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان سے بچنے کی وجہ سے اللہ دعا اور تسبیح کو قبول فرماتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گناہوں کو چھوڑ دینا دعا کی قبولیت کا سبب ہے، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ایک مصیبت نے آگھیرا تو وہ کھلے میدان کی طرف نکلے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ انہیں بتائیں کہ تم گندے جسموں کے ساتھ میدان کی طرف آئے ہو اور تم ان ہتھیلیوں کو میری طرف اٹھائے ہوئے ہو جن سے تم نے خون بہائے ہیں، اور جن کے ساتھ تم نے اپنے گھروں کو حرام سے بھر دیا ہے، اس وقت میرا غصہ تم پر بہت زیادہ ہے، تمہارے افعال نے تمہیں مجھ سے دور کر دیا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

نَحۡنُ نَدۡعُوا الۡإِلٰهَ فِيۡ كُلِّ كَرۡبٍ   ثُمَّ نَنۡسَاهُ عِنۡدَ كَشۡفِ الۡكُرُوۡبِ
كَيۡفَ نَرۡجُوا إِجَابَةَ الدُّعَاءِ   وَقَدۡ سَدَدۡنَا طَرِيۡقَهَا بِالذُّنُوۡبِ

ہم ہر دکھ و تکلیف میں اللہ سے دعا کرتے ہیں، پھر مصیبت دور ہو جانے کے بعد ہم اسے بھول جاتے ہیں۔ ہم دعا کی قبولیت کی امید کیوں کر رکھیں جب کہ ہم نے اس کی قبولیت کے راستے گناہوں کے ذریعے بند کر رکھے ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ یونس میں بھی اللہ نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی ہے کہ جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو پھر وہ ہمیں اپنے پہلو کے بل پکارتا ہے، کھڑے اور بیٹھے پکارتا ہے، مگر جب اس کی تکلیف کو ہم دور کر دیتے ہیں تو یوں گزر جاتا ہے جیسے اس نے اپنے کو پہنچنے والی تکلیف کو دور کرنے کے لیے ہمیں کبھی پکارا ہی نہیں تھا۔ (یونس ۱۲، الزمر ۴۹، ۸)

دعا کے دوران کے آداب: جس طرح دعا شروع کرنے سے پہلے کچھ آداب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوملحوظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح دعا کے درمیان میں کچھ آداب ایسے ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے،ان اسباب اور وسائل کو اختیار کرنے سے بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

دعا سے پہلے وضو مستحب عمل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کے معرکے سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ اس کے لیے دعا کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ پیغام پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے کہ اے میرے اللہ ! اپنے بندے ابو عامر کو معاف کر دے ،راوی کہتے ہیں کہ دعا کے دوران میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کے نیچے کی سفیدی دیکھی ،اس کے بعد عبداللہ بن قیس کی درخواست پر ان کے گناہوں کی معافی کے لیے دعا فرمائی۔(فتح الباری ابن حجر عسقلانی ج ۸ ص ۳۵)

قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا: بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کرتے ہوئے دوس قبیلہ کی ہدایت کے لیے دعا مانگی، یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا: بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی،اسی طرح بخاری میں ہی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اس دوران میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کے نیچے کی سفیدی دیکھی۔

اسی طرح مسند احمد، سنن ابی داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہت حیا والے ہیں، کرم کرنے والے ہیں، اللہ کو حیا آتی ہے کہ جب بندہ اپنے ہاتھ اس کی طرف اٹھائے تو وہ انہیں نامراد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالی واپس کر دے۔

نبی کریم ﷺ نماز استسقاء کے لیے اس قدر ہاتھ اونچے کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کے نیچے کی سفیدی دکھائی دیتی تھی، بدر کے موقع پر آپ ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ ﷺ نے مشرکوں کے خلاف اللہ سے مدد کی دعا کی، آپ ﷺ کے کاندھے پر چادر تھی جو سرک کر کاندھے سے نیچے گر گئی تھی۔ معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بھی ایک ادب ہے۔

دعا کے درمیان آواز معتدل ہو: دعا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ دعا کے دوران چیخ و پکار، شور و غل سے پرہیز کرے، اللہ نے جس طرح فرمایا اس طرح دعا مانگے، جسے قرآن نے تضرع اور خفیہ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے، (الاعراف ۵۵) نبی کریم ﷺ نے بھی ہدایت فرمائی کہ اپنے آپ پر قابو رکھو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں سنا رہے، تم جس رب کو پکار رہے ہو وہ خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کے ساتھ حسن ظن: دعا کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ دعا کرنے والا اللہ سے اچھا گمان رکھے اور یہ گمان رکھے کہ اللہ اس کی دعا جلد یا بدیر ضرور قبول فرمائیں گے، کیونکہ اللہ نے خود قرآن میں فرمایا کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں (بقرہ ۱۸۶) اللہ دعا کو خوب سننے والا ہے (آل عمران ۳۸) ہم بہتر دعا قبول کرنے والے ہیں (الصافات ۷۵)

مسلم شریف کی روایت میں ایک حدیث قدسی ہے، اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب بندے کا اللہ کے ساتھ اچھا گمان ہوگا، اسے امید ہوگی کہ اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول کرے گا تو اسے یقین ہونا چاہیے کہ اللہ اس کی امید کو ضائع نہیں کرے گا۔

اللہ کے ناموں اور اعلیٰ صفات کے ساتھ دعا: اللہ فرماتے ہیں کہ میرے اچھے اچھے نام ہیں تم ان ناموں کے ساتھ دعا کیا کرو، جو لوگ اس کے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہیں ان کی باتوں کو چھوڑو، انہیں ان کے کیے کا بدلہ اور صلہ دیا جائے گا۔ (الاعراف ۱۸۰) سنن ابی داؤد، نسائی، مسند احمد، حاکم اور ابن خزیمہ میں ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو تشہد کی حالت میں اللہ کے ناموں کے ساتھ بخشش کی دعا کرتے ہوئے سنا، جس کی دعا قبول کر لی گئی اور اسے معاف کر دیا گیا۔

ایک شخص نے اللہ کے نام العظیم کے ساتھ دعا مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو توجہ دلائی کہ یہ شخص اللہ کے نام العظیم کے ساتھ اس کے سامنے دعا کر رہا ہے اور الاعظم کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسا نام ہے کہ کوئی اس کے ذریعے دعا کرے تو وہ قبول ہو اور کوئی سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے۔ (ابوداؤد، نسائی، احمد، بخاری فی الادب المفرد)

مثلاً دعا کرنے والا یوں کہے یَا غَفُوْرُ اغْفِرْ لِيْ، اے بہت زیادہ معاف کرنے والے میرے گناہ معاف کر دے، یَا رَحِیْمُ ارْحَمْنِيْ اے بہت زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم فرما، یَا کَرِیْمُ اکرمنی اے بہت کرم کرنے والے مجھ پر اپنا کرم فرما، یاقوی قونی اے بہت مضبوط مجھے بھی مضبوط کر دے، یَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ، اے بہت معاف کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے مجھے معاف کردے، یَارَزَّاقُ ارْزُقْنِي اے بہت زیادہ رزق دینے والے مجھے رزق عطافرما، یَاتَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ اے بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول فرمالے۔

دعا سے پہلے ثناء رب جلیل اور صلوۃ وسلام بر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعا کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف وثناء کرے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر درود شریف بھیجے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے اندر داخل ہوتے ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اور اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي کہنا شروع کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے نمازی! تو نے جلدی کر دی ہے، جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اللہ کی تعریف کر جیسے اس کی شایان شان ہے اور پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ، پھر ایک اور آدمی نے نماز ادا کی تو اللہ کی تعریف کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا، اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تو دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی، فضالہ بن عبید کی روایت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یوں کہتے ہوئے سنا یاذاالجلال والاکرام، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری دعا قبول کی جائے گی تو اللہ سے مانگ۔ (ترمذی)

فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ اپنی نماز میں دعا مانگ رہا تھا مگر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کر لی ہے، پھر اسے بلا کر فرمایا جب تم میں کوئی شخص نماز پڑھے تو ابتدا اللہ کی تعریف سے کرے، اس کی ثناء سے کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر اس کے بعد جو چاہے مانگے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا کا یقین: جو شخص دعا مانگے تو پختہ عزم ویقین سے مانگے کہ میرا اللہ میری دعا قبول کرے گا، یہ نہ کہے اور سوچ کہ پتا نہیں میری دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب تم میں کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کردے، اگر تو چاہے تو مجھے رزق دے، بلکہ بڑے یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس پر کوئی زور اور زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔ (بخاری)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے دعا کرو اس یقین کے ساتھ کہ اللہ اسے قبول کرے گا اور یاد رکھو کہ اللہ کسی غافل اور مزاحی کی دعا کو قبول نہیں کرتے (ترمذی)

جلد بازی نہیں حوصلہ: دعا میں جلد بازی ٹھیک نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! جلد بازی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے میں نے دعا مانگی ہے میرا نہیں خیال کہ قبول کی جائے گی، اس طرح وہ نقصان اٹھائے گا، وہ دعا نہ چھوڑے (بخاری)

نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرے: آدمی کو چاہیے کہ اپنے ان نیک اعمال کے ذریعے اللہ سے دعا کرے جو اس نے خالص اللہ کی رضا کے لیے کیے ہیں، جیسے تین آدمیوں کا واقعہ آتا ہے، جو بارش کے دوران ایک غار میں جا چھپے تھے تو ایک چٹان نے غار کا منہ بند کر دیا، ان تین اشخاص نے اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ نے اس چٹان کا ہٹا دیا تھا۔ • بخاری)

گناہوں کا اعتراف: دعا کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرے، اپنی عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرے، اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس دعا کو ترجیح دیتے ہیں کہ بندہ یوں کہے کہ اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے گناہ معاف کر دے، تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔ (مسند احمد)

ہر حال میں دعا کا اہتمام: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ مشکلات، مصائب اور تکالیف میں اس کی دعائیں قبول کرے تو اسے چاہیے کہ خوشحالی کے زمانے میں اللہ سے دعائیں کرتا رہے (ترمذی)

مشکلات میں دعائیں: بندے کو مشکلات و مصائب میں دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے، قرآن میں اللہ فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجبور اور پریشان حال بندے کی دعا قبول کرتا ہے، یقیناً پریشانی اور تکلیف میں بھی اللہ ہی دعائیں قبول کرتا ہے۔

تضرع، خشوع، ترغیب و ترھیب: اللہ سے خشوع اور خضوع کے ساتھ دعا کرتے رہنا چاہیے، جیسے اللہ نے بھی قرآن میں حکم دیا ہے (الاعراف ۲۰۵) شوق اور ڈر سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیے، جیسے قرآن میں ہے (الانبیاء ۹۰)

عاجزی اور مسکینی کا اظہار: دعا میں عاجزی، فروتنی اور مسکینی کا اظہار کرنا چاہیے، جیسے حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام کی دعاؤں میں ہے۔

دعا میں رونا: دعا کے دوران رونا بھی مستحب ہے، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ ابراہیم کی آیت ۳۶ کی تلاوت کی تو اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے، اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے دعا مانگتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو زبردست حکمت والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتی امتی کے کلمات ادا کرتے ہوئے رو پڑے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کرنے والا اپنی ذات سے شروع کرے: دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے، جیسے قرآن کریم میں سورۃ الحشر کی آیت ۱۰ میں دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں معاف کردے اور ہمارے بھائیوں کو معاف کردے، تو یہاں پہلے اپنے لیے دعا سکھائی جارہی ہے۔ سورۃ ابراہیم آیت ۴۱ میں پہلے اپنے لیے، پھر والدین کے لیے، پھر تمام اہل ایمان کے لیے دعا ہے۔ اسی طرح سورۃ نوح کی آیت ۲۸ میں بھی پہلے اپنے لیے دعا ہے پھر والدین کے لیے پھر دوسرے اہل ایمان کے لیے۔

ظاہری وضع قطع میں عاجزی: بندے کو چاہیے جب اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اپنی ظاہری شکل وصورت بھی عاجزوں اور مسکینوں والی بنا لے، جیسے ایک مشہور حدیث میں ہے کہ بہت سے پراگندہ بالوں والے، غبار آلود چہروں والے، پرانے کپڑوں والے، دروازوں سے دھکیلے جانے والے ایسے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کردے۔ ((مسلم))

مختصر اور پر اثر کلمات کے ساتھ دعا: بندہ جب دعا مانگے تو مختصر جملوں اور کلمات کا استعمال کرے، عام استعمال کے الفاظ کی بجائے بڑے جچے تلے الفاظ کا استعمال کرے کیونکہ وہ عظیم اور بڑی ہستی کے سامنے اپنی درخواست پیش کررہا ہے، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں مختصر اور جامع الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

جن اوقات، حالات اور مقامات پر دعا قبول ہوتی ہے

کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں دعا قبول ہوتی ہے ① لیلۃ القدر ② رات کے درمیانی حصے میں ③ اذان اور اقامت کے درمیان ④ رات میں ایک گھڑی ہے (نامعلوم) ⑤ زمزم پیتے وقت ⑥ سجدوں کے وقت ⑦ کسی مسلمان کی اپنے بھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے ⑧ نیند میں ڈر جانے کے وقت مانگی جانے والی دعا ⑨ بارش برسنے کے وقت مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے ⑩ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے بعد مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔ ⑪ عادل حکمران کی دعا ⑫ والد کی اولاد کے لیے مانگی جانے والی دعا ⑬ والد کی اولاد کے لیے کی جانے والی بددعا بھی قبول ہوتی ہے ⑭ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے ⑮ افطار کے وقت روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے ⑯ جمعہ والے دن عصر کی آخری گھڑی میں دعا قبول ہوتی ہے ⑰ مسافر کی دعا ⑱ عشرہ ذی الحجہ کی دعا قبول ہوتی ہے ⑲ اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے ⑳ دعا کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے ㉑ مصیبت زدہ کی دعا ㉒ گدھے کے ہنہنانے اور مرغ کی اذان کے وقت ㉓ مجالس ذکر کے اجتماع کی دعا۔

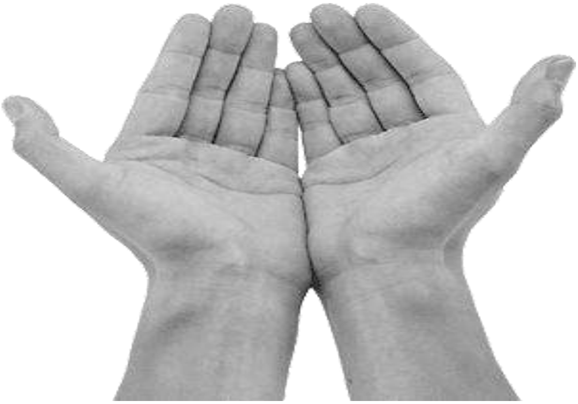

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر

حضرۃ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب مدظلہ

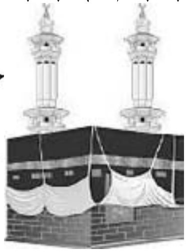

کی تصنیفات

۱	اسلامی نظام حیات	۱۸	معارف الفرقان (جلد۱)
۲	اسلام کا معاشی نظام	۱۹	معارف الفرقان (جلد۲)
۳	اسلامی عبادات	۲۰	معارف الفرقان (جلد۳)
۴	اسلامی عقائد	۲۱	معارف الفرقان (جلد۴)
۵	تقابل ادیان	۲۲	معارف الفرقان (جلد۵)
۶	اسلام اور مسیحیت	۲۳	معارف الفرقان (جلد۶)
۷	اسلام اور یہودیت	۲۴	معارف الفرقان (جلد۷)
۸	اسلام اور ہندومت	۲۵	معارف الفرقان (جلد۸)
۹	کلام ربانی کی کرنیں	۲۶	معارف الفرقان (جلد۹)
۱۰	سفید سمندر کے ساحل تک	۲۷	معارف الفرقان (جلد۱۰)
۱۱	تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)	۲۸	معارف الفرقان (جلد۱۱)
۱۲	کاروان حرمین شریفین	۲۹	معارف الفرقان (جلد۱۲)
۱۳	سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)	۳۰	معارف الفرقان (جلد۱۳)
۱۴	دریائے نیل کے ساحل تک	۳۱	معارف الفرقان (جلد۱۴)
۱۵	جزیروں کے دیس میں	۳۲	معارف الفرقان (جلد۱۵)
۱۶	تاریخ عزیمت	۳۳	معارف الفرقان (جلد۱۶)
۱۷	آخری دس سورتوں کی تفسیر	۳۴	فضائل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۵	کلام نبوی کی کرنیں	۵۶	بے غبار تحریریں (کالم)
۳۶	اسلام اور عورت	۵۷	مسلمان کون ہوتا ہے؟
۳۷	اسلام میں عورت کا مقام	۵۸	امیر عزیمت کی داستان حیات
۳۸	اسلام اور نوجوان	۵۹	مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ
۳۹	دعوت و تبلیغ	۶۰	درد دل (کالموں کا مجموعہ)
۴۰	مطالعہ اسلام	۶۱	روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۴۱	اہل سنت والجماعت	۶۲	زکوٰۃ، صدقات، خیرات
۴۲	دیوار چمن سے زنداں تک	۶۳	حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۴۳	گستاخ دین صحافی	۶۴	حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں
۴۴	الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	۶۵	عورت کی حکمرانی
۴۵	حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ	۶۶	دعائے انبیاء
۴۶	مصباح الصرف	۶۷	مناجات نبوی (نبوی دعائیں)
۴۷	مصباح النحو	۶۸	مطالعہ مذاہب
۴۸	رشوت ستانی	۶۹	صلاۃ وسلام علی سید الانام
۴۹	بت شکن	۷۰	قرآن اور حاملین قرآن
۵۰	بسنت کا تہوار	۷۱	عبرت ناک زلزلہ
۵۱	موت کا سوداگر	۷۲	فضائل مسجد
۵۲	ایمان کے ڈاکو	۷۳	خطبات دعوت (مجموعہ بیانات)
۵۳	بحر ظلمات کے ساحل تک	۷۴	شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی سزا
۵۴	اسلام اور پیغمبر اسلام	۷۵	معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۵۵	غازی عبدالرشید شہیدؒ	۷۶	نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۷	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۹۸	معارف الحدیث (جلد ۱)
۷۸	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۹۹	معارف الحدیث (جلد ۲)
۷۹	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۰۰	معارف الحدیث (جلد ۳)
۸۰	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۱۰۱	معارف الحدیث (جلد ۴)
۸۱	شہید کربلا رضی اللہ عنہ	۱۰۲	معارف الحدیث (جلد ۵)
۸۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	۱۰۳	معارف الحدیث (جلد ۶)
۸۳	چہار شنبہ کی شرعی حیثیت	۱۰۴	معارف الحدیث (جلد ۷)
۸۴	زاد محمود فی فضائل درود	۱۰۵	سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۸۵	علماء کرام کا مقام	۱۰۶	مضامین فی سورۃ یاسین
۸۶	بیت المقدس	۱۰۷	جہیز کی شرعی حیثیت
۸۷	ختم نبوت	۱۰۸	ذوق خطابت
۸۸	زاد الصالحین	۱۰۹	ختم بخاری شریف
۸۹	عربی زبان	۱۱۰	مضامین بخاری شریف
۹۰	ارمغان مقیم	۱۱۱	تقدیر کیا ہے؟
۹۱	تزکیہ نفس	۱۱۲	فکر آخرت
۹۲	نماز کتاب	۱۱۳	یوم دفاع پاکستان
۹۳	فیضان حقانی (تبصرے)	۱۱۴	پیغام توحید
۹۴	مجلس ذکر	۱۱۵	یوم آزادی
۹۵	شان امت محمدی	۱۱۶	قربانی
۹۶	نقوش (اداریے)	۱۱۷	پاکستان کے خلاف گہری سازش
۹۷	رمضان المبارک	۱۱۸	فیضان مقیم (خلافت نامہ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۱۹	شان صحابہ رضی اللہ عنہ	۱۲۱	شہید ناموس رسالت
۱۲۰	فضائل صحابہ رضی اللہ عنہ	۱۲۲	شاتم اصحاب رسول

ادارہ آب حیات ٹرسٹ ایک رفاہی ادارہ ہے، جو حکومت پاکستان سے باقاعدہ منظور شدہ ادارہ ہے، اس کی خدمات کا دورانیہ ۲۰ سال سے متجاوز ہے، اس دورانیہ میں ادارہ کی طرف سے باقاعدہ دینی رسائل اور جرائد ملک بھر میں تقسیم کیے گئے۔

ادارہ آب حیات کے تحت کثیر الاشاعت، مقبول ترین قومی ایوارڈ یافتہ میگزین ماہ نامہ آب حیات گزشتہ ۲۰ سال سے پابندی سے شائع ہو رہا ہے، مستورات کا پسندیدہ میگزین ماہ نامہ تحفہ خواتین گزشتہ ۱۲ سال سے پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔

اسی طرح ماہ نامہ صدائے جمعیت اور ماہ نامہ شاندار بھی آب وتاب سے شائع ہو رہے ہیں، علاوہ ازیں قرآن کریم کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل تفسیر معارف الفرقان بھی ادارہ کا طغرائے امتیاز ہے، اس کے علاوہ سینکڑوں چھوٹی اور بڑی کتابیں بھی ادارہ نے شائع کیں اور اہل ذوق وشوق کی خدمت میں پیش کیں۔

ادارہ آب حیات اپنے مخلصین ومعاونین کی مخلصانہ دعاؤں کی بدولت اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، ادارہ محض توکل علی اللہ اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے، ادارہ کسی سرکاری اور غیر سرکاری ادارہ سے کوئی ڈونیشن وصول نہیں کرتا، مخیر دوستوں اور مخلص قارئین کے تعاون سے دینی اسلامی کتابوں کی اشاعت کرتا اور اہل طلب کی خدمت میں پیش کرتا ہے، جو احباب اس کار خیر میں اپنی ہمت کے مطابق ہمارے دست وبازو بننا چاہتے ہیں وہ ہمارے فون نمبروں پر رابطہ کر کے شریک سفر ہو سکتے ہیں، اللہ توفیق دے اور قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ادارہ آب حیات ٹرسٹ کا رابطہ فون نمبر یہ ہے: 03009458876

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

اغراض و مقاصد

☆ طلباء کو دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا۔

☆ ذہین اور ہونہار طلباء و طالبات کو وظائف دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا تا کہ وہ تعلیم کے میدان میں نمایاں ترقی کر سکیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔

☆ بیواؤں، یتیموں کی پرورش کے لیے ماہانہ امداد کرنا اور خاص طور پر یتیم بچے / بچیوں کی شادی کے موقع پر مالی امداد کرنا اور دستکاری سنٹرز کا قیام عمل میں لانا۔

☆ بچوں کی زندگیوں کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا اور آخرت والی زندگی کو سنوارنے کا فکر کرنا۔

☆ جنگ، زلزلہ، سیلاب یا آسمانی آفات کی صورت میں متاثرین کی امداد کرنا۔

☆ غریب اور بے سہارا مریضوں کے علاج کے لیے فری ڈسپنسری کا قیام۔

☆ کمپیوٹر سنٹر کا قیام تا کہ غریب اور نادار بچے بچیاں کمپیوٹر کی تعلیم مفت حاصل کر سکیں۔

☆ اسلامی لائبریری کا قیام، تعلیمی، اخلاقی شعور پیدا کرنے کے لیے تقاریر ورکشاپ اور سیمینارز کا انتظام کرنا۔

☆ اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے لیے اقدامات عمل میں لانا۔

☆ ٹرسٹ ہذا کے زیر انتظام قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم، درس نظامی کے ساتھ ساتھ حسن قرأت اور علوم فقہ سے متعلق کالسز کا اجراء بھی کیا جائے گا۔

☆ دینی رسائل، جرائد اور کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

رجسٹریشن نمبر: آر پی 9236/L1088

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

غوث گارڈن فیز ۲، جی ٹی روڈ، مناواں لاہور کینٹ

Cell:0321-9458876-03009458876

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہ کیا جائے گا۔ (القرآن)

اہل خیر کی امانتیں با اعتماد ہاتھوں میں

اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

دکھی انسانیت کے
دکھ درد میں شریک
ہونے کے لیے ایک
قابل اعتماد رفاہی ادارہ

☆ دکھی اور سسکتی ہوئی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے ☆ بیواؤں اور یتیموں کی مالی کفالت کے لیے
نادار مریضوں کے علاج معالجے کے لیے ☆ غریب اور نادار بچے بچیوں کی شادی کے لیے
تعلیمی نظام کی ترویج کے لیے ☆ دینی اداروں کی سرپرستی کے لیے
قرآن وسنت کی اشاعت وترویج کے لیے ☆ غریب، مفلس اور پسماندہ علاقوں میں کمپیوٹر سنٹروں کے قیام کے لیے
پسماندہ اور دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں پانی کی فراہمی کے لیے ☆ قحط زدہ علاقوں میں ٹیوب ویلوں
کی تنصیب کے لیے بے گھروں کو چھت، بے لباسوں کو لباس، بے آسروں کو آسرا دینے کے لیے
زندگی کی گاڑی دھکیلنے میں پیچھے رہ جانے والوں کو ساتھ لے چلنے کے لیے
اگر آپ ساتھ دے سکتے ہیں اور یقیناً دے سکتے ہیں تو پھر اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
کے دست وبازو بن جائیے، اس پلیٹ فارم سے آگے بڑھیے، اس کے دست وبازو بنیے، اس کی سرپرستی کیجیے،
اپنا قیمتی مال اللہ کی رضا کے لیے اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جیسے با اعتماد ادارہ کے سپرد کیجیے،
جس کے رضا کار نمود ونمائش سے کوسوں دور رہ کر آپ کی امانتیں مستحقین تک پہنچا رہے ہیں،
اللہ نے جو مال آپ کو دیا ہے اسی میں سے آپ صدقہ کیجیے، اسی میں سے زکوۃ دیجیے
، اسی میں سے عطیہ کیجیے، اسی میں سے دے کر اللہ سے دگنا لے لیجیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

اغراض و مقاصد

☆ طلباء کو دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا۔

☆ ذہین اور ہونہار طلباء و طالبات کو وظائف دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ وہ تعلیم کے میدان میں نمایاں ترقی کر سکیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔

☆ بیواؤں، یتیموں کی پرورش کے لیے ماہانہ امداد کرنا اور خاص طور پر یتیم بچے / بچیوں کی شادی کے موقع پر مالی امداد کرنا اور دستکاری سنٹرز کا قیام عمل میں لانا۔

☆ بچوں کی زندگیوں کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا اور آخرت والی زندگی کو سنوارنے کا فکر کرنا۔

☆ جنگ، زلزلہ، سیلاب یا آسمانی آفات کی صورت میں متاثرین کی امداد کرنا۔

☆ غریب اور بے سہارا مریضوں کے علاج کے لیے فری ڈسپنسری کا قیام۔

☆ کمپیوٹر سنٹر کا قیام تاکہ غریب اور نادار بچے بچیاں کمپیوٹر کی تعلیم مفت حاصل کر سکیں۔

☆ اسلامی لائبریری کا قیام، تعلیمی، اخلاقی شعور پیدا کرنے کے لیے تقاریر ورکشاپ اور سیمینارز کا انتظام کرنا۔

☆ اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے لیے اقدامات عمل میں لانا۔

☆ ٹرسٹ ہذا کے زیر انتظام قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم، درس نظامی کے ساتھ ساتھ حسن قرأت اور علوم فقہ سے متعلق کالسز کا اجراء بھی کیا جائے گا۔

☆ دینی رسائل، جرائد اور کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

رجسٹریشن نمبر: آر پی 9236/L1088

اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

غوث گارڈن فیز ۲، جی ٹی روڈ، مناواں لاہور کینٹ

Cell:0321-9458876-03009458876

اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "